پیر محمد چشتی چترالی کی مسلکِ اہلسنّت اور
فکرِ امام احمد رضا خان علیہ الرحمۃ کے خلاف سازش
کی
نقاب کُشائی
بمع فتاوی علمائے اہلسنّت
از قلم: محمد عارف علی قادری
ایم۔اے اسلامیات
انجمن فکرِ رضا پاکستان (شاہ کوٹ)

پیر محمد چشتی چترالی کی مسلکِ اہلسنت اور
فکرِ امام احمد رضا خان علیہ الرحمۃ کے خلاف سازش

کی

نقاب کشائی

بمعہ فتاوٰی علمائے اہلسنت

از قلم: محمد عارف علی قادری
ایم۔ اے اسلامیات

انجمن فکرِ رضا پاکستان (شاہ کوٹ)

نام کتاب .... نقاب کشائی

مصنف .... محمد عارف علی قادری، ایم اے اسلامیات

مقدمہ .... مولانا محمد کاشف اقبال مدنی رضوی

ناشر .... انجمن فکرِ رضا پاکستان (شاہکوٹ)

سرورق .... محمد خرم عمر

کمپوزنگ .... محمد سہیل ناظم

سنِ اشاعت 2005ء

قیمت .... -/32 روپے

☆ ملنے کا پتہ ☆

۱- عارف علی قادری نظام پورہ دیوا سنگھ چک 38 تحصیل صفدر آباد

ضلع شیخوپورہ ڈاکخانہ شاہکوٹ پوسٹ کوڈ 39630

فون نمبر: 056-3712531 P.P

موبائل نمبر: 0300-7677187 - 0333-6612039

۲۔ مسلم کتابوی دربار مارکیٹ گنج بخش روڈ لاہور

۳۔ مسلم دین سنٹر مارکیٹ سٹریٹ 7 نوڑ مال لاہور

"تم مصطفیٰ ﷺ کی بھولی بھیڑیں ہو، بھیڑیے تمہارے چاروں طرف ہیں، یہ چاہتے ہیں کہ تمہیں بہکا دیں، تمہیں فتنہ میں ڈال دیں۔ تمہیں اپنے ساتھ جہنم میں لے جائیں، ان سے بچوں ان سے دور بھاگو، دیوبندی ہوئے، رافضی ہوئے، قادیانی ہوئے، چکڑالوی ہوئے، غرض کتنے ہی فرقے ہوئے اور ان سب سے نئے اب گاندھوی ہوئے، جنھوں نے ان سب کو اپنے اندر لے لیا ہے۔ یہ سب بھیڑیئے ہیں، تمہارے ایمان کی تاک میں ہیں، ان کے حملوں سے اپنا ایمان بچاؤ۔ حضور اقدس ﷺ رب العزۃ جل جلالہ کے نور ہیں حضور سے صحابہ روشن ہوئے، صحابہ سے تابعین روشن ہوئے، تابعین سے تبع تابعین روشن ہوئے، ان سے ائمہ، مجتہدین روشن ہوئے، ان سے ہم روشن ہوئے۔ اب ہم تم سے کہتے ہیں کہ یہ نور ہم سے لے لو، ہمیں اس کی ضرورت ہے کہ تم ہم سے روشن ہو، وہ نور ہے کہ اللہ و رسول کی سچی محبت ان کی تعظیم اور ان کے دوستوں کی خدمت میں اور ان کی تکریم اور ان کے دشمنوں سے سچی عداوت جس سے اللہ و رسول کی شان میں ادنیٰ توہین پاؤ پھر وہ تمہارا کیسا ہی پیارا کیوں نہ ہو۔ فوراً اس سے جدا ہو جاؤ جس کو بارگاہ رسالت میں ذرا بھی گستاخ دیکھو۔ پھر وہ تمہارا کیسا ہی بزرگ و معظم کیوں نہ ہو، اپنے اندر سے اسے دودھ سے مکھی کی طرح نکال کر پھینک دو۔

(وصایا شریف، امام اہلسنت مجدد دین وملت

الشاہ امام احمد رضا خان علیہ الرحمۃ

محدث بریلوی

فہرست

انتساب!

محبوب سبحانی غوث صمدانی شہبازِ لامکانی
قطبِ ربانی حضرت ابو محمد محی الدین شیخ سید
عبدالقادر حسنی حسینی جیلانی سیدنا
غوثِ اعظم رضی اللہ عنہ وارضاہ عنّا
کے نام

اور نائب غوث اعظم مجدد دین
و ملت اعلیٰ حضرت عظیم البرکت الشاہ امام
احمد رضا خان فاضل بریلوی رضی اللہ عنہ کے نام

گر قبول افتد زہے عزو شرف

استغاثہ

(بحضور سراپا نور، شافع یوم النشور صلی اللہ علیہ وسلم)

نگاہ مرحمت ، چشم عنایت ، یا رسول اللہ
پریشان حال ہیں اہلسنّت ، یا رسول اللہ
اٹھا رکھا ہے سر ہر سمت پھر تخریب کاروں نے
بظاہر بن کے ہمدردان ملت، یا رسول اللہ
وہ جو ہیں صاحبان جُبّہ و دستار کہلاتے
بہ باطن آپ سے جن کو عداوت یا رسول اللہ
وہ چہرہ جن کا مومن کا مگر دل ہے ابو جہلی
ہے اجلا جن کا تن، گندی ہے سیرت، یا رسول اللہ
زبان پر نعرہ توحید دل ایمان سے خالی
ہے کلمہ لب پہ اور دل میں کدورت، یا رسول اللہ
یہ راہزن ، راہبر بن کر نکل آئے میدان میں
وہ گستاخانِ دربارِ رسالت، یا رسول اللہ
کسی کو صرف ہے درکار خوشنودی امیروں کی
کسی کو صرف کرسی کی ضرورت، یا رسول اللہ
انہیں میں سے نئے فیشن کے کچھ مفتی معاذاللہ
مسائل بھی کر بیٹھے جدّت، یا رسول اللہ
تلے ہیں دشمنان دین اِدھر تخریب کاری پر
مکدّر ہے فضائے دین و سنت، یا رسول اللہ
در والا پہ اخترؔ استغاثہ لے کر آیا ہے
حبیب حق، شہنشاہ رسالت، یا رسول اللہ
مدینے سے اٹھے پھر ابر رحمت یا رسول اللہ
کرم ہو پھر بشکلِ اعلیٰ حضرت یا رسول اللہ

(صلی اللہ علیہ وآلہ وصحبہ وسلم)

بسم اللہ الرحمن الرحیم

ابتدائیہ

فرمان خداوندی و ارشاد نبوی یقیناً ہدایت وصراط مستقیم ہے اس پر جو شخص ایمان لا کر ثابت قدم رہے گا وہ یقیناً مومن ہے اس کیلیے کہ نجات ابدی و سعادت سرمدی ہے اگر چہ مدعیان اسلام کے تمام فرقے قرآن و حدیث پر ایمان و عمل کے دعویدار ہیں لیکن حقیقت یہ ہے کہ قرآن و حدیث پر پورے طور پر ایمان رکھنے والا سواد اعظم صرف اہلسنّت و جماعت ہے۔ اس لیے صرف اسی کو کامل نجات ہے باقی سب فرقے ناری ہیں۔ مدعیان اسلام کے تمام فرقوں میں صرف ایک فرقہ ناجی باقی تمام ناری ہیں ایسی صورت میں اگر ناجی فرقہ کو ممتاز نہ کر دیا جاتا تو دین کا نقصان بلکہ سخت گمراہی تھی اسی لیے جب صحابہ کرام رضوان اللہ علیہم اجمعین نے فرقہ ناجیہ کو دریافت کیا تو نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا

مَا اَنَا عَلَیۡهِ وَاَصۡحَابِی

☆...... یعنی نجات پانے والا وہ گروہ ہے جو میرے صحابہ کے طریقے پر قائم رہے۔

دوسری حدیث میں فرمایا

وَھِیَ الۡجَمَاعَةُ ''وہ ناجی گروہ بڑی جماعت ہے۔

محبوب کبریا صلی اللہ علیہ وسلم نے جب تبلیغ اسلام کی اور تمام مخلوق خدا کو دین حق کی دعوت دی تو اس آواز کو سن کر بہت سے بدقسمتوں نے اس کی ہدایت سے اپنی آنکھیں بند کر کے صاف انکار کر دیا اور بہت سے بدنصیبوں نے ظاہر میں اقرار بھی کیا تو دل سے نہیں۔ پہلا گروہ کفار و دوسرا منافقین کہلایا اور ان کا ٹھکانا جہنم ہے۔ منافقین اسلام کے دعویدار تھے۔ زبان سے کلمہ پڑھتے قسمیں کھا کھا کر حضور کی رسالت کی شہادت دیتے لیکن قرآن مجید نے ان کو جھوٹا بتایا اور ان کا اقرار کرنا قسمیں کھانا معتبر نہ مانا۔

كَمَا قَالَ اللّٰهُ تَعَالٰى اِذَا جَاءَ كَ الْمُنَافِقُوْنَ قَالُو انَشْهَدُ اِنَّكَ لَرَسُوْلُ اللّٰهِ وَاللّٰهُ يَعْلَمُ اِنَّكَ لَرَسُوْلُهٗ وَاللّٰهُ يَشْهَدُ اِنَّ الْمُنَافِقِيْنَ لَكٰذِبُوْن

لہٰذا معلوم ہوا کہ صرف زبان سے کلمہ پڑھنا اور اپنے ایمان و اسلام کا اقرار کرنا خواہ قسمیں کھا کر کیوں نہ ہو وہ ایمان کے لیے کافی نہیں۔ جب تک دل سے نہ مانے مومن نہیں ہوسکتا دل سے ماننا بھی معتبر اس وقت ہوسکتا ہے کہ اس اقرار کے ساتھ اس میں کوئی وجہ کفر نہ پائی جائے۔

اور جن خوش قسمت ہستیوں نے ظاہر و باطن میں دل سے مانا وہ گروہ مومنین کے لقب سے ملقب ہوا اسی کو ''یَا اَیُّھَا الَّذِیْنَ اٰمَنُوْا'' کے خطاب سے مخاطب فرمایا وہی گروہ دین حق اور صراط مستقیم پر قائم ہے۔

صدر اول یعنی نبی کریم ﷺ کی حیات ظاہری اور عہد صحابہ میں یہ ماننے والی جماعت عقائد صحیح اور اعتقادات حقہ پر قائم رہی اور انشاء اللہ قیامت تک قائم رہے گی جیسا کہ حدیث صحیح میں فرمایا:

''لَا یَزَالُ مِنْ اُمَّتِیْ اُمَّةٌ قَائِمَةٌ بِاَمْرِ اللّٰهِ لَا یَضُرُّهُمْ مَّنْ خَذَلَهُمْ وَلَا مَنْ خَالَفَهُمْ حَتّٰی یَاتِیَ اَمْرُ اللّٰهِ وَهُمْ عَلٰی ذَالِكَ

مگر اہل حق کے پردہ میں ایمان کے دعویدار بن کر بہت سے فرقے جو حقیقت میں مومن نہیں۔ پیدا ہونے والے تھے۔ مخبر صادق علیہ الصلوٰۃ والسلام نے ان کی خبر دی تاکہ اہل حق ان سے باخبر رہیں ان کے جال میں نہ آویں۔ فرمایا:

حدیث شریف کا خلاصہ اور مطلب یہ ہے کہ مدعیان اسلام کے تہتر (۷۳) فرقے ہوجائیں گے بہتر (۷۲) دوزخی اور ایک جنتی۔ وہ جنتی فرقہ میرے اور میرے صحابہ کے طریقے پر قائم رہنے والا ہے اور وہ بڑی جماعت ہے۔ دوسری حدیث میں فرمایا:

اتبعوا السواد الاعظم فانه من شذ شذ فی النار

☆...... یعنی بڑی جماعت کا اتباع کرو کیونکہ جو بڑی جماعت سے علیحدہ ہوا دوزخ میں ڈالا جائے گا۔

لہٰذا دونوں حدیثوں سے صاف نتیجہ نکلا کہ نجات پانے والا گروہ سواداعظم صرف اہلسنّت و جماعت ہے۔ باقی تمام فرقے مثلاً دیوبندی، غیر مقلد، قادیانی نیچری، رافضی و

خارجی وغیرہ سب دوزخی۔

مگر صد افسوس کہ یہ حدیث کریم کی اس تصریح کے باوجود آنکھیں بند کرکے لوگ گمراہی میں پڑے ہوئے ہیں اپنی اپنی ٹولیاں الگ الگ بنا کر جہنم میں جارہے ہیں مذہب اہلسنّت و جماعت قبول کرکے نجات پانے والی جماعت میں شریک نہیں ہوتے یہ ان کی محرومی اور بدقسمتی ہے اللہ تعالیٰ ہدایت دے۔

کفر و بے ایمانی کیلئے یہ ضروری نہیں کہ قرآن مجید کی ہر ہر آیت کا خلاف کیا جائے۔ تمام احادیث کا انکار کیا جائے بلکہ کسی ایک آیت کا خلاف بھی کفر و بے دینی کیلئے کافی ہے اگرچہ باقی تمام قرآن مجید پر ایمان رکھتا ہو۔

لہٰذا یہ فرق باطلہ اگرچہ بعض عقائد و اعمال میں اہلسنّت و جماعت سے متفق بھی ہوں لیکن چونکہ ان بعض گندے اقوال و عقائد بعض آیات و احادیث و عقائد سلف صالحین کے خلاف ہیں اس لیے وہ بددین و گمراہ فرق ناریہ میں شمار ہیں۔

اس تفصیل سے ثابت ہوا کہ قرآن و حدیث کا ماننے والا وہی گروہ ہے جس کے جمیع عقائد صحابہ و تابعین اور سلف صالحین کے مطابق ہوں اور وہ گروہ صرف اہلسنّت و جماعت ہے کیونکہ یہ گروہ وہی عقائد رکھتا ہے اور اسی مذہب کا پیرو ہے جس پر صحابہ کرام و تابعین عظام، ائمہ دین، علمائے معتمدین، اولیاء کاملین، سلف صالحین قائم رہے۔ اس کے سوا باقی تمام فرقے ناری ہیں۔ اگر اس کے بعد بھی کوئی بددین ہٹ دھرم، ضدی نہ مانے اور منہ زوری کرے تو ہم اعلان کرتے ہیں کہ حدیث وتفسیر، علم کلام وفقہ وتصوف وسیر وتواریخ کی تمام معتبر کتابیں سب کی سب جمع کرو، صحابہ وتابعین اور سلف صالحین کے عقائد تلاش کرو، تمام کتابوں میں ان کے وہی عقائد ہیں جو اس وقت اہلسنّت و جماعت کے عقائد ہیں اور کسی گمراہ فرقہ ہائے مذکورہ بالا کی ان میں ہرگز ہرگز تائید نہیں مل سکتی۔

لہٰذا احادیث کریمہ میں جو ناجی فرقہ کی علامات بیان فرمائیں ہیں۔

''**ما انا علیه واصحابی وهم الجماعة السواد اعظم**'' ان کا مصداق یقیناً حتماً صرف ایک فرقہ ناجیہ اہلسنّت و جماعت ہے لہٰذا یہی ناجی ہے اور حق اسی میں منحصر ہے اور یوں کہنا کہ اللہ کا سچا دین کسی ایک فرقہ میں منحصر نہیں ہے۔ جہالت، حماقت اور قرآن وحدیث سے جاہل ہونے کی علامت ہے۔ اور مذکورہ بالا تمام تصریحات کے انکار کے مترادف ہے۔

قارئین کرام اہلسنّت وجماعت موجودہ زمانہ میں جس انتشار کا شکار ہیں وہ مخفی امرنہیں ہے۔ اور ایسے میں ایک ایسی کتاب کا اضافہ جو کہ ایک بظاہر سنی عالم کی تردید میں ہو کوئی خوش آئند بات نظرنہیں آتی لیکن جب ہم اس کی تفصیل عرض کر دیں گے تو ہر حق پرست ذہن ہم سے اتفاق کیے بغیرنہیں رہ سکے گا۔

مسلک اہلسنّت کے خلاف بد مذہب ہر طرح کے اسلحہ سے لیس ہو کر میدان کارزار میں ہیں۔ اور ہم اہلسنّت کو اپنی صفوں میں اتحاد پیدا کر کے ہر ہر سنی کو ایک مجاہد کا کردار ادا کرتے ہوئے مسلک اہلسنّت کی حفاظت کرنی چاہیے۔ لیکن اس ضمن میں ہمیں صرف دشمن کی چالاکیوں پر ہی نظر رکھنے کے ساتھ ساتھ اپنے اندر چھپے ہوئے مار آستین پر بھی نظر رکھنی چاہیے اور ان کی ہر ہر چال کو ناکام بنا کر مسلک اہلسنّت وجماعت کے تشخص کو مجروح ہونے سے بچایا جائے ہماری کوشش تھی کہ ہم مسلک اہلسنّت کے تشخص کی حفاظت کیلئے کھلے بدمذہبوں کی بد مذہبی کو اجاگر کر کے عوام الناس کو گمراہ ہونے سے بچایا جائے لیکن کیا کیا جائے کسی نے شاید اسی موقع کیلئے کہا تھا۔

رند خراب حال کو زاہد نہ چھیڑ تو
تجھ کو پرائی کیا پڑی، اپنی نبیڑ تو

جب بھی بد مذہبوں نے مسلک اہلسنّت کے خلاف سازش کی تو عوام الناس پر اس قدر اثرنہیں ہوتا کیونکہ ان کے علم میں ہوتا ہے کہ یہ بد مذہبوں کا پراپیگنڈہ ہے لیکن اگر کوئی بظاہر سنی بن کر اور بدمذہبی کی زہر پر سنیّت کی شکر چڑھا کر لوگوں کے حلق سے اتارنا چاہے تو بہت سے بھولے بھالے سنی اس کے مکر وفریب میں آ کر اپنا متاع ایمان کھو بیٹھتے ہیں۔ اسی لیے ہماری رائے یہ ہے کہ کھلے بد مذہبوں سے زیادہ خطرناک وہ لوگ ہیں جو سنیت کا لبادہ اوڑھ کر اہلسنّت کو نقصان پہنچا رہے ہیں اور تقریراً تحریراً بد مذہبوں کی تقویت کا باعث بن رہے ہیں سب سے پہلے ان کا ناطقہ بند کرنا چاہیے اور ان کا بظاہر سنیّت کا لبادہ کھینچ کر لوگوں کے سامنے ظاہر کرنا چاہیے تا کہ لوگ انجانے میں ان کو سنی سمجھ کر اپنا ایمان نہ گنوا بیٹھیں۔

اس سلسلے میں ایک بات ضرور قابل توجہ ہے کہ اس طرح کی صورت حال میں آپ ایک فرد واحد کی حیثیت سے کوئی فیصلہ کرنہیں سکتے کہ آپ کسی بظاہر سنی عالم کی کسی

عبارت کو مسلک اہلسنّت کے خلاف قرار دے دیں اور اس کے خلاف تحریر کو منظر عام پر لے آئیں اس طرح فتنہ ختم ہونے کی بجائے بڑھے گا۔ تو اس صورت میں آپ کو پہلے اس شخص سے خود مل کر بات کرنی چاہیے کہ آیا یہ عبارتیں اس کی دانست میں ہیں اور ان کی قباحتوں کی طرف توجہ کے بعد بھی وہ ان پر بضد ہے کہ اس سے رجوع کر لیتا ہے۔ پھر اگر وہ اس پر بضد ہو تو آپ اس مسئلہ کو جمہور علماء اہلسنّت کے سامنے پیش کریں اور اگر وہ علما آپ کے حق میں فیصلہ دیں تو پھر دوبارہ اس شخص مذکور کو اس کی اطلاع کرنی چاہیے کہ آپ اپنا عقیدہ و نظریات جمہور علمائے کے فیصلہ کے مطابق کرتے ہوئے ان غلط عبارات ونظریات سے رجوع الی الحق فرما لیں اور اپنی توبہ کا اعلان شائع فرمائیں آئندہ کیلئے ایسی تحریروں کے نہ لکھنے کا وعدہ فرمائیں تا کہ فتنہ ختم ہو جائے اگر بار بار آپ کی توجہ دلانے کے باوجود موصوف اس سے رجوع الی الحق نہ کریں اور انہی عقائد ونظریات کو صحیح مانے تو پھر آپ پر واجب ہے کہ آپ اُس کی تحریروں کی تردید کریں اور عوام الناس کو اس کے ان غلط عقائد ونظریات سے باخبر کریں تا کہ عوام الناس گمراہ نہ ہوں۔ یہ مختصراً موٹی موٹی باتیں ہم نے عرض کر دی ہیں اس طرح کی صورت حال اگر پیش آ جائے تو کیسے آپ طریقہ کار پر عمل کریں گے۔

تو قارئین ہم بڑے افسوس کے ساتھ آپ کے علم میں یہ ساری باتیں لانا چاہتے ہیں۔ کہ واللہ ہمیں پیر محمد چشتی سے کوئی ذاتی عنادنہیں ہے کہ ہم خوامخواہ ان کو مطعون کر رہے ہیں بلکہ ہم بھی ان عبارتوں کو پڑھنے سے پہلے موصوف کو مسلک اہلسنّت کا ایک ذمہ دار عالم ہی سمجھتے رہے اور ان کے لکھے ہوئے مضامین کو بڑی دلچسپی سے پڑھا کرتے تھے۔ وہ کسی کے کہنے کی طرح

ع کشش لفظوں میں ایسی کہ ہم بھی صاد کرتے ہیں

لیکن جب موصوف کی زیر نظر تحریریں ہماری نظر سے گذریں تو بڑا صدمہ ہوا کہ حضرت تو آج تک ایک ذمہ دار عالم دین کی حیثیت سے جانے پہچانے جاتے تھے۔ لیکن پردہ جو اٹھا تو یہ کیا منظر آنکھوں کے سامنے ہے۔ اور ان عبارتوں کے پیش نظر تو ہم صرف یہ کہہ سکتے ہیں کہ انہوں نے صرف اہلسنّت کا نام ہی استعمال کیا ہے اندر سے تو کچھ اور ہی نکلے۔ اور محض اپنے مدرسہ کا نام بھی سنیوں والا رکھا ہوا ہے اور باقی عقائد کی کوئی مناسبت سنیوں سے نہیں۔ ہم یہی کہیں گے

ہم بدلنا چاہتے تھے نظم میخانہ تمام
آپ نے بدلا لیکن صرف میخانے کا نام

موصوف جب ۲۰۰۴ء کو ماہ رمضان شریف میں جامعہ نعمانیہ لاہور میں دورہ تفسیر القرآن پڑھانے کے لیے تشریف لائے تو ہم بھی وہاں ۶ اکتوبر بروز بدھ کو دورہ تفسیر کی کلاس میں حاضر ہوئے اور وہاں پیر محمد چشتی صاحب سے ملاقات پر ہم نے ان کی ان غلط اور خلاف اہلسنّت عبارات کی طرف توجہ دلائی اور ہمارا خیال تھا کہ علمائے حق کی طرح موصوف بھی ہماری توجہ دلانے کے بعد سیدھے سیدھے لفظوں میں ان عبارتوں سے برات کا اعلان کر دیں گے اور کہیں گے کہ نادانستہ طور پر یہ تحریر نکل گئیں ہیں آئندہ ہم ایسی تحریروں سے اجتناب کریں گے۔ لیکن حضرت نے ہماری امیدوں پر پانی پھیر دیا اور ان عبارتوں کو عین حق اور صواب کہا اور اس کے خلاف جہالت، حماقت اور تعصب اور نہ جانے کیا کیا کہہ گئے۔ ہم وہاں سے اٹھے اور سوچنے لگ گئے کہ ان علماء لاہور کو کیا ہو گیا ہے جو ان عبارات و نظریات کے حامل شخص کو ایک بحر العلوم اور عالم و فاضل کی حیثیت سے پنجاب میں متعارف کروا رہے ہیں جو کہ در پردہ اہلسنّت کے خلاف ایک سازش میں ملوث ہے مجھے یقین ہے کہ اس سے پہلے ان علمائے کرام تک ان کی یہ عبارتیں نہ پہنچی ہونگی۔ ورنہ وہ اس طرح حضرت کو پروٹوکول نہ دیتے۔ اگر ان کو ان باتوں کا علم تھا اور پھر بھی چشتی صاحب کو وہ اہلسنّت و جماعت بریلوی کے ترجمان ہی سمجھ رہے ہیں تو ہم یہی کہیں گے۔

مٹاتے ہیں جو وہ ہم کو تو اپنا کام کرتے ہیں
مجھے حیرت تو ان پر ہے، جو اس مٹنے پہ مرتے ہیں

بہر حال اس ساری صورت حال کے بعد ہم نے چشتی صاحب کی تحریروں پر مشتمل استفتا مرتب کر کے علمائے اہلسنّت کے حضور پیش کیا۔ اکثر لوگ جب بھی کسی کو اپنے مسلک کی شخصیت کا مخالف دیکھتے ہیں تو لٹھ لیکر اُس کے پیچھے پڑ جاتے ہیں یہ معلوم کرنے کی قطعاً کوشش نہیں کرتے کہ اس مخالفت کے اسباب کیا ہیں اور کیا واقعی ان کی گنجائش تو موجود نہیں ہے اس سے بھی عجیب تر یہ ہے کہ ایک عمل وعقیدہ جسے برا سمجھتے ہوئے دیوبندیوں وہابیوں بد مذہبوں کو مطعون کرنے کا سلسلہ شروع کیا جاتا ہے اگر اتفاق سے اپنے کسی بظاہر سنی عالم کے ہاں نکل آئے تو اس کیلئے سینکڑوں تاویلات اور محمل نکالنے شروع ہو جاتے

ہیں۔ لیکن الحمد اللہ جب ہم نے چشتی صاحب کی ان عبارات پر مشتمل استفتاء مفتیان اہلسنّت کے سامنے پیش کیا تو سب نے ہی اسے اہلسنّت کے مسلک کے خلاف قرار دیتے ہوئے مذکورہ شخص کو نئے فرقے کا موجد اور گمراہ گمراہ گر اور مسلک اہلسنّت و جماعت بریلوی کے تشخص کو ختم کرنے کی سازش قرار دیا۔ ہم ان مفتیان کرام کو خراج تحسین پیش کرتے ہیں جنہوں نے بالغ نظری سے کام لیتے ہوئے اس آنے والے فتنہ کے قلع قمع کرنے میں ہمارے ساتھ تعاون کیا اور اپنے قیمتی اور مصروف وقت میں سے وقت نکال کر اس استفتاء کے جواب میں اپنے فتاوی جات سے نوازا۔ ہم نے یہ فتاوی جات حاصل کرنے کے بعد اصول کے مطابق پیر محمد چشتی صاحب سے بھی رابطہ کیا اس سلسلے میں ہم نے خود ان کو دو خط ارسال کیے اور رجسٹری خط بھی بھیجا لیکن انہوں نے کوئی مثبت جواب نہیں دیا اس کے علاوہ علامہ محمد مظفر اقبال مصطفوی رضوی صاحب (لاہور) ان سے ہم نے بات کی کیونکہ میرا خیال ہے کہ لاہور میں دورہ تفسیر القرآن پڑھانے کی دعوت سب سے پہلے انہوں نے ہی دی تھی۔ انہوں نے کہا کہ میں نے چشتی صاحب کو خط لکھا ہے اور آپ کا مرتب کیا ہوا استفتاء بھی بھیج دیا ہے اور ابھی تک انہوں نے کوئی جواب نہیں دیا اور اب میں ٹیلی فون پر رابطہ کروں گا۔ بہر حال دوسری ملاقات جب مظفر اقبال رضوی صاحب سے ہوئی تو انہوں نے بڑے افسوس کا اظہار کیا کہ چشتی صاحب نے خط کا جواب تو کوئی نہیں دیا اور ٹیلی فون کرنے پر بھی وہ ان عبارات سے رجوع اور توبہ وتردید کی طرف نہیں آرہے لیکن اصولی طور پر تو چشتی صاحب کو چاہیے تھا کہ ان عبارات سے توبہ ورجوع الی الحق کا اعلان اپنے ماہنامہ آواز حق سے شائع کر دیتے لیکن وہ کسی صورت بھی اس اصولی بات کو ماننے کیلئے تیار نہیں بلکہ جب میں نے مفتیان کرام کے فتاوی جات کی طرف ان کی توجہ مبذول کروائی تو بڑی حقارت سے کہنے لگے کہ یہ جو مفتی جن کے وہ فتوے لیے پھرتے ہیں یہ سب جاہل ہیں علمی یتیم ہیں ان کو کون مفتی مانتا ہے ان میں اہلیت ہی نہیں ہے کہ میری عبارتوں کو سمجھ سکیں۔ اور جو میں نے لکھا ہے بالکل سوچ سمجھ کر لکھا ہے اور ٹھیک لکھا ہے یہ خوامخواہ کی میرے خلاف سازش ہے۔ حالانکہ قارئین آپ آئندہ صفحات میں ملاحظہ فرمائیں گے چشتی صاحب کی تحریریں ایسی ہیں کہ یہ خود اہلسنّت کے تشخص کو ختم کرنے کی سازش ہے جس سازش کی ہم نے نقاب کشائی کی ہے اور سازشی کون ہے؟ آپ کو اس کی تصویر صاف نظر آجائے گی۔

انشاء اللہ العزیز چشتی صاحب کا ہم کو سازشی قرار دینے کے جواب میں ہم اتنا عرض کریں گے۔

خرد کا نام جنون رکھ دیا جنوں کا خرد
جو چاہے آپ کا حسن کرشمہ ساز کرے

باقی اس کے علاوہ حضرت علامہ مولانا مفتی محمد رضاء المصطفٰے ظریف القادری گوجرانوالہ نے بھی چشتی صاحب کو خط لکھا اور اس میں توبہ و رجوع اور تردید کا لکھا لیکن ابھی تک چشتی صاحب کی طرف سے کوئی مثبت ردعمل کا اظہار نہیں ہوا جس کیلیے ہم جتنا افسوس کریں کم ہے۔ حالانکہ اہل حق کی نشانی یہ ہے کہ اگر خدانخواستہ کہیں ان کی قلم و زبان سے کوئی خلاف حق بات نکل جائے تو وہ فوراً خوف خدا کو دل میں محسوس کرتے ہوئے اس پر متنبہ و مطلع کرنے پر توبہ اور رجوع کر لیتے ہیں کبھی بھی توبہ و رجوع کی راہ میں ان کا علم یا نام وشہرت آڑے نہیں آتے لیکن چشتی صاحب کو وہ کون سی چیز ہے جو رجوع الی الحق کرنے سے روکتی ہے۔ اور وہ نہ تو اپنی عبارتوں کی صفائی میں کچھ کہتے ہیں اور نہ ان سے رجوع کرنے کی طرف آتے ہیں تو اس صورت حال میں قارئین ہم یہی کر سکتے تھے کہ ہم عوام اہلسنّت کو ان عقائد ونظریات سے آگاہ کریں تا کہ کوئی بھی صحیح العقیدہ سنی انہیں سنی سمجھ کر ان کے اِن مخصوص عقائد کو سنیت سمجھ کر نہ اپنالیں اور گمراہ ہونے سے بچ جائیں۔ اب ہم چشتی صاحب سے بھی امید کرتے ہیں کہ وہ اپنے اس مخصوص مذہب پر غور کریں اور بجائے اس کے کہ وہ اس کو کتابچے کا تحریری طور پر جواب شائع کرتے پھریں اور مزید کسی انتشار کا سبب بنیں بڑے ٹھنڈے دل و دماغ سے سوچیں اور جمہور علمائے اہلسنّت کے فتاوی جات کے مطابق اعلان توبہ شائع کر دیں اور ان عبارات وعقائد سے رجوع الی الحق فرمالیں اس میں دنیا وآخرت کی بھلائی ہے۔

ع شاید کہ اتر جائے تیرے دل میں میری بات

مقدمہ

نحمدہٗ ونصلی علی رسولہ الکریم اما بعد

حق مذہب اہلسنّت وجماعت ہے۔ اس کے سوا تمام فرقے باطل و مردود ہیں نجات صرف اور صرف اہلسنّت و جماعت سے وابستگی میں ہے۔ سیدی اعلیٰ حضرت امام اہلسنّت مجدد اعظم امام احمد رضا خاں فاضل بریلوی علیہ الرحمۃ فرماتے ہیں کہ

بے عذاب و عتاب و حساب و کتاب
تا ابد اہلسنّت پہ لاکھوں سلام

یہ بڑا پرفتن دور ہے دیوبندی وہابی، شیعہ قادیانی اوردیگر عقائد باطلہ کے حامل لوگ اپنے عقائد ونظریات کی ترویج میں مصروف ہیں عوام اہلسنّت کو گمراہ کرنے کی ناپاک کوششیں جاری وساری ہیں مگر علماء اہلسنّت نے بھی ان کا خوب تعاقب فرمایا ہے۔ اب نت نئے فتنے جنم لے رہے ہیں جب دیوبندیت وہابیت کی کھلی گمراہی سے لوگ اجتناب کرنے لگے تو ان بے دین لوگوں نے ایک نئے طریقے سے لوگوں کو ایمان سے برگشتہ کرنے کی کوشش کی ہے اور وہ سازش یہ ہے کہ حق و باطل کا امتیاز نہ کیا جائے بے ادب اور با ادب کا فرق نہ کیا جائے بلکہ سب کو متحد ہونا چاہیے اس فتنہ کہ ہم صلح کلیت کا نام دیتے ہیں ہماری موجودہ صورت حال کے مطابق سب سے بڑا فتنہ یہی صلح کلیت کا ہے۔ دیوبندیہ وہابیہ کا گستاخ رسول ہونا روز روشن کی طرح واضح ہے اور شیعہ کا گستاخ صحابہ ہونا کسی دلیل کا محتاج نہیں ہے عوام الناس کو ان بدمذہب لوگوں کی صحبت سے اجتناب کرنا چاہیے ان کی صحبت ہزار علانیہ کافر کی صحبت سے زیادہ مضر ہے ان سے اتحاد خدا اور اس کے رسول کے احکامات کی کھلی مخالفت ہے۔

بدمذہبوں سے میل جول کی تردید میں چند ایک آیات ہیں۔

ا۔ یا ایھاالذین امنوا لاتتخذوا عدوی وعدوکم اولیاء تلقون الیھم

بالمودة وقد كفروا بما جاء كم من الحق :   (۶/۲۸ رکوع ۷)

☆...... اے ایمان والو میرے اور اپنے دشمنوں کو دوست نہ بناؤ کہ تم انہیں خبریں پہنچاتے ہو دوستی سے حالانکہ وہ منکر ہیں اس حق کے جو تمہارے پاس آیا۔

۲۔ بشر المنفقين بان لهم عذابا اليما o الذين يتخذون الكفرين اولياء من دون المومنين. ايبتغون عندهم العزة فان العزة لله جميعاً o

۷/۵ رکوع ۱۷

☆...... خوشخبری دو منافقوں کو ان کے لیے دردناک عذاب ہے وہ جو مسلمانوں کو چھوڑ کر کافروں کو دوست بناتے ہیں کہ ان کے پاس عزت ڈھونڈتے ہیں تو عزت تو ساری اللہ کے لیے ہے۔

۳۔ وما ينسينك الشيطن فلا تقعد بعد الذكرىٰ مع القوم الظلمين o

۶/۷ رکوع ۱۴

☆...... اور جو کہیں تجھے شیطان بھلا دے تو یاد آنے پر ظالموں کے پاس نہ بیٹھ۔

۴۔ ولا تركنوا الى الذين ظلموا فتمسكم النار o   ۶/۱۳ رکوع ۱۰

اور ظالموں کی طرف نہ جھکو کہ تمہیں آگ چھوئے گی۔

۵۔ يايها الذين آمنوا لاتتخذوا بطانة من دونكم لايالونكم خيالا ط ودوما عنتم قد بدت البغضاء من افواهم وما تخفى صدورهم اكبر قدبينا لكم الآيت ان كنتم تعقلونo   ۶/۴ رکوع ۲

☆...... اے ایمان والو غیروں کو اپنا راز دار نہ بناؤ وہ تمہاری برائی میں کمی نہیں کرتے۔ ان کی آرزو ہے جتنی ایذا تمہیں پہنچے بیر (دشمنی) ان کی باتوں سے جھلک اٹھا۔ اور وہ جو سینے میں چھپاتے ہیں اور بڑا ہے ہم نے نشانیاں کھول کر تمہیں سنا دیں اگر تمہیں عقل ہو۔

اس کے علاوہ بے شمار آیات اس بات پر دال ہیں کہ بد مذہبوں فاسقوں ظالموں کی صحبت اہل ایمان کے لیے مضر ہے اب چند ایک احادیث درج کر رہے ہیں۔

۱۔ حضرت حذیفہ بن یمان سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا،

کہ اللہ تعالیٰ کسی بد مذہب کی نہ نماز قبول فرماتا ہے۔ نہ روزہ نہ زکوٰۃ نہ حج نہ عمرہ

نہ جہاد فرض نہ نفل، بد مذہب اسلام سے یوں نکل جاتا ہے جیسے آٹے سے بال۔

(سنن ابن ماجہ ماجہ ص ۶، الترغیب والترھیب ج ۱ ص ۸۷، کنز العمال ج ۱ ص ۲۲۰)

۲۔ حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے، کہ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا: کہ

☆...... جس نے کسی بد مذہب کی توقیر کی گویا اس نے اسلام کو ڈھانے میں مدد دی۔

(کنز العمال، ج ۱ ص ۲۱۹، اللالی المصنوعہ ج ۱ ص ۱۳۰ تفسیر قرطبی ج ۷ ص ۱۳ جامع صغیر ج ۲ ص ۵۴۵، حلیۃ الاولیاء ج ۵ ص ۲۱۸)

حضرت معاذ ابن جبل سے بھی اسی مفہوم کی حدیث مروی ہے۔

(المعجم الکبیر طبرانی ج ۲ ص ۹۶، کنز العمال ج ۱ ص ۲۲۲، مجمع الزوائد ج ۱ ص ۱۸۸ حلیۃ الاولیاء ج ۶ ص ۹۷، اللالی المصنوعہ ج ۱ ص ۱۳۱)

۳۔ حضرت ابو امامہ باہلی سے مروی ہے رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا کہ

☆...... بد مذہب لوگ دوزخیوں کے کتے ہیں۔

(کنز العمال ج ۱ ص ۲۲۳ العلل والمتناھیہ ج ۱ ص ۱۶۳)

۴۔ حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا:

☆...... بد مذہب تمام لوگوں اور تمام جانوروں سے بدتر ہیں۔

(حلیۃ الاولیاء ج ۸ ص ۲۹۱، تاریخ اصفہان ج ۲ ص ۹۰، کنز العمال ج ۱ ص ۲۱۸ میزان الاعتدال ج ۱ ص ۱۳۰)

۵۔ حضرت ابو ذر غفاری سے مروی ہے رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا، کہ

☆...... اے ابوذر اللہ کی پناہ چاہو انسانوں اور جنات کے شیطانوں سے، میں نے عرض کیا یا رسول اللہ کیا انسانوں میں بھی شیطان ہوتے ہیں فرمایا ہاں۔

(مسند امام احمد ج ۵ ص ۱۷۸، اتحاف السادۃ المتقین ج ۸ ص ۳۱۹، تفسیر در منثور ج ۳ ص ۳۱، مجمع الزوائد ج ۱ ص ۱۹۰، تفسیر ابن کثیر ج ۳ ص ۳۱۲)

۶۔ حضرت جابر بن عبداللہ سے مروی رسول اللہ ﷺ نے منع فرمایا، کہ

☆...... کسی مشرک سے ہاتھ ملائیں اسے کنیت کے یاد کریں اسے آتے وقت مرحبا کہیں۔ (حلیۃ الاولیاء ج ۹ ص ۲۳۶، جامع صغیر ج ۲ ص ۵۶۸۔)

۷۔ حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ سے مروی ہے رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا:

☆ ...... جب فاسق کی مدح کی جاتی ہے رب تعالیٰ غضب فرماتا ہے اس کی وجہ سے عرش کانپ جاتا ہے۔

(جامع صغیر ج ۱ ص ۵۹، ابن عساکر ج ۲ ص ۴۰ اتحاف السادۃ المتقین ج ۷ ص ۵۷۱)

۸۔ حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہ سے مروی ہے رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا، کہ:

☆ ...... جو کسی بد مذہب کو سلام کرے یا خندہ پیشانی سے ملے یا ایسی بات جس سے اس کا دل خوش ہو ملے تو اس نے اس کی تحقیر کی جو محمد ﷺ پر نازل ہوئی۔

۹۔ حضرت انس بن مالک سے روایت ہے، کہ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا، کہ:

☆ ...... بے شک اللہ تعالیٰ نے مجھے پسند فرمایا اور میرے لیے صحابہ اور اصہار چن لیے اور عنقریب ایک قوم آئے گی کہ انہیں برا کہے گی اور ان کی شان گھٹائے گی۔ تم ان کے پاس نہ بیٹھنا، نہ پانی پینا، نہ کھانا کھانا، نہ شادی بیاہ کرنا، نہ ان کی نماز جنازہ پڑھو اور نہ ان کے ساتھ نماز پڑھو۔

(مستدرک ج ۳ ص ۶۳۲، مجمع الزوائد ج ۱۰ ص ۱۷، تاریخ بغداد ج ۲ ص ۹۹، حلیۃ الاولیاء ج ۲ ص ۱۱، مع الجوامع ص ۴۶۳۹، السنۃ لا بن ابی عام ج ۲ ص ۴۸۳، المعجم الکبیر طبرانی ج ۱۷ ص ۱۴۰، تفسیر قرطبی ج ۱۶ ص ۲۹۷، کنز العمال ص ۲۲۳۶۶)۔

۱۰۔ حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا:

☆ ...... عنقریب کچھ آنے والے ہیں ان کا ایک بد لقب ہوگا انہیں رافضی کہا جائے گا۔ سلف صالحین پر طعن کریں گے اور جمعہ و جماعت میں حاضر نہ ہوں گے ان کے ساتھ نہ بیٹھنا، نہ کھانا، نہ پانی پینا، نہ ان کے ساتھ نکاح کرنا، بیمار ہوں تو ان کی عیادت نہ کرو مر جائیں تو ان کے جنازے میں نہ جاؤ، نہ ان پر نماز پڑھنا، نہ ان کے ساتھ نماز پڑھنا۔

(کنز العمال ج ۱۱ ص ۳۲۴، العلل المتناھیہ ج ۱ ص ۱۵۸، لسان المیزان ج ۴ ص ۱۱۱۳)

۱۱۔ حضرت انس بن مالک سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا، کہ:

☆ ...... کہ جب تم کسی بد مذہب کو دیکھو تو اس کے روبرو اس سے ترش روئی کرو اس لیے کہ اللہ تعالیٰ ہر بد مذہب کو دشمن رکھتا ہے ان میں کوئی بھی پل صراط پر گزر نہ

پائے گا بلکہ ٹکڑے ہو کر آگ میں گر پڑیں گے جیسے ٹڈی۔ اور مکھیاں گرتی ہیں۔

(تاریخ مدینہ دمشق ابن عساکر ج ۴۳ ص ۳۳۷، تنزیہ الشریعۃ ج ۱ ص ۳۱۹)

۱۲۔ حضرت ابن مسعود رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا، کہ:

☆ ...... اللہ تعالیٰ کی طرف تقرب کرو فاسقوں کے بغض سے اور ان سے ترش رو ہو کر ملو، اللہ تعالیٰ کی رضا ان کی ناراضگی میں ڈھونڈو، اللہ تعالیٰ کی نزدیکی ان کی دوری سے چاہو۔ (کنز العمال ج ۳ ص ۶۵)

۱۳۔ حضرت سمرہ بن جندب سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا:

☆ ...... جو مشرکوں کے ساتھ رہے وہ انہیں جیسا ہے۔

(سنن ابو داؤد ج ۱ ص ۲۸۵، کنز العمال ج ۴ ص ۲۸۳، شرح السنۃ ج ۱۰ ص ۳۷۴، جامع ترمذی ج ۱ ص ۱۹۴)

۱۴۔ حضرت عمران بن حصین سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا:

☆ ...... جو دجال کی خبر سنے اس پر واجب ہے کہ اس سے دور بھاگے کہ خدا کی قسم آدمی اس کے پاس جائے گا اور یہ گمان کرے گا کہ میں تو مسلمان ہوں وہاں اس کے دھوکوں میں پڑ کر اس کا پیروکار ہو جائے گا۔

(سنن ابوداؤد ص ۲ ص ۱۹۳، مستدرک ج ۴ ص ۵۳۱، مسند امام احمد ج ۴، ۴۳۱)

۱۵۔ حضرت ابو ہریرہ سے مروی ہے رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا، کہ

☆ ...... آخر زمانے میں جھوٹے کذاب فریبی لوگ ہوں گے وہ باتیں تمہارے پاس لائیں گے جو نہ تم نے سنیں اور نہ تمہارے باپ دادا نے، تو ان سے دور بھاگو انہیں اپنے سے دور رکھو، کہیں وہ تمہیں گمراہ نہ کر دیں، کہیں وہ تمہیں فتنہ میں نہ ڈال دیں۔ (صحیح مسلم ج ۱ ص ۱۰، کنز العمال ج ۱۰ ص ۱۹۴، مشکل الآثار ج ۴ ص ۲۰۴)

۱۶۔ حضرت ابو مسعود انصاری سے مروی رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا:

☆ ...... جب بنی اسرائیل گناہوں میں پڑے ان کے علماء نے انہیں منع کیا، وہ باز نہ آئے۔ اب یہ علماء ان کے جلسوں میں شریک ہوئے ان کے ساتھ ہم پیالہ وہم نوالہ رہے، تو اللہ تعالیٰ نے ان کے دل ایک دوسرے پر مارے (تباہ کیے)

(جامع المسانید والسنن ج ۱۴ ص ۶۸۸)

۱۷۔ حضرت ابوذر سے مروی رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا:

☆...... مجھے اپنی امت پر دجال کے سوا اور لوگوں کا اندیشہ ہے وہ گمراہ کرنے والے پیشوا ہیں۔ (مسند امام احمد ج ۵ ص ۱۴۵)

۱۸۔ حضرت ابو امامہ راوی ہیں رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا:

☆...... بہت عابد جاہل ہوں گے اور بہت عالم تباہ کار تو جاہل عابدوں اور تباہ کار علماء سے بچو۔ (کامل ابن عدی ج ۲ ص ۱۴)

۱۹۔ حضرت ابو امامہ سے روایت ہے رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا:

☆...... عنقریب آخر زمانے میں کچھ مولوی مُلا نے ہوں گے جیسے کیڑے تو جو وہ زمانہ پائے ان سے پناہ مانگے۔ (حلیۃ الاولیاء ج ۳ ص ۴۱)

۲۰۔ حضرت عمران بن حصین راوی رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا:

☆...... مجھے اپنی امت پر سب سے زیادہ خوف دل کے منافق اور زبان کے مولوی کا ہے۔ (کنوز الحقائق ص ۱۹۲)

۲۱۔ حضرت انس سے روایت رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا:

☆...... (ان بد مذہبوں کے) پاس نہ بیٹھو ان کے ساتھ نہ پانی پیو، نہ کھانا کھاؤ، نہ ان سے نکاح کرو۔ (عقیلی ج ۱ ص ۱۲۶)

۲۲۔ حضرت ابن عمر سے مروی رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا:

☆...... ہر امت میں کچھ مجوسی ہوتے ہیں میری امت کے مجوسی وہ لوگ ہیں جو تقدیر کے منکر ہیں اگر بیمار پڑیں تو ان کی عیادت نہ کرو اگر مر جائیں تو ان کے جنازے پر نہ جاؤ۔ (کنزل العمال ج ۱ ص ۱۱۸، مسند امام احمد ج ۲ ص ۵۶۔)

۲۳۔ امیر المومنین حضرت عمر بن خطاب سے روایت رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا: کہ

☆...... تقدیر کے منکرین کے پاس نہ بیٹھو، نہ ان سے کلام کرو۔

(ابوداؤد ج ۲ ص ۱۴۹، کنز العمال ج ۱ ص ۱۷۹، مسند امام احمد ج ۱ ص ۳۰، مستدرک ج ۱ ص ۸۵)

۲۴۔ حضرت عمر سے روایت رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا

☆...... قدریوں کے پاس نہ بیٹھو اور نہ ان کو سلام کرو اور ان کے کسی معاملے میں نہ جاؤ۔
(تاریخ مدینہ دمشق ابن عساکر ج ۳۷ ص ۲۹۷)

اس مفہوم کی روایت دیکھئے۔ (ابن عساکر ج ۳۷ ص ۲۹۶)

ان آیات کریمہ اور احادیث مبارکہ سے ثابت ہوتا ہے بد مذہبوں سے قطع تعلق رہنا ہی ایمان کی حفاظت کا باعث ہے ان سے میل جول سے ایمان کی تباہی کا اندیشہ ہے۔

اس پرفتن دور میں نت نئے فتنے جنم لے رہے ہیں یہاں تک کہ بڑے بڑے نام نہاد علماء اسی صلح کلیت کی رو سے میں بہہ پڑے علماء و مشائخ کی ذمہ داری ہے کہ ایسے فتنوں سے عوام الناس کو باخبر کریں تا کہ عام لوگ ان سے ایمان بچا سکیں عزیز القدر محمد عارف علی قادری سلمہ، نے ایسے ہی ایک فتنے کی نقاب کشائی کی ہے اور دعوت فکر پیش کی ہے کاش وہ حضرت رجوع الی الحق فرمالیں تا کہ اس فتنہ کا سد باب ہو سکے وگرنہ علماء و مشائخ خود اور دیگر احباب کو ایسے تمام صلح کلی حضرات سے اور ان کی محبت سے بچائیں، اس میں اہلسنت کی بقا ہے۔

مولی تعالی اپنے حبیب ﷺ کے وسیلہ جلیلہ سے عزیزم کی اس محنت کو قبول فرمائے اور ہم سب کو مذہب حق اہلسنت و جماعت پر استقامت عطا فرمائے۔ آمین۔

والسلام

محمد کاشف اقبال مدنی

جامعہ غوثیہ رضویہ مصباح القرآن

شاہ کوٹ ضلع شیخوپورہ

۵ محرم الحرام ۱۴۲۶ء

نحمدهٗ ونصلی علی رسوله الکریم

اعوذ باللہ من الشیطن الرجیم

بسم اللہ الرحمن الرحیم

جوں جوں وقت گزر رہا ہے اہلسنت جماعت اور عوام اہلسنت پر بڑا کٹھن وقت آ رہا ہے جہاں بد مذہبوں کی ریشہ دوانیاں اپنے زوروں پر ہیں وہاں پر بظاہر اہلسنّت و جماعت بریلوی (برصغیر پاک و ہند میں صحیح اہلسنّت کی پہچان کیلئے بریلوی کی اصطلاح مروج ہے) بن کر اپنے آپ کو ایمان کے چوکیدار ظاہر کر کے لوگوں کے ایمان کو لوٹ رہے ہیں اور بد مذہبوں کی تحریراً و تقریراً حمایت جاری رکھے ہوئے ہیں۔ اور اہلسنّت کا تشخص ختم کرنے کے درپے ہیں اور لوگوں کو تاثر دیتے ہیں کہ ہم سنی حنفی بریلوی مسلک کے پیروکار ہیں اور امام اہلسنّت امام احمد رضا خاں کے نظریات و عقائد (جو کہ حقیقت میں قرآن و حدیث ہی کے مطابق ہیں) پابند ہیں اور آپ کے جاری کردہ فتاوی کو برحق سمجھتے ہیں۔لیکن حقیقت میں وہ بد مذہبوں کے آلہ کار ہیں اور بڑے غیر محسوس طریقے سے لوگوں کو بد مذہبوں سے محبت اور میل ملاپ کی طرف راغب کرتے نظر آتے ہیں اور اس طرح اپنے مخصوص حلقے میں اپنی شناخت اور مقام بنا لیتے ہیں لیکن جب ان کو قریب سے دیکھا جائے اور ان کے لٹریچر کو پڑھا جائے تو یہ بات عیاں ہو جاتی ہے کہ یہ تو ایمان کے چوکیدار کے رُوپ میں ایمان کے ڈاکو ہیں اور ان کے کردار کو دیکھا جائے تو پتہ چلے کہ بظاہر اعلی حضرت امام احمد رضا علیہ الرحمتہ کی محبت کا دم بھرنے والے اصل میں آپ کے مسلک کے دشمن ہیں اور اہلسنّت و جماعت (بریلوی) کا تشخص ختم کرنے کے درپے ہیں۔

آمد برسر مطلب

کالج و یونیورسٹی کے زمانے سے ہی مسلک اہلسنّت و جماعت (بریلوی) اور بد مذہبوں کے آپس میں اختلاف کو پڑھنے اور ان اختلافات کی حقیقت کو جاننے کی جستجو کرنی

شروع کی اور دونوں طرف کے لٹریچر کا (حسب استطاعت) مذکورہ اختلاف کے پیش نظر مطالعہ کیا تو اس بات کا اقرار کیے بغیر کوئی چارہ نہیں کہ مسلک اہلسنّت و جماعت (بریلوی) ہی حق اور سچ ہے اور متحدہ ہندوستان کے وقت اگر امام احمد رضا خاں رحمتہ اللہ علیہ ان فتنوں کا سدباب نہ کرتے تو اہلسنّت کا تشخص برصغیر میں ختم ہو جاتا۔ ویسے تو اہل حق قیامت تک موجود رہیں گے۔ امام احمد رضا خاں رحمتہ اللہ علیہ کی ہر بات میں اتنا وزن تھا کہ دشمنان اہلسنّت و جماعت کے پھیلائے ہوئے غلط اور قرآن و حدیث کے مخالف عقائد و نظریات کو ان کے سامنے ٹھہرنے کی جرأت نہ ہو سکی اور اس کے ساتھ آپ کے عشق رسول اللہ ﷺ سونے پر سہاگہ کا کام دیا اور لوگوں نے آپ کو امام اہلسنّت کا لقب دیا۔ وقت گذرتا رہا اور بد مذہبوں کا ایسا ناطقہ بند ہوا۔ کہ ان لوگوں نے نت نئے حربے اہلسنّت کے خلاف استعمال کرنے شروع کر دیئے لیکن وہ جو بھی حربہ استعمال کرتے لوگ اعلی حضرت علیہ الرحمہ کی تصانیف و فتاوی کی روشنی میں پرکھ کر اسے رد کر دیتے۔ کیونکہ۔

وہ رضا کے نیزہ کی مار ہے کہ عدو کے سینہ میں غار ہے

کسے چارہ جوئی کا وار ہے کہ یہ وار، وار سے پار ہے

بد مذہبوں کی جب کوئی تدبیر کارگر ثابت نہیں ہوئی تو ان لوگوں نے اب ایک نئی چال چلی ہے کہ علمائے اہلسنّت میں سے دنیا کے پجاری مولویوں کو خرید کر مسلک رضا سے منحرف کرنے کی کوشش جاری کر دی ہے اور وہ مولوی (مال وی) اپنی تحریر و تقریر سے اہلسنّت کا تشخص ختم کرنے کے درپے ہیں ایسے ہی مولویوں میں سے ایک مولوی کا تذکرہ آپ آئندہ صفحات میں ملاحظہ فرمائیں گے اور انشاء اللہ العزیز اس کی شکر چڑھی زہر جو وہ اہلسنّت میں اتارنا چاہتا ہے اسے طشت ازبام کیا جائے گا۔

صوبہ سرحد میں چونکہ بد مذہبوں کی تعداد بہت زیادہ ہے۔ اس لیے ہم جیسے لوگ جو کہ پنجاب میں رہتے ہیں ان کیلئے صوبہ سرحد میں اہلسنّت و جماعت کا جماعتی کام کے بارے میں متجسس رہنا ایک فطری بات ہے۔ میرے شہر شاہ کوٹ میں میرے محترم دوست مولانا محمد کاشف اقبال مدنی صاحب جو کہ متصلب سنی ہیں اور مسلک رضا کے پاسبان ہیں ان کے ساتھ نشست برخاست کے دوران پتا چلا کہ پشاور میں ایک مولوی صاحب جن کا نام پیر محمد چشتی ہیں اور سنا ہے کہ متصلب سنی ہیں اور ماہنامہ القول السدید کے ایڈیٹر صوفی

محمد طفیل جو کہ خود بڑے پکے اور متصلب سنی ہیں انہوں نے مجھے مشورہ دیا ہے کہ ان کا رسالہ آواز حق نام سے چھپتا ہے وہ منگوایا کروں بڑے تحقیقی مضمون شائع کرتے ہیں اور مسلک اہلسنّت و جماعت (بریلوی) کی بڑی خدمت کر رہے ہیں۔ صوفی محمد طفیل کی تحریک پر مولانا نے رسالہ آوازِ حق لگوا لیا۔ چونکہ آوازحق میں زیادہ تر مضامین پیر محمد چشتی کے ہوتے ہیں چند رسالوں کے بعد کاشف اقبال مدنی صاحب کی رائے چشتی کے بارے میں تبدیل ہوگئی اور پھر ایک دفعہ پیر محمد سے بالمشافہ ملاقات بھی کی تو رہی سہی کسر بھی نکل گئی اور یہ بات عیاں ہوگئی کہ پیر محمد بظاہر سنی حنفی بریلوی بنا ہوا ہے اصل میں مسلک رضا کیلئے زہر قاتل ہے۔ اب ہم پیر محمد چشتی کے عقائد و نظریات جو کہ اہلسنّت و جماعت کیلئے زہر قاتل اور بد مذہبوں کے مشن کی تکمیل کے مؤید ہیں وہ درج کرتے ہیں۔ جو کہ پیر محمد چشتی کے رسالے آوازِ حق کے مطالعہ کے بعد ہم درج کر رہے ہیں اور ہم اہلسنّت و جماعت (بریلوی) سے محبت کرنے والے لوگوں کو انصاف کی دعوت دیتے ہیں کہ کیا یہ مسلک رضا سے بغاوت نہیں؟ اور ان میں سے بعض نظریات و عقائد تو سراسر قرآن و حدیث اور آئمہ اہلسنّت و علمائے اہلسنّت کی تصریحات کے منافی ہیں۔

سونا جنگل رات اندھیری چھائی بدلی کالی ہے
سونے والو جاگتے رہیو چوروں کی رکھوالی ہے

اس کی ضرورت اس لیے بھی زیادہ محسوس کی گئی ہے چند سالوں سے مولانا پیر محمد چترالی موصوف کو لاہور میں بلایا جانے لگا ہے اور اسے ایک ممتاز عالم دین کی صورت میں پیش کر کے دورہ قرآن اور تقریب بخاری جیسے پروگراموں میں تقاریر کرائی جا رہی ہیں۔ کیونکہ ان کے میزبانوں کو اس کے رسالوں کو پڑھنے کا یا یوں کہہ لیجئے کہ بالا استیعاب پڑھنے کا موقع نہیں ملا۔ جس کی وجہ سے اسے بلا کر تقاریر کروائی جا رہی ہیں۔ ہم نے ضروری سمجھا کہ ان لوگوں کی خوش فہمیاں کہ موصوف مسلک اہلسنّت کے مایہ ناز عالم دین ہیں اور مسلک رضا کے پابند ہیں اُن کو ان کے مسلک رضا کے خلاف ریشہ دوانیاں دکھا کر ان خوش فہمیوں سے نکالا جائے اور مسلک اہلسنّت کو آنے والے نقصان سے بچایا جائے۔ جب یہ موصوف ادھر پنجاب اور خصوصاً لاہور میں متعارف ہو جائیں گے اور بعد میں یہ حضرت مسلک رضا کے خلاف اپنی تحریروں اور تقریروں سے جو طوفان بدتمیزی برپا کریں گے تو عوام

اہلسنّت کو بدمذہب دلیل کے طور پر ان کے حوالے دکھائیں گے تو سنیوں کے پاس کوئی جواب نہ ہوگا اس لیے بروقت اس کی تردید کی دی جائے تا کہ اہلسنّت اس فتنے سے بچ جائیں۔

جنتی گروہ

جنتی گروہ اللہ تعالیٰ کے اولیائے کرام اور ان سے محبت کرنے والوں کا ہے جسے اہلسنّت و جماعت کہتے ہیں نبی مکرم نور مجسم ﷺ نے ارشاد فرمایا:

☆...... ''کہ میری امت کے تہتر فرقے ہونگے ان میں سے صرف ایک جنتی باقی سب ناری (جہنمی) ہوں گے وہ میرے اور میرے صحابہ کے طریقہ پر ہوگا۔''

(جامع ترمذی ص ۹۳ ج ۲، مشکوۃ المصابیح ص ۳۱)

اسی مفہوم کی حدیث شریف ان کتب میں بھی موجود ہے۔ سنن دارمی ص ۱۵۸ ج ۲، جامع البیان ص ۲۲ ج ۲، سنن ابو داؤد ص ۲۷۵ ج ۲، مسند ابو یعلیٰ ص ۹۵ ج ۲، ابن ماجہ ص ۲۹۲، البحر اس ص ۱۸، طبرانی شریف ص ۲۲۵ ج ۱ مستدرک ص ۴۲۰ جلد ۴، موضوعات کبیر ص ۳۱، احیاء العلوم ص ۲۲۵ ج ۳، مسند امام احمد ص ۱۰۲ ج ۴، ص ۱۰۲ ج ۳،

امام غزالی نے نقل کیا ہے کہ نجات پانے والا گروہ اہلسنّت و جماعت ہے (احیاء العلوم) اسی حدیث کو وہابیہ دیوبندیہ کے امام اسماعیل دہلوی نے تذکیر الاخوان ص ۴۷ وہابیہ دیوبندیہ کے شیخ الاسلام ابن تیمیہ نے فتاوی ابن تیمیہ ص ۳۴۵ ج ۳ پر بھی نقل کیا ہے۔

ان احادیث مبارکہ سے معلوم ہوا کہ تہتر فرقوں سے صرف ایک فرقہ راہ حق پر ہے اور وہی جنتی ہے اور وہ دین حق پر قائم ہے۔

اس ضمن میں مفسرین کی تفاسیر سے حوالے پیش کیے گئے تو مضمون طویل ہو جائے گا اور محدثین نے جو ارشاد فرمایا ان کو بالتفصیل بیان کروں تو اس کا احاطہ کرنے کیلئے دفتر درکار ہے۔ یہاں صرف ایک حوالہ عرض کیے دیتا ہوں امام ربانی مجدد الف ثانی علیہ الرحمۃ فرماتے ہیں۔

☆...... ''اہلسنّت و جماعت کے عقیدے کے مطابق عقیدہ رکھنے کے سوا کوئی چارہ نہیں اہلسنّت کے سوا عقیدہ زہر قاتل ہے'' (مکتوبات ص ۷۱ ج ۳)

مجدد الف ثانی کے مطابق بھی یہ بات روز روشن کی طرح عیاں ہے کہ صرف

ایک فرقہ میں حق (سیدھی راہ) ہے باقی سب حق سے دور ہیں۔

لیکن کیا کیا جائے پیر محمد چشتی چترالی کے علمی تکبر کا کہ مذکورہ بالا احادیث اور بزرگان دین کی تمام تصریحات کو بالائے طاق رکھ کر یوں گوہر فشانی کرتے ہیں۔

☆ ...... ''اللہ کا سچا دین کسی ایک فرقہ میں منحصر نہیں''

بحوالہ (آواز حق مارچ ۲۰۰۲) ص ۲۴

ناظرین ذرا انصاف کیجیے کیا پیر محمد کی یہ ہرزہ سرائی نہیں؟ اور بظاہر ''آوازِ حق'' کا لیبل لگا کر کس طرح خلافِ حق بات کہی جا رہی ہے۔ ہم آگے جا کر یہ بھی پیر محمد کی تحریروں سے ثابت کریں گے کہ یہ سب دیوبندی، مودودی وہابی، شیعہ وغیرہ سب بد مذہبوں کو جن کی بد مذہبی حد کفر کو پہنچی ہوئی ہے ان سب کو اہل اسلام گردانتا ہے اور ان سے اتحاد کا متمنی۔ اور اپنی اسی خواہش کو پایہ تکمیل تک پہنچانے کیلئے کس طرح ایسی باتیں لکھ کر لوگوں کو یہ بار آور کروایا جا رہا ہے کہ اللہ کا سچا دین ایک فرقہ میں منحصر نہیں۔

اور دین کے نام پر ایسی بے دینی پھیلانے والوں کے بارے اللہ کے رسول ﷺ نے پیشگی ارشاد فرمایا جس کو پیر محمد چترالی نے بھی اپنے رسالے میں نقل فرمایا لو ہم جناب کے رسالہ کے حوالے سے نقل کر دیتے ہیں۔

یکون فِی اخر الزّمان دَجّالون کذّابون یاتونکم مِنَ الْاَحَادیث بمالَم تَسمعو اَنتُم وَلَا اٰبائکُم فَاِیّاکُم وایّاھم لا یُضِلُونَکُم وَلَا یفتُنونَکُم

(مشکوۃ شریف صفحہ ۲۸)

ترجمہ: یعنی آخر زمانہ میں باطل کو حق کے نام سے مروج کرنے والے جھوٹے پیدا ہونگے جو حدیث کے نام سے ایسی ایسی نا آشنا باتیں تمہیں بیان کریں گے جو تم نے اور تمہارے آباؤ اجداد نے بھی کبھی نہ سنی ہوں۔ تو ان کی صحبت سے بچو تا کہ وہ تم کو گمراہ نہ کر سکے اور تمہیں گناہ گار نہ کر سکے۔

(بحوالہ پیر محمد چشتی کا رسالہ آوازِ حق مارچ ۲۰۰۲ ص ۲۳

کہیئے جناب آپ نے بھی اس حدیث کے مطابق حق کا لیبل لگا کر باطل کو مروج کرنے کی کوشش کی کہ نہیں؟

مسلک اعلیٰ حضرت علیہ الرحمۃ سے فرار

بقول چشتی کل مکاتب فکر اہل اسلام

پیر محمد چشتی نے اپنے رسالہ ''آوازِ حق'' میں جابجا کل مکاتب فکر کو اہل اسلام میں شامل کیا ہے ناظرین کل مکاتب فکر میں دیوبندی، وہابی، مودودی چکڑالوسی اور شیعہ مکتبہ فکر بھی ہے۔ کیا یہ سب اہل اسلام ہیں۔ ایک جگہ نہیں بلکہ اپنے رسالہ کے مختلف شماروں میں مختلف جگہوں پر یہی طرز بیان اپنایا ہے۔ اور قارئین کی اطلاع کیلئے عرض کروں یہ طرز عمل پیر محمد چشتی کا صرف تحریر کی حد تک محدود نہیں بلکہ ہم عنقریب ثابت کریں گے کہ عملاً بھی پیر محمد بد مذہبوں سے میل ملاپ ان کی سنگت اور ان میں سے کوئی فوت ہو جائے تو فاتحہ خوانی کیلئے جانا پیر محمد کا عمل ہے۔

جب آپ حضرات رسالہ ''آوازِ حق'' کھول کر پڑھیں گے تو جگہ جگہ پر آپ کو یہ الفاظ ملیں گے کل مکاتب فکر اہل اسلام، کل مکاتب فکر اہل اسلام آپ کو کہیں بھی اس میں استثنا نظر نہیں آئے گا اس لیے کہ ہم پیچھے عرض کر آئے ہیں کہ پیر محمد چشتی نے احادیث مبارکہ اور محدثین و مفسرین کی تمام تر تصریحات کو پس پشت ڈال کر یہ گوہر فشانی کی ہے کہ اللہ کا سچا دین کسی ایک فرقہ میں منحصر نہیں ہے اس لیے جناب تمام بد مذہب فرقہ ہائے باطلہ کو بھی اہل اسلام ہی سمجھتے ہیں۔ اب پیر محمد چشتی صاحب بتائیں کہ کیا دیوبندی مودودی، تبلیغی، رافضی اور دیگر فرقہ ہائے باطلہ اور مکاتب فکر سے تعلق رکھنے والے اہل اسلام سے ہیں جب کہ ان کے عقائد بالکل کھل کر سامنے آ چکے ہیں اور ان پر اعلیٰ حضرت کے فتاوی کفر بھی موجود ہیں جو کہ آپ کی کتابوں میں ملاحظہ فرمائے جا سکتے ہیں۔ خصوصاً آپ کا فتوی (نہ صرف آپ کا یہ انفرادی فتویٰ ہے بلکہ علماء امت کا جم غفیر اس فتوی کی تصدیق میں ہے)

مَن شک فِی کُفرِہٖ وَعَذابِہٖ فَقد کفر

یعنی جن حضرات پر یہ فتویٰ کفر لگ چکا ہے ان میں سے کسی بھی شخص کے کفر میں شک کرنے والا بھی اسی فتوی کی زد میں آئے گا۔ تو اب بس اتنی عرض کرنی ہے کہ کیا جن لوگوں کو پیر محمد چشتی کل مکاتب فکر اہل اسلام کہہ کر داخل اسلام کر رہے ہیں ان میں سے کوئی ایک بھی اس فتوی کو حق سمجھتا ہے۔ نہیں سمجھتا بلکہ مذکورہ اشخاص کو اپنا امام اور مقتدا سمجھتے ہیں تو فتوی کی رو سے وہ اہل اسلام میں شامل ہیں یا گمراہ و بد دین ہیں۔

اب ہماری مندرجہ بالا تحریر کے بعد پیر محمد چشتی یہ نہیں کہہ سکتا کہ میں تو کل مکاتب فکر اہل اسلام سے مراد حنفی، شافعی، حنبلی اور مالکی لیتا ہوں اور میرا کہنے کا مطلب یہ فروعی اختلافات کی وجہ سے بنے ہوئے مکاتب فکر ہیں تو ہم ''آوازِ حق'' کے حوالہ سے ثابت کیے دیتے ہیں کہ پیر محمد چترالی کا یہ دروغ ہے کیونکہ یہ ماہنامہ ''آوازِ حق'' اپریل ۲۰۰۲ء ہمارے سامنے ہے اس کا صفحہ نمبر ۳۶ پر پیر محمد صاحب لکھتے ہیں۔

☆ ...... (شیعہ، سنی اہل تقلید و اہل حدیث الغرض کل مکاتب فکر اہل اسلام)

ماہنامہ ''آوازِ حق'' اپریل ۲۰۰۲ء

صفحہ نمبر ۳۶ مضمون ''خوش کش حملوں کی شرعی حیثیت''

۲۔ ماہنامہ ''آوازِ حق'' نومبر ۲۰۰۲ء صفحہ نمبر ۳۳ پر لکھتے ہیں

...... پاکستان کے اندر مغربی جمہوریت کے انداز انتخاب کے عین مطابق ۱۰ اکتوبر کو عمل میں آنے والے سیاسی انتخابی عمل کے نتیجہ میں مختلف مسلکی جماعتوں کے واحد مشترکہ پلیٹ فارم (متحدہ مجلس عمل) کو تاریخی کامیابی حاصل ہونے کی خوشی میں کل مکاتب فکر مسلمانوں کے گھروں، محلوں، حجروں، مسجدوں، مدرسوں الغرض ہر سو خوشی ہی خوشی کے شادیانے بج رہے ہیں۔

اب غور فرمایئے پہلے حوالے میں واضح طور پر شیعہ، سنی، اہل تقلید و اہل حدیث کو اہل اسلام میں شامل کرتے ہیں۔ حالانکہ اہل حدیث و دیوبندی حضرات ہوں یا شیعہ حضرات ان کے بعض مسائل و عقائد ایسے ہیں جن کی زد براہ راست ضروریات دین پر پڑتی ہے اور ان عقائد کی بنا پر ہم ان کو کسی طرح بھی اہل اسلام میں شامل نہیں کر سکتے۔ انشاء اللہ ہم کسی مقام پر ان تمام مکاتب فکر کے چند مخصوص عقائد کی فہرست دیں گے جن کو پڑھ کر

قارئین خود اندازہ لگائیں گے کہ ان کو اہل اسلام میں داخل کرنا اسلام کیلئے کس درجہ خطرناک ہے۔

نمبر۲ حوالہ کی رو سے پیر محمد چشتی متحدہ مجلس عمل میں شامل تمام مکاتب فکر کو بھی اہل اسلام گردانتے ہیں حالانکہ اس متحدہ مجلس عمل میں دیوبندی، وہابی، شیعہ تمام بدمذہب لوگ شامل ہیں اور یہی نہیں کہ یہ صرف سیاسی اتحاد ہے (یہ الگ مسئلہ ہے کہ فکر رضا کی روح سے یہ اتحاد بھی چاہیے کہ نہیں ہم اس سے قطع نظر کرتے ہیں) بلکہ پیر محمد چشتی آگے جا کر اپنے دل کی بات یوں زبان پر لاتے ہیں۔

☆ ...... ''مذہبی جماعتوں کے اندرون، مدارس، مساجد اور ان کے انفرادی ماحول میں ایک دوسرے کو نیست و نابود کرنے کے غیر اسلامی جذبات سے ناواقف حال سادہ لوح مسلمان متحدہ مجلس عمل کی اس انتخابی کامیابی کو ملک میں نفاذ نظام مصطفےٰ ﷺ قرار دے رہے ہیں اور اس انتخابی اتحاد کو حقیقی اتحاد تصور کر رہے ہیں۔

یہ تو تھا سادہ لوح مسلمانوں کا خیال اب پیر محمد چشتی کی دلی خواہش ملاحظہ فرمائیں۔ آگے بریکٹ ڈال کر لکھتے ہیں۔

☆ ...... (خدا کرے کہ ان خوش فہموں کا یہ تصور حقیقت کا روپ اختیار کرے)

''خدا کرے'' کے الفاظ جو دل کی بے قراری کو ظاہر کر رہے ہیں جو ہر اہل فہم پر روشن ہیں۔

اس طرح کے بے شمار حوالہ جات چاہوں تو آوازِ حق سے نقل کر سکتا ہوں لیکن عقل مند کیلئے اشارہ ہی کافی ہے۔ اب آیئے ایک حوالہ اور نقل کیے دیتا ہوں کہ پیر محمد چشتی صرف عوام کی حد تک ہی کل مکاتب فکر کو اہل اسلام نہیں کہتا بلکہ ان مکتبہ ہائے فکر کے علماء کو بھی علمائے حق کہہ کر آواز ناحق بلند کر رہا ہے۔ قارئین یہاں ایک بات عرض کیے دیتا ہوں کہ پچھلے حوالہ جات کے بعد پیر محمد چشتی یہ کہہ کر بات ٹال سکتا تھا کہ میرا مطلب کل مکاتب فکر تمام مکتبہ فکر اہل اسلام سے ان مکتبہ ہائے فکر کے عوام مراد تھا جو کہ ان مکتبہ ہائے فکر کے وہ عقائد و نظریات جن کی بنا پر انہیں اہل اسلام میں شامل نہیں کیا جا سکتا وہ ایسے عقائد و نظریات سے بے خبر ہوتے ہیں۔ اور ان تک وہ عبارات و عقائد نہیں پہنچے ہوتے لیکن آپ

حضرات کی توجہ کیلئے میں عرض کرتا ہوں کہ یہ جواب صرف عام لوگوں کو مطمئن کرنے کیلئے کافی ہوگا مگر جن حضرات نے آپ کے رسالے ''آوازِ حق'' کو پڑھا ہے ان کیلئے یہ سوائے تقیہ کے کچھ نہیں۔ کیونکہ آپ تقیہ کے جواز کے قائل ہیں (تقیہ کے جواز اور عدم جواز اور تقیہ سنی وشیعہ میں وجہ امتیاز ہے اس بارے میں ہم ایک علیحدہ باب تحریر کریں گے اور پیر محمد کی رافضیت کارد کریں گے) اس لیے یہ آپ کا تقیہ ہوگا لیکن حقیقت یہ ہے کہ آپ کے نزدیک ان مکتبہ ہائے فکر کے علماء بھی علمائے حق ہیں حالانکہ تمام مکتبہ ہائے فکر (دیوبندی، اہل حدیث، شیعہ وغیرہ وغیرہ) کے علماء اپنے اپنے تمام اکابرین کی ان تمام عبارات و نظریات کے موید اور مصدق ہیں جن عبارات وعقائد پر کفر کا فتوی موجود ہے یہ اس وقت میرے سامنے اکتوبر ۱۹۹۹ء رجب ۱۴۲۰ھ کا ''آوازِ حق'' ہے ملاحظہ فرمائیں۔

☆......(۱) علمائے حق کی انفرادی کوشش اس لیے بار آور نہیں ہوسکتیں کہ دوسرے مکاتب فکر کے علمائے حق (ناظرین یہ ہم پہلے ثابت کر چکے ہیں کہ جہاں کہیں بھی پیر محمد نے کل مکاتب فکر لکھا ہے اس سے تمام دیوبندی وہابی، شیعہ وغیرہ کو شامل کیا ہے) کے ساتھ اشتراک عمل کے بغیر صرف ایک مکتب فکر کے اہل حق کی آواز چاہے کتنی ہی طاقتور اور کثیر کیوں نہ ہو مفید مقصد ہونے کی بجائے باعث شک و تردد ہی رہے گی۔ (آواز حق اکتوبر ۱۹۹۹ء رجب المرجب ۱۴۲۰ھ صفحہ ۴۲)

☆......(۲) ایک فرقہ کی بجائے کل مکاتب فکر اہل حق کا مشترکہ عمل ہوگا۔

(آواز حق اکتوبر ۱۹۹۹ھ صفحہ ۴۳)

☆......(۳) اس میں کل مکاتب فکر علمائے حق کے مسلکی وفقہی نظریات کے تحفظ کی ضمانت ہوتی ہے۔ (حوالہ مذکورہ صفحہ ۴۳)

☆......(۴) جس کی تکمیل صرف اور صرف مصلحین امت اور کل مکاتب فکر علمائے حق کے بامعنی اتحاد سے ہی ممکن ہے۔ (آواز حق اکتوبر ۱۹۹۹ء صفحہ نمبر ۴۳)

مندرجہ بالا تمام حوالوں سے بات روزِ روشن کی طرح واضح ہوتی ہے کہ پیر محمد چشتی اہلسنّت وجماعت کے ایک علیحدہ تشخص کو ختم کرنے کے درپے ہے اور تمام مکتبہ ہائے فکر کو اہل حق میں شامل کر کے حق و باطل کی تلبیس کر رہا ہے۔

پیر محمد چشتی کے استاد[1] علامہ کاظمی ملتانی

اب میں اسی حوالہ جات پر تبصرہ کروں تو مضمون بہت طویل ہو جائے گا میں صرف پیر محمد چشتی کو صرف اتنا مشورہ دیتا ہوں کہ اگر پیر محمد اپنے استاد محترم کی کتاب الحق المبین ہی پڑھ لیتا اور اپنے استاد کا حیا کرتا تو اس طرح کی باتیں لکھتے ہوئے شرم کرتا لیکن کیا کیا جائے وہ فارسی کا مقولہ ہے۔

''بے حیا باش، وآنچہ خواہی کن''

علامہ کاظمی جو پیر محمد چشتی کے استاد ہیں انہوں نے دیوبندی حضرات اور دوسرے تمام حضرات جو بارگاہ نبوت میں گستاخی کے مرتکب ہوئے ہیں ان کا اور اہلسنّت کا مسلک سرخیاں دے کر ثابت کیا ہے کہ یہ حضرات اہلسنّت سے ہٹ کر ہیں اور دین اسلام سے خارج ہیں۔ لیکن پیر محمد چشتی دنیا کمانے میں اس قدر مست ہے کہ نہ انہیں اپنے استاد کا حیا ہے بلکہ میں تو یہ کہوں گا۔

نہ خوف خدا نہ شرم نبی ﷺ
یہ بھی نہیں وہ بھی نہیں

پچھلے صفات میں آوازِ حق کے حوالہ سے میں ایک حوالہ نقل کر آیا ہوں کہ پیر محمد چشتی صاحب کہتے ہیں کہ خدا کرے یہ اتحاد (جس میں دیوبندی وہابی شیعہ سب شامل ہیں) سیاسی اتحاد سے حقیقی اتحاد کا روپ دھار سکے۔

اب آیئے ذرا ان لوگوں کے ساتھ اتحاد کے بارے قرآن میں اللہ تعالیٰ کیا ارشاد فرماتے ہیں وہ بھی ملاحظہ فرمائیں اور پیر محمد کی دلی خواہش بھی۔

فرمانِ خداوندی:

۱۔ مَا كَانَ اللّٰهُ لِيَذَرَ الْمُؤْمِنِيْنَ عَلٰى مَا اَنْتُمْ عَلَيْهِ حَتّٰى يَمِيْزَ الْخَبِيْثَ مِنَ الطَّيِّبِ ط

[1] پیر محمد چترالی کے استاد علامہ کاظمی ملتانی ہیں بلکہ بحوالہ ندائے اہلسنّت پیر محمد چشتی کا بیان ہے کہ علامہ کاظمی میرے استاد اور مرشد ہیں۔
حوالہ ملاحظہ ہو۔
میں علامہ کاظمی صاحب کا شاگرد اور مرید ہوں'' (ندائے اہلسنّت ۲۰۰۲ اپریل ص ۴۴)

☆...... اور مسلمانوں کو اس حال پر چھوڑنے کا نہیں جس پر تم ہو جب تک جدا نہ کر دے گندے کو ستھرے سے۔

۲۔ وَمَنْ يَّتَوَلَّهُمْ مِّنْكُمْ فَاِنَّهٗ مِنْهُمْ ط اِنَّ اللّٰهَ لَا يَهْدِي الْقَوْمَ الظّٰلِمِيْنَ o (المائدہ)

☆...... جو تم میں ان سے دوستی کرے گا تو بیشک وہ ان ہی میں سے ہے بیشک اللہ ہدایت نہیں کرتا ظالموں کو۔"

۳۔ يَا اَيُّهَا الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا لَا تَتَّخِذُوْا اٰبَاءَكُمْ وَاِخْوَانَكُمْ اَوْلِيَاءَ اِنِ اسْتَحَبُّوا الْكُفْرَ عَلَى الْاِيْمَانِ ط وَمَنْ يَّتَوَلَّهُمْ مِّنْكُمْ فَاُولٰٓئِكَ هُمُ الظّٰلِمُوْنَ o

(سورۃ توبہ)

☆...... اے ایمان والوں اپنے باپ اپنے بھائیوں کو دوست نہ بناؤ اگر وہ ایمان پر کفر پسند کریں اور تم میں جو ان سے رفاقت کریں وہی لوگ ستمگر ہیں۔

اور اس طرح کی بے شمار آیات اس بات پر شاہد عادل ہیں کہ دشمنان رسالت مآب سے دوستی حرام ہے۔ بجائے اس کے کہ "خدا کرے ان سے حقیقی اتحاد" کی دعا جائے۔

ناطقہ سر بگریباں ہے اسے کیا کہیے:

پہلے حوالہ جات سے ہم نے ثابت کیا کہ پیر محمد چشتی نے کل مکاتب فکر اہل اسلام اور کل مکاتب فکر علماء حق کا نام دے کر تمام فرقہ ہائے باطلہ سے حقیقی اتحاد کی خواہش کا اظہار کیا لیکن کیا کیا جائے الفاظ کے ان گھورکھ دھندے کا کہ پیر محمد چشتی یسا مرفوع القلم اور مرفوع التحریر شخص کا نام ہے جو کہ مصلحت اندیشی سے کام لے کر کبھی کچھ لکھتا ہے اور کبھی کچھ۔

خدا بھی راضی اور رہے شیطان بھی خوش

کے مصداق جب دیوبندیوں کو خوش کرنا ہوتا ہے تو ان کے علماء کو بھی علمائے حق اور ان سے اتحاد کی دلی خواہش کا اظہار اور جب سنی بریلوی حضرات کو یہ دکھانا ہوتا ہے کہ میں پکا سنی حنفی بریلوی ہوں تو یوں ارشاد فرماتا ہے جس کا مفہوم کچھ اس طرح ہے کہ انگریز نے کچھ لوگوں کی پشت پناہی کی اور ان کو چھ سو روپیہ سے لیکر دو سو روپیہ تک ماہوار تنخواہیں مقرر کیں اور ان حضرات سے کچھ کتابیں لکھوا کر شائع کیں جن میں ایسے عقائد و نظریات کو شائع کیا گیا جس سے ضروریات دین کا انکار لازم آتا تھا۔

پیر محمد کے الفاظ ملاحظہ ہوں

☆...... "ایسی کتابیں لکھ کر شائع کیں جو دین اسلام کے بنیادی عقائد کے منافی تھیں جنہیں اس مخصوص درآمدی مکتب فکر کے سوا باقی تمام مکاتب فکر اہل اسلام نے بیک آواز مردود و ملعون اور کفر بواح قرار دیا جن کے تصور سے ہی اہل ایمان کے رونگٹے کھڑے ہوتے ہیں جو صریح کفر فی الکفر والارتداد ہونے اور ضروریات دین سے واضح انکار ہونے کی بنا پر برصغیر پاک و ہند کے مسلمانوں کے درمیان بنیادی وجہ نزاع بنی ہوئی ہیں۔ (ماہنامہ آوازِ حق اپریل ۲۰۰۲ء صفحہ نمبر ۳۴)

خدا کا شکر ہے کہ پیر محمد چشتی نے یہ تو تسلیم کیا کہ دوسرے فرقوں سے اہلسنت کا اختلاف فروعی نہیں بلکہ ضرویات دین سے انکار کرنے کی وجہ سے ان سے اختلاف کیا جاتا ہے اور یہ ضروریات دین سے انکار کفر و ارتداد ہے لیکن پھر بھی چشتی صاحب ان سے حقیقی اتحاد کے خواہاں ہیں فیا للعجب۔

اس کے بعد چشتی صاحب اپنا ان ضروریات دین کے منکر فرقہ ہائے باطلہ سے اتحاد اور محبت کا جواز پیدا کرنے کیلیے ان منکرین ضروریات دین لوگوں کی بہت تھوڑی تعداد میں علماء کی نشاندہی کرتے ہوئے لکھتے ہیں۔

☆...... "اس درآمدی مکتب فکر سے مربوط علماء سے اقل قلیل افراد کچھ ڈھیٹ قسم کے ایسے ہیں جو ان صریح منافی اسلام عقائد کو اسلام کا حصہ ثابت کرنے نا قابل شنید اور عجیب وغریب تاویلات و توجیہات کر کے بے علموں کو دھوکہ دیتے ہیں۔

(ماہنامہ آوازِ حق اپریل ۲۰۰۲ء صفحہ ۳۴)

چشتی صاحب کا اس مذکورہ بالا عبارت کے لکھنے کا مقصد صرف یہ ہے کہ اگر میں ان کے ساتھ اتحاد کا قائل ہوں تو اس میں کوئی اچھنبے والی بات نہیں کیونکہ ان مکتبہ ہائے فکر کے بہت تھوڑے علماء و افراد ہی ان عقائد و نظریات کے موید ہیں باقی اکثریت علماء باوجود کہ اس مسلک سے تعلق ہے پھر بھی ان تمام عقائد و نظریات اور کفریہ عبارات کو صحیح نہیں سمجھتے۔ اور ان کو دین اسلام کے بنیادی عقائد سے متصادم خیال کرتے ہیں۔ لیکن ہم پیر محمد چشتی سے گذارش کریں گے کہ ذرا ہمیں صرف چند ذمہ دار علماء کے نام بتا دیں جو کہ باوجود مسلک دیوبند، الحدیث اور شیعہ سے تعلق رکھنے کے مذکورہ بالا عقائد و نظریات کو کفر قرار

دیتے ہوں اور ان عقائد ونظریات رکھنے والوں پر کفر کے فتوی کی تصدیق کرتے ہوں۔ ہم ذمہ داری سے عرض کر دیتے ہیں کہ آپ کو ڈھونڈ نے سے ایک بھی دیوبندی، وہابی یا شیعہ عالم نہیں ملے گا جو اپنے اکابرین کے کفریہ اقوال کو کفر کہتا ہو اور ان قائلین کو کافر قرار دیتا ہو۔ چشتی صاحب دور نہ جایئے ذرا صوبہ سرحد میں مولوی فضل الرحمٰن سے ہی ان عقائد ونظریات جن کی زد براہ راست ضروریات دین پر پڑتی ہے پر فتوی کفر کی تصدیق کروا کر دیکھ لیں۔ مثلاً اشرف علی تھانوی کی کتاب حفظ الایمان کی متنازعہ عبارت براہین قاطعہ، فتاوی رشیدیہ، تحذیر الناس اور تقویۃ الایمان وصراط مستقیم کی متنازعہ اور کفریہ عبارات کے بارے پوچھ لیں کہ وہ ان کو غلط اور کفریہ قرار دیتے ہیں کہ نہیں یقیناً وہ ان تمام عبارات کو صحیح قرار دیتے ہیں اور ان کے موید ومصدق ہیں تو پھر میں چشتی صاحب سے ایک سوال کروں گا کہ آپ کے خیال میں وہ من شک فی کفرہ وعذابہ فقد کفر کے فتوے میں آتے ہیں کہ نہیں اور آپ ان لوگوں سے حقیقی اتحاد کی خواہش رکھتے ہوئے قرآن وحدیث کے واضح فرامین روگردانی کرتے ہیں کہ نہیں؟

پیر محمد چشتی اور حسین احمد دیوبندی کے شاگرد کے مرید کی فاتحہ خوانی

ہم پچھلے صفحات میں ضمناً اس بات کی طرف اشارہ کر آئے ہیں کہ ہم پیر محمد چشتی کے عمل سے بھی ثابت کریں گے کہ دیوبندی حضرات سے میل ملاپ اور فاتحہ خوانی وغیرہ کرنا پیر محمد کا معمول ہے۔

آیئے حوالہ کیلئے پیر محمد چشتی کی سرپرستی میں شائع ہونے والے رسالہ ''آواز حق'' کو کھولتے ہیں۔

یہ اس وقت میرے سامنے جنوری ۲۰۰۴ء کا ''آواز حق'' ہے۔ اس کے صفحہ نمبر ۲۶ اور نمبر ۲۷ پر ایک واقعہ لکھا ہے بظاہر تو اس سے پیر محمد نے اپنے اعلائے کلمۃ الحق بلند کرنے کا دعوی کیا ہے ہوا یوں کہ پشاور کے ایک سادات گھرانے میں فوتگی ہوئی اور وہاں پیر محمد فاتحہ خوانی کیلئے گیا تو وہاں پر ان کا پیر جو صوبہ سرحد سے ہی تعلق رکھتا ہے اور دیوبندی مسلک پر کاربند اور دیوبندی مسلک کا پرچارک ہے وہ بھی اپنے ان مریدوں کے گھر فاتحہ کیلئے آیا ہوا تھا ناظرین اس کے ساتھ ساتھ یہ بھی ذہن میں رکھیں مذکورہ پیر مشہور دیوبندی

معاند حسین احمد دیوبندی کا شاگرد رشید بھی ہے۔ وہاں پر پیر محمد نے عالم الغیب کے عمل کرنے کے متعلق بقول چشتی پیر دیوبندی کو سرزنش کی وغیرہ وغیرہ۔(مفہوم عبارت آوازِ حق'' جنوری ۲۰۰۴ء)

ناظرین کی توجہ طلب بات یہ ہے کہ ذرا اندازہ کریں کہ وہ پیر جس کا استاد مشہور معاند حسین احمد دیوبندی کا شاگرد ہو اور پیر محمد چشتی کو اعتراف ہے کہ وہ پیر ہے بھی دیوبندی مسلک کا پرچارک تو جو اس کا مرید ہو گا کیا وہ سنی صحیح العقیدہ ہو گا یقیناً وہ ضرور دیوبندی ہو گا اور دیوبندی بھی صرف نام کا نہیں بلکہ کٹر دیوبندی ہو گا کیونکہ حضرات آپ جانتے ہیں کہ دیوبندی حضرات اپنے مسلک میں کسی قدر کٹر ہوتے ہیں اور پھر حسین احمد دیوبندی کا شاگرد اپنے مریدوں کو عقائد دیوبند کی تبلیغ نہ کرتا ہو یہ بات ماننے کے قابل نہیں۔ قارئین کی توجہ چاہوں گا حضرات یہ حسین احمد دیوبندی وہ ہے جس نے امام اہلسنّت مجدد دین وملت عاشق غوث الوریٰ امام احمد رضا خاں محدث بریلوی رحمۃ اللہ علیہ کے خلاف شہاب ثاقب نام کی کتاب لکھی اور اس کتاب میں سینکڑوں گالیاں امام اہلسنّت کو دی ہیں اور اس کتاب میں کتابوں کے صفحے اور مطبع اور کتابوں کے نام تک اپنے ذہن سے اختراع کر لیے اور انہی کتابوں میں سے ایک کتاب مراۃ الحقیقۃ سیدنا غوث اعظم رضی اللہ عنہ کے نام نامی سے منسوب کر دی ایسا کذاب اور کٹر حسین احمد دیوبندی جس کے شاگرد کے مرید کی فاتحہ کیلئے پیر محمد چشتی تشریف لے جاتا ہے شہاب ثاقب کے لیے رد کیلئے ملاحظہ ہو مفتی اجمل صاحب سنبھلی علیہ الرحمہ کی کتاب ''رد شہاب ثاقب''

اس طرح کے کٹر قسم کے دیوبندیوں سے معاملات وتعلقات کس بات کی غمازی کرتے ہیں؟ آیا پیر محمد صحیح العقیدہ سنی حنفی بریلوی ہے یا در پردہ دیوبندی نواز اور دیوبندی؟

ع   کچھ تو ہے جس کی پردہ داری ہے

بد مذہب اور گمراہ لوگوں کو دعائیہ کلمات سے یاد کرنا

پیر محمد چشتی تمام مکاتب فکر میں ہر دلعزیز بننے اور دنیا کمانے کیلئے اپنی تحریروں میں بد مذہب اور گمراہ لوگوں کو دعائیہ کلمات کے ساتھ لکھتا ہے مثلاً

☆......(۱) مودودی مرحوم (''آوازِ حق'' صفحہ نمبر ۷ ۲۰۰۲ء نومبر)

☆......(۲) مولانا کوثر نیازی مرحوم ("آوازِ حق" صفحہ نمبر ۴۰ ۲۰۰۲ء فروری)

☆......(۳) مفتی شفیع مرحوم ("آوازِ حق" صفحہ نمبر ۲۷ ۲۰۰۲ء نومبر)

☆......(۴) مولوی الیاس مرحوم (ماہنامہ "آوازِ حق" صفحہ نمبر ۴۰ دسمبر ۲۰۰۲ء)

لغت میں مرحوم کے سات عدد معنی لکھے ہوئے ہیں جن میں (۱) رحمت کیا گیا (۲) بخشا گیا (۳) مغفور (۴) جنتی (۵) مرا ہوا (۶) فوت شدہ (۷) متوفی

(فیروز اللغات صفحہ ۱۲۲۶)

اب اگر پیر محمد چشتی سے پوچھا جائے کہ مذکورہ بالا اشخاص کو آپ مرحوم لکھ رہے ہیں حالانکہ ان کے اگر عقائد کو دیکھا جائے تو یہ دیوبندی عقائد کے پرچارک ہیں اور مودودی صاحب تو دیوبندی عقائد کے پابند ہونے کے ساتھ کچھ انفرادی عقائد بھی رکھتے تھے جو کہ اس کے گمراہ اور بددین ہونے کیلئے کافی ہیں۔ تو یقیناً پیر محمد چشتی بطور تقیہ اور سنیوں کو فریب دینے کیلئے یہی آخری معنی ہی کہے گا۔ لیکن پیر محمد چشتی کی دوسری تحریری اور دیوبندیوں سے میل ملاپ اور ان سے حقیقی اتحاد کی خواہش کو مدنظر رکھ کر اسی نتیجہ پر پہنچنا مشکل نہیں ہے کہ پیر محمد چشتی ان حضرات کو مرحوم کے رحمت کیا گیا، بخشا گیا، مغفور اور جنتی کے معنوں میں ہی لے رہا ہے تا کہ دیوبندیوں کو خوش کیا جائے۔ اگر سنیوں نے پوچھ لیا تو فوراً کہہ دوں گا کہ میں تو متوفی کے معنوں میں لکھتا ہوں ہمارے یا اس دعوی پر ایک اور دلیل بھی ہے کہ پیر محمد کی چترالی زبان میں تقریر کی ایک کیسٹ ہمارے پاس محفوظ ہے جس میں اس نے دیوبندی، رائے ونڈیوں کو رائے ونڈ کے بزرگ کہا ہے۔ چترالی زبان میں اس تقریر میں چشتی صاحب نے دل کھول کر اہلسنّت کے خلاف بھڑاس نکالی ہے اور کہا کہ اگر رائے ونڈ کے بزرگ ان کو تبلیغ نہ کریں تو سنی مزارات پر جو شرک کر رہے ہیں تو پھر یوں ہو جائے وغیرہ وغیرہ مقصد ہمارا کہنے کا یہ ہے کہ رائے ونڈ کے بزرگ جیسے الفاظ استعمال کرنا اس بات کی دلیل ہیں کہ مرحوم وغیرہ بھی رحم کیا گیا معنوں میں ہی استعمال کرتا ہے۔ آیئے ذرا مودودی صاحب کے عقائد کی ایک جھلک دکھا دوں۔

مودودی کے عقائد کی جھلک

"محمد ﷺ کو خدا نے اپنا ایلچی مقرر کیا ہے۔" (خطبات ص ۲۸)

۲۔ "صحرائے عرب کا یہ ان پڑھ بادیہ نشین، دورِ جدید کا بانی اور تمام دنیا کا لیڈر ہے۔" (تفہیمات ص ۲۱۰)

۳۔ یہ قانون ریگستان عرب کے ایک ان پڑھ چرواہے نے دنیا کے سامنے پیش کیا۔" (کتاب پردہ ص ۱۵۰)

۴۔ "نبوت کے منصب پر سرفراز ہونے (۴۰ سال) سے پہلے آپ اس بات سے بالکل بے خبر تھے کہ آپ نبی بنائے جانے والے ہیں ترجمان القرآن اکتوبر ۱۹۷۳ء۔

۵۔ "حضور کے والدین کے بارے میں کوئی تصریح نہیں ملتی کہ انہیں صحیح معنوں میں مومن و مسلم مان لیا جائے۔" (ترجمان القرآن جلد ۶۹ عدد ۴ ص ۶۲)

۶۔ "جو لوگ جہالت اور نابینائی کے باعث رسول عربی کی صداقت کے قائل نہیں ہیں مگر انبیاء سابقین پر ایمان رکھتے ہیں اور تقوی کی زندگی بسر کرتے ہیں ان کو اللہ کی رحمت کا اتنا حصہ ملے گا کہ ان کی سزا میں تخفیف ہو جائیگی۔"

(تفہیمات ص ۱۷۰)

۷۔ "آنحضرت (ﷺ) کو بانی اسلام تک کہہ دیا جاتا ہے۔ دراصل یہ ایک بہت بڑی غلط فہمی ہے۔" (دینیات ص ۳۶)

۸۔ "یہ کانا دجال وغیرہ تو سب افسانے ہیں۔ جن کی کوئی شرعی حیثیت نہیں کیا ساڑھے تیرہ سو برس کی تاریخ نے یہ ثابت نہیں کر دیا کہ حضور کا اندیشہ صحیح نہیں تھا۔" (رسائل و مسائل ص ۵۳، ۵۴)

۹۔ ہم اپنے مسلک اور نظام کو کسی خاص شخص کی طرف منسوب کرنے کو ناجائز سمجھتے ہیں۔ مودودی تو درکنار ہم تو اس مسلک کو "محمدی" کہنے کیلئے بھی تیار نہیں۔

(رسائل و مسائل جلد ۴ ص ۴۳۷)

مودودی صاحب کے چند عقائد ونظریات بطور نمونہ پیش کر دیئے ہیں مزید تفصیل کیلئے مندرجہ ذیل کتب کی طرف رجوع کریں اور مودودی عقائد ونظریات کی جھلک ملاحظہ فرمائیں۔

۱۔ مودودی حقائق علامہ ابوداؤد محمد صادق صاحب۔

۲۔ جماعت اسلامی کا شیش محل از علامہ مشتاق احمد نظامی صاحب۔

۳۔ پیر محمد چشتی کے استاذ محترم (بحوالہ ندائے اہلسنّت پیر و مرشد) علامہ سید احمد سعید کاظمی کی کتاب آئینہ مودودیت از علامہ کاظمی۔ مقالات کاظمی جلد دوم ص ۴۸۰

مودودی کے بعد آپ دیکھیں کوثر نیازی بھی مکتبہ دیوبند سے تعلق رکھتے تھے۔

اور مفتی شفیع صاحب اور مولوی الیاس صاحب (بانی جماعت تبلیغی) بھی دیوبندی جماعت کے سرکردہ علماء میں سے ہیں کیا یہ دونوں حضرات مولوی اشرفعلی تھانوی کی تحریر کردہ عبارت مندرجہ حفظ الایمان یعنی "پھر یہ کہ آپ کی ذات مقدسہ پر علم غیب کا حکم کیا جانا اگر بقول زید صحیح ہو تو دریافت طلب امر یہ ہے کہ اس غیب سے مراد بعض غیب ہے یا کل غیب، اگر بعض علوم غیبیہ مراد ہیں تو اس میں حضور ہی کی کیا تخصیص ہے، ایسا علم غیب تو زید و عمر بلکہ ہر صبی (بچہ) و مجنون (پاگل) بلکہ جمیع حیوانات و بہائم کے لیے بھی حاصل ہے۔"

قارئین یہ وہ عبارت ملعونہ ہے جس پر تمام علمائے اسلام کا فتوی کفر ثبت ہے اور اس کے قائل کو کافر قرار دیا گیا ہے لیکن مذکورہ بالا دونوں شخصیات (مولوی الیاس، مفتی شفیع) اس عبارت کو صحیح اسلامی سمجھتے ہیں اور اس کے محرر کو اپنا مقتدا و پیشوا تسلیم کرتے ہیں تو پیر محمد بتائیں فتوی مبارکہ من شک فی کفرہ و عذابہ فقد کفر کی زد میں دونوں حضرات آتے ہیں کہ نہیں۔

اور مولوی الیاس کا بیان "مولانا الیاس اور ان کی دینی دعوت" نام کی کتاب میں چھپ چکا ہے کہ جب انہوں نے تبلیغی جماعت بنائی تو اپنی دلی خواہش کا اظہار اس طرح کیا کہ میں چاہتا ہوں کہ طریقہ تبلیغ میرا ہو اور تعلیم حضرت تھانوی کی۔ ناظرین تھانوی کی تعلیم کی ایک جھلک آپ ملاحظہ فرما چکے اگر تھانوی صاحب کے عقائد و نظریات کو زیر بحث لاؤں تو مضمون خاصا طویل ہو جائے گا۔ صرف آپ حضرات کو یہ دکھانا مقصود ہے کہ پیر محمد چشتی کے محبت و الفت کے ڈانڈے کن کن لوگوں کے ساتھ ملتے ہیں۔ اور حالت یہ بن گئی ہے۔

ع صاف چھپتے بھی نہیں سامنے آتے بھی نہیں

اس طرح جب میرے واقف کار ساتھی نے پیر محمد سے یہ استفسار کیا کہ آپ ان لوگوں کو مرحوم کیوں لکھتے ہیں تو موقع و محل کی مناسبت سے کہہ دیا کہ میں تو مرحوم کو متوفی کے معنوں میں لکھتا ہوں حالانکہ درحقیقت یہ پیر محمد کا تقیہ ہے۔ اگر آپ آوازِ حق کو ملنے والی

ڈاک کا صفحہ پڑھیں گے تو آپ کو معلوم ہو گا کہ وہاں زیادہ تر مسلک دیوبند سے تعلق رکھنے والے لوگوں کے تعریفی کلمات سے بھرپور خطوط ہوتے ہیں جنہوں نے پیر محمد چشتی کے مضامین کی تعریف میں زمین و آسمان کے قلابے ملائے ہوتے ہیں۔ اگر آپ متصلّب سنی ہیں اور علمائے بریلی سے عقیدت رکھتے ہیں تو یہ سمجھ سے بالاتر بات ہے کہ آپ حلقہ دیوبند میں اس قدر مقبول ہوں۔

ے بات وہ کہیئے جس کے سو پہلو ہوں
کوئی پہلو تو رہے بات بدلنے کیلئے

رسالہ آوازحق کے ممدوح حاجی ابوداؤد محمد صادق مدظلہ کی صلح کلیت کے بارے رائے

پچھلے صفحات میں جس قدر حوالہ جات سے ہم نے ثابت کیا ہے کہ پیر محمد چشتی تمام مکاتب فکر بلا استثنا فرقہ ہائے باطلہ سے اتحاد اور صلح کلیت کا داعی ہے ذرا اب ہم "آوازحق" کے حوالہ سے ایسے عالم دین کی گواہی پیر محمد چشتی کے ان تمام اہلسنّت کیلئے زہر ہلاہل نظریات کے رد میں پیش کرتے ہیں۔ جس کے صادق اللہجہ ہونے کا چشتی صاحب کو اقرار ہے۔

یاد رہے پیر محمد کے زیر سرپرستی شائع ہونے والے ماہنامہ کے اپریل ۲۰۰۴ء کے شمارے میں مولانا محمد صادق آف گوجوانوالہ کے بارے لکھا ہے۔

☆...... ابوداؤد محمد صادق جیسے صادق اللہجہ مخلصین بھی درجنوں کی تعداد میں ان گمراہیوں کے خلاف مصروف تبلیغ ہیں۔

(ماہنامہ "آوازِ حق" اپریل ۲۰۰۴ء ص ۴۰)

اب آیئے آپ کے نزدیک جو "صادق اللہجہ" ہیں اور وہ کسی جماعت یا کسی شخص کے قول و فعل کا رد فرماتے ہیں تو آپ کے نزدیک بھی ضرور وہ گمراہی اور وہ شخص گمراہ تو ذرا دھیان سے سنیئے۔ ! (ماہنامہ رضائے مصطفٰے گوجرانوالہ ستمبر ۲۰۰۲ء)

مذکورہ رسالے میں مندرجہ ذیل عنوان کے تحت مولانا محمد صادق صاحب لکھتے ہیں۔

حاجی ابوداؤد محمد صادق صاحب کا فتوی پیر محمد چشتی کی عبارتوں کو پیش نظر رکھ جو دیا گیا ہے اسے آخری صفحات میں ملاحظہ فرمائیں۔

لمحہ فکریہ "تمہیں یاد ہو کہ نہ یاد ہو"

اس عنوان کے تحت گزشتہ ادوار میں مختلف تحریکوں کا حوالہ دے کر اور پھر آخر کار ان تمام تحریکوں کا کیا انجام ہوا اور اہلسنت کا ان قومی اتحادوں میں شامل ہونے سے کیا نقصان ہوا ان سب کا تذکرہ کر کے آخر پر لکھتے ہیں۔

☆...... "اب وہی تاریخ متحدہ مجلس عمل پھر دہرا رہی ہے عقیدہ و مسلک کے امتیاز و سنی تشخص کی بجائے ہاتھوں میں ہاتھ ڈال کر صلح کلیت و یک جہتی کو فروغ دیا جا رہا ہے، خوش عقیدہ و بدعقیدہ اور سنی و غیر سنی کی حد شکنی کی جا رہی ہے۔

بہر حال اس طرح کوئی حقیقی کامیابی متوقع ہوسکتی ہے؟ ہرگز نہیں انجام وہی ہوگا جو قومی اتحاد کا انجام ہوا تھا کیونکہ آزمودہ را آزمودن جہل است۔

خلاف پیغمبر کسے راہ گزید   کہ ہرگز بمنزل نخواہد رسید (ﷺ)

مجدد الف ثانی کا پیغام، صلح کلیوں کے نام

ماہنامہ رضائے مصطفے ﷺ گوجرانوالہ اپریل ۲۰۰۳ ص ۱۱

آپ کے ممدوح اور بقول آپ کے صادق البجہ مولانا محمد صادق صاحب آف گوجوانوالہ نے اپنے رسالے میں "مجدد الف ثانی کا پیغام، صلح کلیوں کے نام" کے عنوان کے تحت ایک طویل مضمون بھی شائع کیا ہے جس میں مجدد الف ثانی کے نظریات جو صلح کلیت کیلئے زہر قاتل ہیں نقل کیے ذرا یہ مضمون پہلی ہی فرصت میں ملاحظہ فرمالیں کیونکہ یہ سارا مضمون تو یہاں نقل نہیں کرسکتا بخوفِ طوالت لیکن ایک دو حوالہ نقل کر دیتا ہوں۔

۱۔ جس نے کافروں کی عزت کی اس نے مسلمانوں کو ذلیل کیا۔ کافروں اور منافقوں کو کتوں کی طرح دور رکھنا چاہیے۔ (مکتوب ۱۶۳ جلد اول ص ۱۶۵)

۲۔ خدا اور رسول کے دشمنوں کے ساتھ میل جول بہت بڑا گناہ ہے۔ خدا اور رسول کے دشمنوں کے ساتھ دوستی اور الفت خدا اور رسول کی دشمنی اور عداوت تک پہنچا دیتی ہے۔ جل جلالہ وصلی اللہ علیہ وآلہ وسلم۔ (مکتوب ۱۶۳ جلد اول ص ۱۶۶)

۳۔ ایک شخص اسی گمان میں رہتا ہے کہ وہ مسلمان ہے اور اللہ و رسول پر ایمان رکھتا

ہے لیکن نہیں جانتا کہ اس قسم کے برے اعمال (یعنی خدا و رسول کے دشمنوں کے ساتھ دوستانے یارانے) اس کے اسلام و ایمان کو فنا کر دیتے ہیں۔

(مکتوب ۱۶۳ جلد ا ص ۱۶۶)

اس طرح کے بیشمار حوالے نقل کرنے کے بعد "صادق البجہ" لکھتے ہیں سبحان اللہ: حضرت مجدد الف ثانی شیخ احمد سرہندی علیہ الرحمتہ نے غیرت ایمانی و جذبہ فاروقی کے ساتھ بد مذہب اور بدعقیدہ فرقہ کے لوگوں سے نفرت و پرہیز کرنے کیلئے سنیوں کو اپنے مذہب وعقیدہ کے تحفظ کے لیے بھی کیسی تاکیدی ہدایت فرمائی ہیں جس کے برعکس صلح کلی مولوی و لیڈروں کا بدمذہب و گستاخ لوگوں سے کتنا قرب و میل ملاپ ہے کس طرح مصافحہ و معانقہ کرتے اور تصاویر بنواتے اور دعوتیں اڑاتے ہیں۔ اب آپ کے ممدوح آپ جیسے مولوی حضرات سے بچنے کی اس طرح تاکید کرتے ہیں۔

باغیرت سنیو! صلح کلیوں کی گمراہ کن روش سے بچو اپنے ایمان و مسلک کو خطرہ میں نہ ڈالو، مجددی رضوی مسلک اپناؤ اور مجددی ہدایات کے ساتھ ساتھ امام احمد رضا بریلوی کی نصیحت بھی یاد رکھو۔

دشمن احمد پہ شدت کیجیے   ملحدوں کی کیا مروت کیجیے

(ماہنامہ رضائے مصطفے ﷺ گوجرانوالہ اپریل ۲۰۰۳ء ص ۱۱،۱۲)

کیوں چشتی صاحب مولانا محمد صادق صاحب کے اس تحقیقی مضمون کی روشنی میں ذرا تم بھی آئینہ دیکھو کہ تمہارا کردار عمل کیا ہے کبھی دیوبندیوں سے اتحاد اور کبھی شیعوں سے اتحاد۔

اور پھر مولوی حسین احمد دیوبندی کے شاگرد رشید کے خاص مرید کی فاتحہ خوانی کیلئے جانا ان سے میل جول کی واضح دلیل ہے اور مجدد الف ثانی علیہ الرحمتہ کے مکتوب کی روشنی میں ان سے میل ملاپ خدا جل جلالہ اور رسول اللہ ﷺ کی عداوت اور دشمنی تک پہنچا دیتا ہے۔ (مکتوب ۱۶۳ جلد اول ص ۱۶۶)

میرے خیال میں ان بدمذہب اور بدعقیدہ لوگوں سے میل ملاپ اور ان سے حقیقی اتحاد کی خواہش کی نحوست ہے کہ مولوی پیر محمد چشتی علمائے اہلسنت و اولیاء ملت کے خلاف گاہے بگاہے زہر اگلتا رہا ہے۔ اور دشمنان اہلسنت کی تقویت کا باعث بنتا ہے۔ ہم حوالہ کیلئے آواز حق پیش کرتے ہیں۔

اس بات کی تصدیق کیلئے آپ ''آوازِ حق'' کے ماہ جنوری ۲۰۰۴ء ماہ مئی ۲۰۰۳ء، جون ۲۰۰۳ء اپریل ۲۰۰۴ء وغیرہ کے رسالے اٹھا کر دیکھیں کہ پیر محمد چشتی نے اپنے ذہن سے کیسی کیسی کہانیاں اور افسانے تراشے ہیں اور منکرین اولیاء کی تقویت کا باعث بنے ہیں ذرا اپنے ہی قائم کردہ اصول کے مطابق اپنے اس طرح کے مضامین کے بارے غور فرمائیں کہ کہیں آپ حرام کے مرتکب تو نہیں ہو رہے۔ آپ کی ریکارڈ تقریر میں آپ نے اصول بیان کیا ہے ایسا کوئی بھی قول و عمل جو فی نفسہ تو جائز ہو لیکن اہل باطل اور دشمن اس کی آڑ میں اہل حق کو بدنام کریں تو وہ ناجائز ہو جاتا ہے حرام ہو جاتا ہے تو بتائیے آپ کے اس مضمون سے وہابی دیوبندی دشمنان اولیاء اللہ فائدہ اٹھا کر سنیوں کو ورغلا رہے ہیں کہ نہیں؟ کہ دیکھو جی تمہارے اتنے بڑے مولوی صاحب جب خود لکھ رہے ہیں یہ اتنے بڑے بڑے سجادہ نشین حضرات فراڈ ہیں وغیرہ وغیرہ۔ تو آپ کیوں ان اللہ والوں کے پاس جاتے ہو۔ بلکہ چشتی صاحب نے تو ۹۵ فیصدی فراڈی ہیں تک کہا ہے۔

پیر محمد چشتی کی چھپی خارجیت

چشتی صاحب جب بھی کوئی مسئلہ بیان کرتے ہیں تو اس کو اس طرح الجھا کر اور گھما پھرا کر بیان کرتے ہیں کہ سننے والا اس کو غلط کہتے ہوئے بھی اس کے خلاف بولنے سے ہچکچاتا ہے۔ مثلاً حضرت علی رضی اللہ عنہ کے متعلق حضرت کی تقریر دلپذیر سن کر دیکھیں تو چشتی صاحب لا تقولوا راعنا والی آیت سے استدلال کرتے ہوئے آہستہ آہستہ حضرت علی رضی اللہ عنہ کے نعرہ یا علی رضی اللہ عنہ کی حرمت کو ثابت کرنے لگ گئے اور اسی تقریر میں اس کو جائز بھی کہتے ہیں اور پھر بیک وقت اسے حرام بھی ثابت کرنے کے در پے ہیں دلیل یہ دیتے ہیں کہ نعرہ علی میدان کارزار میں لگانا چاہیے سنی مجالس اور جلسوں میں جو یا علی یا علی کا نعرہ لگاتے ہیں وہ اہلسنت کی بدنامی کا سبب ہے۔ کیونکہ دیوبندی وہابی لوگوں کو ورغلاتے ہیں کہ دیکھو یہ سنی ہیں جو کہ یا علی یا علی کہتے ہیں اور یا پھر شیعہ ہیں اس لیے یہ شیعہ اور سنی ایک ہیں اور اس طرح لوگوں میں اہل حق اہلسنت و جماعت بدنام ہو جاتے ہیں اور جو کام اہل حق کی بدنامی کا سبب بنے اور اہل حق کو اس کی آڑ میں کمزور کیا جائے تو اہل حق کیلئے اس قول و فعل کو چھوڑ دینا چاہیے اور وہ قول و عمل حرام ہو جاتا ہے۔ وغیرہ وغیرہ۔

بحوالہ (ریکارڈ تقریر دوران تفسیر قرآن سالانہ ۲۰۰۴ء بمقام جامعہ نعمانیہ لاہور)

اس سے آگے صفحہ 50 پر

جماعت حنفی بریلوی نہیں ہے باقی سب ٹھیک ہے۔

رائے ونڈیوں کی وکالت اور مسلک اہلسنت سے غداری

جنوری ۲۰۰۵ کا شمارہ آوازِ حق میرے سامنے ہے اور اس کا باب الاستفسارات پڑھ کر سوچ رہا ہوں کہ یا الٰہی کیا یہ مضمون کسی سنی حنفی بریلوی کا لکھا ہوا ہے کہ کسی وہابی دیوبندی رائے ونڈی کا ہے۔ حالانکہ اس سوال کا جواب دینے سے پہلے اگر اس کا پس منظر ذہن میں رکھا جاتا تو چشتی صاحب کا فرض بنتا تھا کہ وہ اگر بریلوی مسلک سے تعلق رکھتے ہیں تو ان کو جواب اس طرح سے دیتے کہ ان کے عقیدے کا رد اور اہلسنت کے مسلک کا دفاع ہوتا۔ لیکن چشتی صاحب نے تو قسم کھا رکھی ہے کہ اہلسنت کی دشمنی کا کوئی موقع ہاتھ سے نہیں جانے دیتے۔ تو قارئین ہم پہلے اس سوال اور پھر چشتی صاحب کے جواب کا خلاصہ پیش کر دیں پھر اس پر ہمارا تبصرہ اور اہلسنت و جماعت کا دفاع ملاحظہ فرمائیے گا۔ کسی مولوی نے پیر محمد چشتی کو خط لکھا کہ میں ایک مسجد میں امام ہوں اور وہاں پر ایک سنی العقیدہ شخص نے ایک کتبہ لکھوا کر لگوایا ہے جس کی تحریر مندرجہ ذیل ہے۔ اوپر آیت لکھی ہے۔ انما ولیکم اللہ ورسولہ والذین اٰمنوا'' اور نیچے ترجمہ یہ لکھا ہے۔

ترجمہ: بے شک اللہ اور اس کا رسول اور ایمان والے (اولیاء تمہارے مددگار ہیں)''

جب یہ کتبہ مسجد پر لگایا گیا اس کے بعد تبلیغی جماعت والے آئے اور انہوں نے اس کتبے پر اعتراض کیا کہ یہ ترجمہ غلط ہے۔ جس پر سنی عوام نے کہا کہ یہ ترجمہ ٹھیک ہے انجام کار نمازیوں میں اس کتبہ کی وجہ سے اختلاف پیدا ہو گیا اور کچھ لوگ مسجد چھوڑ کر چلے گئے اب میں آپ سے فتوی حاصل کرنا چاہتا ہوں کہ آیا یہ کتبہ جائز ہے کہ ناجائز اگر جائز ہے تو ہمیں اختلاف کرنے والوں کی کوئی پرواہ نہیں ہے اور اگر ناجائز ہے تو ہم کو اس کتبے کو ہٹانے پر کوئی اعتراض نہیں ہے۔

اب اس سوال کے بعد جو چشتی صاحب نے جواب ارشاد فرمایا ہے اور جس طرح رائے ونڈیوں تبلیغیوں دیوبندیوں بد مذہبوں کی وکالت کی ہے اور اپنے خبث باطن کا ثبوت دیا ہے اس کا مختصراً خلاصہ عرض کر دوں۔

چشتی صاحب فرماتے ہیں کہ یہ کتبہ ناجائز ہے اور اس کا یہ ترجمہ کرنا بالکل غلط و

اس سے آگے صفحہ 52 پر

ہم تو اس کو چشتی صاحب کی چھپی ہوئی خارجیت ہی کہیں گے کہ بغض علی کو ظاہر کرنے کیلئے موصوف نے اتنے پاپڑ بیلے ہیں اور نعرہ علی کی مخالفت میں لاتقولوا راعنا سے گھما پھرا کر استدلال کیا ہے۔ محض اس طرح سے کوئی چیز حرام ہو جاتی تو اہل باطل تو اہل حق کی ہر بات کے خلاف غلط پراپیگنڈا کر کے اہل حق کو بدنام کرتے رہتے ہیں تو کیا اہل باطل کے پراپیگنڈے سے بچنے کیلئے وہ تمام کام چھوڑ دیئے جائیں گے۔ اسلامی سزاؤں کے بارے میں کافروں کا پراپیگنڈا تو ہر کسی کو معلوم ہے تو کیا ان کے اس غلط پراپیگنڈہ کی وجہ سے آپ فتوئی صادر فرمائیں گے کہ اسلامی سزاؤں پر عمل کرنا حرام ہے۔ وغیرہ وغیرہ اختصار ملحوظ ہے ورنہ اس طرح کی مثالوں کا انبار لگا دیتا۔ قارئین ہمیں تو یہاں پر رشید احمد گنگوہی علیہ ماعلیہ کا وہ فتوی یاد آ گیا جس میں چشتی صاحب کی طرح دشمنی اہل بیت کے اظہار کیلئے گنگوہی صاحب نے یہی طریقہ اختیار کیا تھا۔ ملاحظہ ہو۔

☆...... ''محرم میں ذکر شہادت امام حسین کرنا اگر چہ بر روایات صحیحہ بھی ہو تو حرام ہے۔
تشبہ روافض کی وجہ سے

''فتاوی رشیدیہ''
رشید احمد گنگوہی دیو بندی

اس فتوی پر علمائے اہلسنت اعتراض کرتے ہیں اور اس کا بھر پور رد کیا گیا ہے کہ یہ فتوی غلط ہے باطل ہے مردود ہے۔

اس طرح جناب کا اگر اس آیت سے یہ استدلال کر کے نعرہ علی کو ناجائز ٹھہرانا اگر صحیح ہے تو جناب والا آپ نے جو تقیہ کو جائز کہا ہے (جس طرح تقیہ کے شیعہ قائل ہیں) تو کیا اسی اصول سے لوگ سنیوں کو بدنام نہیں کریں گے کہ دیکھو ہم نہ کہتے تھے کہ شیعہ سنی بھائی بھائی ہیں دیکھو شیعہ کا اہم مسئلہ تقیہ ہے اور سنی عالم بھی اس تقیہ کو جائز کہہ رہا ہے۔ تو بتائیے تقیہ کو جائز کہہ کر آپ کس فرقے کے فروغ کا سبب بن رہے ہیں اور اہل حق کی بدنامی ہوئی کہ نہ۔ اور اس کے ساتھ آپ کے رسالے کا مضمون ولایت و کرامت اور شریعت و عوام جس میں آپ نے خوب اہلسنّت کو کوسا ہے اور پیروں سے لوگوں کو متنفر کرنے کی سعی لا حاصل کی ہے اس سے بھی سنی لوگوں کو وہابی بدنام کر رہے ہیں تو کیا اس مضمون کی شرعی حیثیت بھی آپ کے بنائے گئے قاعدے کے مطابق حرام ہے کہ صرف ناجائز؟ یا پھر

آپ کیلئے جائز ہے اپنا حرام و حلال کا پیمانہ ایک ہی رکھیے گا آپ وہ بات نہ کریں کہ اپنے لیے ہری کتاب اور دوسروں کیلئے لال کتاب۔

آپ نے تقیہ کے جواز کا مسئلہ شاید اس لیے گھڑا ہو کہ آپ کے قول وعمل میں جو تضاد ہے اس کے جواز کی کوئی صورت نکل آئے مثلاً آپ تو پہلے پہل پیر سیف الرحمٰن کو بھی قیوم زمان تک کہتے اور لکھتے رہے۔ لیکن جب اس کے خلاف ہوئے تو پتہ نہیں کیا کیا بنا ڈالا۔ ہمیں پیر سیف الرحمٰن افغانی سے کوئی سروکار نہیں ہے ہم تو ان کے غلط عقائد کو بھی غلط سمجھتے ہیں۔ ہم تو آپ کی بات کر رہے ہیں کہ دعوی تو آپ کو ہے کہ ہم فتاوی رضویہ اور اعلی حضرت کے تمام فتاوی پر عمل کرتے ہیں اور دوسرے سارے مولوی اپنی پسند کی چیزوں کو تو اعلی حضرت کا نام لے کر پیش کرتے ہیں لیکن جو ان کے خلاف جاتی ہیں ان کو چھوڑ جاتے ہیں۔ حضرت ہم آپ کی تصحیح کیلئے یہ بھی عرض کر دیں کہ اعلی حضرت رحمتہ اللہ علیہ نے اپنے فتاوی کی جلد نمبر ۱۵ میں کسی کو قیوم کہنے کو کفر لکھا ہے۔ ملاحظہ فرمائیں۔

آئمہ فرماتے ہیں کہ غیر خدا کو قیوم کہنا کفر ہے۔

اذا اطلق علی المخلوق من الاسماء المختصة بالخالق نهو القدوس والقیوم والرحمن وغیرها یکفر

ترجمہ: جو اللہ تعالیٰ کے مخصوص ناموں میں سے کسی نام کا اطلاق مخلوق پر کرے، جیسے قدوس، قیوم اور رحمٰن وغیرہ، تو وہ کافر ہو جائے گا۔

اسی طرح اور کتابوں میں ہے، حتی کہ خود اسی شرح فقہ اکبر صفحہ ۲۴۵ میں ہے۔

من قال لمخلوق یا قدوس اوالقیوم اوالرحمن کفر

ترجمہ: جو کسی مخلوق کو قدوس یا قیوم یا رحمٰن کہے کافر ہو جائے۔

فتاوی رضویہ شریف مع تخریج : (جلد ۱۵ ص ۵۶۰)
رضا فاؤنڈیشن، جامعہ نظامیہ رضویہ لاہور

دیکھا اعلی حضرت کا فتوی لیکن آپ جس کو چاہیں قیوم زمان لکھیں جس کو چاہے گمراہ لکھیں آپ کو کوئی پرواہ نہیں ہے اور ہیں آپ بریلوی رضوی؟

جب ہم یہ مضمون لکھ رہے تھے تو ہمیں مولانا محمد صدیق نقشبندی کا وہ فتوی یاد آ رہا تھا جو کہ انہوں نے پیر محمد چترالی کی عبارتوں کو پڑھ کر دیا ہے کہ ''مذکورہ شخص اہلسنّت و

اس سے آگے صفحہ 49 پر

مردود ہے اور جس نے یہ کتبہ مسجد میں لگایا اور اختلاف برپا ہونے کا سبب بنا اس نے فتنے کو ہوا دی اور شریعت کی رو سے وہ لعنتی قرار پاتا ہے۔ یہ کتبہ تو ناجائز ہی ہے اور اس کا ترجمہ بھی غلط ہے لیکن اگر بالفرض یہ ترجمہ بھی ٹھیک ہو تو پھر بھی اسے مسجد میں لگانا ناجائز ہوگا کہ اس سے عوام کے عقیدے خراب ہونے کا اندیشہ ہے۔ اور ہر وہ قول و عمل مسجد میں کرنا ناجائز ہوتا ہے جو کہ مسجد میں باعث نزاع بنے۔

یہ ترجمہ جو کہ مذکورہ کتبے میں کیا گیا ہے وہ کسی طرح بھی درست نہیں ہے اور سیاق و سباق کے لحاظ سے دیکھا جائے تو یہ ترجمہ و معنی و مفہوم باطل و مردود ہے۔ اور یہ معانی و مفہوم اس آیت سے نہ تو عبارۃ النص، اشارۃ النص، دلالۃ النص اور نہ اقتضاء النص نکلتا ہے۔ اس آیت کا یہ معانی و مفہوم و مراد کا کسی طرح کوئی جواز نہیں نکلتا وغیرہ وغیرہ۔

قارئین کرام آپ غور فرمائیں چشتی صاحب کے یہ تمام ارشادات کس مسلک کی ترجمانی کر رہے ہیں۔ اب اس جواب کے متعلق ہماری معروضات پر غور فرمائیں۔

۱۔ سب سے پہلے تو یہ غور کرنا چاہیے کہ جب رائے ونڈیوں تبلیغیوں نے اس آیت کے کتبے پر اعتراض کیا تو ان کے اعتراض کرنے کے پیچھے ایک باقاعدہ عقیدہ ہے جس کی رُو سے وہ اولیاء اللہ اور انبیاء و رُسل عظام علیہم الصلوٰۃ والسلام کی مدد کے منکر ہیں۔ اور اس کو شرک سے تعبیر کرتے ہیں اور اس لیے ان لوگوں نے اس پر اعتراض کیا۔ اب چشتی صاحب فرما رہے ہیں کہ کیونکہ وہ کتبہ مسجد میں لگانا باعث نزاع بنا ہے اس لیے اس کتبے کا مسجد میں لگانا ناجائز ہے اور کتبہ لگانے والا فتنے باز اور لعنتی ہے۔ تو میں عرض کروں گا کہ چشتی صاحب اگر میں یہ کہوں کہ جب کتبہ مسجد میں لگایا گیا تو یہ تو نہیں ہوا کہ ادھر کتبہ مسجد کی دیوار کے ساتھ لگا اور اُدھر لوگ دست و گریبان ہو گئے اس کتبے میں کیا کوئی طلسم تھا یا یہ کوئی طلسمی کتبہ تھا۔ مسجد کی دیوار سے کتبہ لگانا باعث نزاع نہیں بنا بلکہ باعث نزاع تو اس بدبخت منکر استمداد اولیاء و انبیاء علیہم الصلوٰۃ والسلام کا اس ترجمہ پر اعتراض کرنا بنا۔ نہ وہ اس ترجمہ و مفہوم پر اعتراض کرتا اور نہ یہ سارا نزاع بنتا۔ اس نے اعتراض کر کے فتنے کو ہوا دی اور باعث نزاع بنا تو حدیث کی رو سے وہ شخص فتنے باز اور لعنتی ہوا نہ کہ سنی العقیدہ شخص۔ ویسے چشتی صاحب

آپ کو اُس سنی العقیدہ شخص سے کیا دشمنی ہے جو کہ اس کے مقابلے میں رائے ونڈی دیوبندی کی وکالت کر رہے ہو۔

بے خودی بے سبب نہیں غالب
کچھ تو ہے جس کی پردہ داری ہے

چشتی صاحب کہتے ہیں۔

مذکورہ کتبہ کے متعلق شرعی فتوی یہی ہے کہ مسجد جیسے اتحاد بین المسلمین کے مرکز میں نہ صرف یہ ایک کتبہ بلکہ ہر وہ قول و عمل ناجائز ہے جو مسلمانوں کے مابین باعث نزاع بنے۔ (آواز حق جنوری ۲۰۰۵ء ص ۱۷)

ذرا غور فرمائیں تو چشتی صاحب کے اس فتوی کی روح سے تو کوئی کام بھی جائز نہیں ہو سکتا کیونکہ اگر آپ اپنی مسجد میں کوئی بھی مسئلہ بیان کریں گے اس پر کسی نہ کسی کو تو اعتراض ہوگا اور اگر اعتراض ہوگا تو باعث نزاع بھی بنے گا۔ مثلاً اس طرح آپ اپنی مسجد میں نہ رفع یدین کے بارے مسئلہ بیان کر سکتے ہیں نہ اذان کے ساتھ درود و سلام نہ فاتحہ و میلاد اور نہ نور و بشر، نہ علم غیب و حاضر و ناظر، استمداد اولیاء الرحمٰن نہ فضیلت شیخین نہ تقلید آئمہ، وغیرہ وغیرہ۔ تو پھر تو حق و باطل کا پتہ کیسے چلے گا اور ہو سکتا ہے کہ چشتی صاحب کہیں کہ یہ تو فروعی اختلافات ہیں ان کے بیان کرنے سے پرہیز کرنا چاہیے۔ تو میں عرض کرتا ہوں کہ ان مسائل کو اگر بیان کریں تو ہو سکتا ہے کہ کم نزاع و جھگڑا بنے۔ لیجئے آپ اگر دیوبندیوں کی تکفیر والا مسئلہ بیان کریں گے اور اُن کے بڑے بڑے اکابرین کی کفریہ عبارات بیان کر کے ان کے قائلین و مویدین کو کافر کہیں گے تو پھر تو لوگ جھگڑنے کیا مارنے مروانے تک تیار ہو جاتے ہیں۔ تو کیا آپ فرمائیں گے کہ یہ مسئلہ فروعی ہے یہ مسئلہ تو فروعی نہیں ہے یہ تو ہماری بنیادی وجہ اختلاف ہے تو کیا اسے مسجد میں بیان کرنا بھی تمہاری بیان کردہ وجہ سے ناجائز و حرام اور فتنے باز اور لعنتی ہونے کو مستلزم ہے۔ ذرا اپنے اس اصول پر نظر ثانی فرمالیں۔ دوسرا سوال کو مدنظر رکھ کر جواب میں موجود لفظ ''اتحاد بین المسلمین'' پر غور کیا جائے تو معلوم ہوتا ہے کہ آپ رائے ونڈی تبلیغیوں کو مسلمین میں شامل کرتے ہیں۔ تو پھر ہمارا یہ اعتراض جو کہ ہم پچھلے صفات میں وضاحت سے بیان کر آئے ہیں کہ آپ دیوبندیوں وہابیوں شیعہ، سنی، اہلحدیث سب کو اہل اسلام گردانتے ہیں۔ حالانکہ تبلیغی

جماعت دیوبندی عقائد کی حامل ہے اور بانی تبلیغی جماعت مولوی الیاس نے کہا تھا کہ میرا
دل چاہتا ہے کہ طریقہ تبلیغ میرا ہو اور تعلیم تھانوی کی اور اہل علم پر مخفی نہیں ہے کہ امر واقعی بھی
یہی ہے کہ تبلیغی جماعت والے رائے ونڈی اکابرین دیوبند کی تعلیمات کے پرچارک ہیں
اور ان کو اپنا پیشوا و مقتدا سمجھتے ہیں اور ان کی تمام عبارات کے مصدق موید ہیں۔ آگے چشتی
صاحب لکھتے ہیں۔

☆...... نیز یہ کہ مساجد میں لگائے جانے والے ان کتبات کی شرعی حیثیت تبلیغ کی ہوتی
ہے جبکہ تبلیغ میں چاہے وہ تقریری ہو یا تحریری عوام کے عقیدے کے خراب ہونے
کے موہم انداز والفاظ کو استعمال کرنا حرام و ناجائز ہے۔
(ص ۱۸ جنوری ۲۰۰۵ء "آوازِ حق")

ہم عرض کرنا چاہتے ہیں کہ کتبہ لکھوا کر لگوانے والے شخص اور اس پر اعتراض
کرنے والے شخص کے ان دونوں کے عمل کے پیچھے باقاعدہ ایک ایک عقیدہ کارفرما
ہے۔ جس کا اظہار ایک نے کتبہ لکھوا کر مسجد میں لگا کر کیا اور دوسرے نے اس پر اعتراض کر
کے اپنے عقیدے کا اظہار کیا۔ اب چشتی صاحب معترض کی وکالت کرنے لگے تو بظاہر تو اس
سے یہ ہی معلوم ہوتا ہے کہ چشتی صاحب کا بھی وہی عقیدہ ہے جو کہ معترض کا ہے اگر چشتی
صاحب کا بھی وہی عقیدہ ہے جو کہ معترض کا ہے اگر چشتی صاحب کتبہ لکھوانے والے شخص
کے عقیدے کو غلط کہتے ہیں تو کھل کر لکھیں پھر ہم اس عقیدے کو دلائل سے ثابت کر دیں
گے۔ اس کتبے سے عوام کے عقیدے خراب ہونے کا عندیہ تو دے ہی چکے ہیں۔

اس ضمن میں یہ بات عرض کر دینا مناسب سمجھتا ہوں کہ چشتی صاحب کے نزدیک
اکابرین اہلسنّت کا کیا مقام ہے جنہوں نے اس آیت مقدسہ سے یہی مفہوم اخذ کیا ہے اور
اپنی کتابوں میں درج کیا ہے کیا وہ سب لوگ عوام الناس کے عقیدے خراب کرنے کے
مرتکب ہوئے ہیں۔ ہم عنقریب باحوالہ چند ایک علمائے اہلسنّت کے نام درج کریں گے
جنہوں نے اس آیت سے یہی استدلال کیا ہے۔ جونسا استدلال چشتی صاحب یہ فرما کر رد کر
رہے ہیں کہ یہ ترجمہ و مفہوم سیاق و سباق کے لحاظ سے بھی باطل و مردود ہے۔

بلکہ چشتی صاحب نے تو یہاں تک لکھا دیا ہے کہ

☆...... "موجودہ دور کے ۹۹% باعث نزاع مسائل کا تعلق ایسے ہی غیر ضروری اور غیر

حقیقی باتوں سے ہے جو غیر محتاط علماء و مشائخ کی پیدا کردہ ہیں۔
(آواز حق جنوری ۲۰۰۵ء ص ۲۱-۲۰)

اس فقرے میں غیر حقیقی کے الفاظ پر غور فرمائیں یعنی استمداد اولیاء انبیاء علیہم
الصلوٰۃ والسلام کا مسئلہ غیر حقیقی ہے دوسرے لفظوں میں یہ غلط ہے۔ اب بلی تھیلے سے باہر آ
ہی گئی اور چشتی صاحب چھلانگ لگا کر دیوبندیوں رائیونڈیوں کی صف میں جا کھڑے ہوئے
اور سنیوں کے خلاف صف آرا ہونے کیلئے محاذ سنبھال لیا۔ اب ہم اس آیت کا ترجمہ اور
مفہوم و مراد کن کن حضرات نے وہی مذکورہ کتبے والا لیا ہے لکھتے ہیں۔ اور چشتی صاحب نے
جو بظاہر بریلویت کی چادر اوڑھی ہوئی ہے اور اسے اتار کر "مرکز علمی"[1] دارالعلوم دیوبند تک
پہنچا کر آتے ہیں۔

۱۔ امام اہلسنّت مجدد دین وملت اعلیٰ حضرت الشاہ امام احمد رضا خاں بریلوی رحمۃ اللہ علیہ

چشتی صاحب جگر تھام کر بیٹھیے اور کان کھول اور نظریں جما کر پڑھیے کیونکہ اعلیٰ
حضرت رحمۃ اللہ علیہ کا خنجر خونخوار، برق بار آنے لگا ہے اور ہم اعداء کو خبردار کرتے ہیں کہ
خیر منائیں نہ شر کریں۔ اور اہلسنّت میں سازش نہ کریں۔ تو لیجیے یہ ہے اعلیٰ حضرت رحمۃ اللہ
علیہ کی مشہور زمانہ کتاب "الامن والعلیٰ" اسی آیت کو لکھ کر کیا لکھتے ہیں۔ ملاحظہ فرمائیں۔

**انما ولیکم اللہ ورسولہ والذین امنوا الذین یقیمون الصلوٰۃ ویوتون
الزکوۃ وھم راکعون ط**

☆...... "یعنی اے مسلمانوں تمہارا مددگار نہیں مگر اللہ اور اس کا رسول اور وہ ایمان والے
جو نماز قائم رکھتے اور زکوٰۃ دیتے اور وہ رکوع کرنے والے ہیں"

اقول: یہاں اللہ اور رسول اور نیک بندوں میں مدد کو منحصر فرما دیا کہ بس یہی
مددگار ہیں تو ضرور یہ مدد خاص ہے جس پر نیک بندوں کے سوا اور لوگ قادر نہیں ورنہ عام
مددگاری کا علاقہ تو ہر مسلمان کے ساتھ ہے۔ قالی اللہ تعالیٰ **والمومنون والمومنت
بعضھم اولیاء بعض** ط مسلمان مرد اور مسلمان عورتیں آپس میں ایک دوسرے کے مددگار
ہیں حالانکہ خود ہی دوسری جگہ فرمایا مالھم من دونہ ولی اللہ کے سوا کسی کا کوئی مددگار نہیں

[1] پیر محمد چشتی صاحب نے ایک رسالے میں دیوبند مدرسے کو مرکز علمی لکھا ہے۔ ہمیں اس پر اعتراض ہے
اور ہم دیوبند کو مرکز علمی نہیں مانتے

معالم میں ہے (مالھم) اے لاھل السموات والارض (من دونہ) اے من دون اللہ (من ولی) ناصر۔ وہابی صاحبو تمہارے طور پر معاذ اللہ کیسا کھلا شرک ہوا کہ قرآن ہی جابجا فرما چکا تھا کہ یہ اللہ کے سوا دوسرے کی صفت نہیں مگر بحمد اللہ اہلسنّت دونوں آیتوں پر ایمان لاتے اور ذاتی اور عطائی کا فرق سمجھتے ہیں اللہ تعالیٰ بالذات مددگار ہے یہ صفت دوسرے کی نہیں ۔ور رسول اور اولیاء اللہ اللہ کے قدرت دینے سے مددگار ہیں وللہ الحمد۔ اب اتنا اور سمجھ لیجئے مدد کا ہے کیلئے ہوتی ہے دفع بلا کے واسطے تو جب رسول اللہ ﷺ اور اللہ کے مقبول بندے بنصِ قرآن مسلمانوں کے مددگار ہیں تو قطعاً دافع بلا بھی ہیں اور فرق وہی ہے کہ اللہ سبحانہٗ بالذات دافع البلا ہے اور انبیاء اولیاء علیہم الصلوٰۃ والثناء بعطائے خدا۔ والحمد للہ العلی الاعلی۔

(الامن والعلیٰ ص ۴۸ مطبوعہ شبیر برادرز لاہور امام احمد رضا خاں رحمۃ اللہ علیہ)

اب کہیئے حضرت امام اہلسنّت نے تو یہی استدلال بڑے پر زور طریقے سے کیا ہے اور ولی کا معنی یہاں اس آیت میں مددگار کیا ہے۔ تو وہ تمام فتوے جو اس بیچارے سنی العقیدہ شخص کیلئے آپ نے دیئے ہیں جس نے یہ کتبہ لکھوا کر مسجد میں لگوایا اور اس آیت کا ترجمہ لکھتے ہوئے قوسین میں (اور اولیاء تمہارے مددگار ہیں) کے الفاظ لکھ کر آپ کے عتاب کا نشانہ بنا۔ یہ سب فتوے امام اہلسنّت پر بھی دیجئے تاکہ آپ کی بریلویت و رضویت کا بھانڈا ابھی بیچ چورا ہے کے پھوٹ جائے اور اہلسنّت بے چار تمہارے اصلی روپ کو دیکھ کر اپنے ایمانوں کو محفوظ کرلیں۔

اپنے اسی رسالے میں چشتی صاحب نے لکھا اور ثابت کرنے کی کوشش کی کہ اس آیت سے (اولیاء تمہارے مددگار ہیں) عبارۃ النص، اشارۃ النص، دلالۃ النص اور اقتضاء النص کسی طرح بھی اس معنی و مفہوم کا کوئی امکان و جواز نہیں ہے۔ حالانکہ حضرات گرامی الامن والعلیٰ کی عبارت ایک بار پھر پڑھ لیجئے اعلیٰ حضرت فرماتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ اور اللہ کے مقبول بندے (اولیاء) بنص قرآن مسلمانوں کے مددگار ہیں۔ اعلیٰ حضرت اس مسئلہ کو ثابت کرنے کیلئے اسی آیت کو نص قرآنی اس مسئلہ میں بتا رہے ہیں۔ لیکن اب چشتی کی مرضی ہے کہ وہ اس نص کو عبارۃ النص، دلالۃ النص، اشارۃ النص اور اقتضاء النص میں سے کون سی نص سمجھتے ہیں وہ تو ان تمام کا انکار کرچکے ہیں۔

دوسری یہ گذارش ہے کہ آپ نے فرمایا تھا کہ اس طرح کے مسئلے غیر محتاط علماء و مشائخ، کے پیدا کردہ ہیں۔ یہ آپ نے خوب کہی اعلیٰ حضرت تو اس قدر محتاط عالم دین ہیں کہ جن کی گواہی آپ کے کھلے مخالف بھی دیتے ہیں اور کفر جیسے اہم مسئلہ پر بھی آپ نے اسمٰعیل دہلوی کی کفریہ عبارات پر حکم کفر ثابت کیا تو التزام ولزوم کا فرق کر کے اسے کافر کہنے میں احتیاط کی اور علمائے محتاطین کا مسلک اپنایا۔

صاحب تفسیر بنوی محسن اہلسنّت مولانا محمد نبی بخش حلوائی رحمۃ اللہ علیہ

اب آیئے دوسرا حوالہ آپ کو پیش کردوں کہ اور کن کن لوگوں نے اس آیت کا اولیاء تمہارے مددگار ہیں کا معنی کیا ہے۔

مولانا محمد نبی بخش حلوائی رحمۃ اللہ علیہ لکھتے ہیں۔ اوپر یہ سرخی لگاتے ہیں اللہ عزوجل اور اس کا رسول ﷺ مدد فرماتے ہیں۔

انما ولیکم اللہ ورسولہ والذین امنوا . الخ

ترجمہ: تمہارا دوست و مددگار نہیں ہے مگر اللہ تعالیٰ اور پیغمبر اس کا، اور جو کوئی ایمان لائے ہیں، جو کہ قائم کرتے ہیں نماز کو اور دیتے ہیں زکوٰۃ اور وہ رکوع کرنے والے ہیں)

اسی طرح کی اور بھی کئی آیتیں ہیں جن سے انبیاء اور اولیاء کا دوسروں کیلئے دوست اور مددگار ہونا ثابت ہوتا ہے۔ (الامتیاز بین الحقیقت والمجاز ص ۱۱)

مولفہ محمد نبی بخش حلوائی رحمۃ اللہ علیہ مکتبہ نبویہ گنج بخش روڈ لاہور

اس سے بھی ثابت ہوا کہ محمد نبی بخش حلوائی رحمۃ اللہ علیہ نے بھی اس آیت سے اولیاء تمہارے مددگار ہیں کا استدلال کیا ہے۔

مفتی اہلسنّت استاذ العلماء حضرت علامہ مولانا مفتی احمد یار خاں نعیمی رحمۃ اللہ علیہ

مفتی صاحب نے تفسیر نعیمی میں اس آیت کے ضمن میں تفسیری نقاط بیان کرتے ہوئے آخر پر یہی استدلال کیا ہے کہ اولیاء تمہارے مددگار ہیں اور پھر اس معنی و مفہوم پر لوگوں کے اشکالات کا جواب بھی درج کیا ہے۔ ملاحظہ ہو تفسیر نعیمی ص ۵۱۵، ۵۱۶، ۵۱۷ زیر آیت اِنَّما ولیکم اللہ ورسولہ والذین امنوا . الخ

اس کے علاوہ مفتی صاحب کی کتاب ''جاء الحق'' اٹھا کر دیکھئے صفحہ نمبر ۲۰۱ پر اسی آیت سے انبیاء و اولیاء کے مددگار ہونے کا استدلال کر رہے ہیں۔ یہی آیت لکھ کر ترجمہ لکھتے ہیں۔ یعنی اے مسلمانوں تمہارا مددگار اللہ اور رسول اور وہ مسلمان ہیں جو زکوٰۃ دیتے ہیں نماز پڑھتے ہیں۔ ص ۲۰۱

مناظر اعظم مولانا محمد عمر اچھروی رحمۃ اللہ علیہ

مناظر اعظم محمد عمر اچھروی رحمتہ اللہ علیہ کی مشہور و معروف کتاب مقیاس حنفیت کے صفحہ نمبر ۴۷۸ پر ادلہ استعانت کے باب میں مولانا نے جو چوتھی دلیل دی ہے کہ اولیاء اللہ مددگار ہیں اس میں سورۃ مائدہ کی یہی آیت لکھی ہے۔

انما ولیکم اللہ ورسولہ الذین امنوا الذین یقیمون الصلوٰۃ ویوتون الزکوۃ وھم راکون ومن یتوالله ورسوله والذین امنو ان حزب الله ھم الغالبون.

☆...... اور کوئی بات نہیں تمہارا مددگار اللہ تعالیٰ ہے اور اس کا رسول ﷺ اور ایمان دار جو نماز قائم رکھتے ہیں اور رکوع کی حالت میں زکوٰۃ دیتے ہیں اور جو شخص اللہ تعالیٰ اور اس کے رسول ﷺ کو اور ایمان داروں کو مددگار بنا لیتا ہے تو بے شک اللہ کا گروہ ہی غالب ہونے والے ہیں۔''

اس آیۃ کریمہ سے ثابت ہوا کہ اللہ تعالیٰ اور اس کے رسول ﷺ بھی اور اولیاء کرام بھی امداد کرتے ہیں۔ (مقیاس حنفیت ص نمبر ۴۷۹، ۴۸۰ مولانا محمد عمر اچھروی)

پیر محمد کے استاد بھائی علامہ غلام رسول سعیدی

پیر محمد چشتی کے استاد بھائی علامہ غلام رسول سعیدی صاحب اپنی تفسیر تبیان القرآن جلد نمبر ۳ صفحہ نمبر ۲۲۱ پر اس آیت کی تفسیر بیان کرتے ہوئے یہ بھی لکھتے ہیں۔

آس آیت میں ولی محب، دوست اور مددگار ہی کے معنی میں ہے۔

(تبیان القرآن ص ۲۲۱ جلد ۳)

ہمارا مقصد یہاں صرف یہ دکھانا ہے کہ چشتی صاحب کو زیادہ تکلیف یہاں اس آیت میں ولی کا معنی مددگار کرنے پر ہوئی ہے اور بضد ہیں کہ یہاں ولی کا معنی محبت ہی کے ہیں۔

مناظر اسلام حضرت علامہ مولانا صوفی محمد اللہ دتہ صاحب مرحوم مغفور لاہور

وہابیوں نے ایک اشتہار چھاپا تھا کہ اللہ تعالیٰ کے علاوہ کوئی بھی مددگار و مشکل کشاء نہیں ہے اس اشتہار کا جواب صوفی محمد اللہ دتہ مرحوم نے ایک کتابچہ تحریر فرما کر دیا تھا اور اس کتاب کا نام کتاب الولایت رکھا۔

سنی لوگوں کے عقیدہ کہ انبیاء علیہم الصلوٰۃ والسلام و اولیاء رحمھم اللہ بھی مددگار ہیں اس عقیدے کو قرآن سے ثابت کرنے کیلئے صوفی صاحب نے سب سے پہلے جو قرآن کی شہادت پیش کی ہے میں وہی سے نقل کرتا ہوں ملاحظہ فرمائیں۔

شاہد اول قرآن مجید کی شہادت

ارشاد ربانی ہے۔

انما ولیکم اللہ ورسولهٗ والذین امنوا ط

ترجمہ: ''اللہ تعالیٰ اور اس کا رسول اور اولیاء تمہارے مددگار کارساز ہیں۔''

معلوم ہوا کہ اللہ تعالیٰ کی کارسازی بالاصالت ہے۔ رسول اکرم ﷺ اور اولیاء کا مددگار ہونا بالنیابت ہے آیت مبارک میں ترتیب اس پر شاہد ہے کہ اولیاء کرام رسول اللہ ﷺ کے نائب ہیں۔ رسول اللہ ﷺ اللہ تعالیٰ کے نائب ہیں۔

(کتاب الولایت از حضرت صوفی محمد اللہ دتہ مرحوم ص ۱۲)

جی فرمائیے چشتی صاحب پیچھے گزرے سب حوالے علمائے اہلسنت کی کتابوں سے دیئے گئے ہیں یہ سب آپ کے خیال میں غیر محتاط علماؤ مشائخ ہیں اور قرآن سے جاہل ہیں؟ یا آپ ......

اب ہم اس سنی العقیدہ شخص کی نیک نیتی آپ کو دکھاتے ہیں جسے چشتی صاحب اپنے عتاب کا نشانہ بنا رہے ہیں اس مظلوم شخص نے آیہ مقدس کا لفظی ترجمہ کیا اور پھر بریکٹ میں اولیاء اللہ تمہارے مددگار ہیں کے الفاظ لکھے ہیں جسے چشتی صاحب باطل و غلط اور مردود کہہ رہے ہیں۔

چترالی صاحب کی ہرزا سرائی

علم اصول اور قرآن فہمی کے لیے جن علوم کو جاننا ضروری ہے ان کے ماہرین کی نگاہ میں بریکٹ والے یہ الفاظ نہ صرف ناجائز اور مضحکہ خیز ہیں بلکہ کلام الہٰی میں ناجائز تصرف و معصیت بھی ہے بحوالہ آوازِ حق جنوری ۲۰۰۵ء ص۲۲ انا للہ وانا الیہ راجعون۔

چشتی صاحب ذرا ہوش کے ناخن لو اور بتاؤ کہ اعلیٰ حضرت عظیم البرکت الشاہ امام احمد رضا خاں علیہ رحمتہ الرضوان اور دوسرے اکابر علمائے اہلسنّت جنہوں نے یہی بریکٹ والے بھی معنی مراد لیے ہیں وہ سب ان علوم سے جاہل تھے جو قرآن فہمی کیلئے ضروری ہیں۔ اور ان علوم کے ماہرین تو صرف ایک آپ ہیں ماشاء اللہ چشم بد دور! میں دعوے سے کہتا ہوں کہ اعلیٰ حضرت عظیم البرکت امام احمد رضا خاں علیہ الرحمۃ الرضوان کے مقابلے میں تم قرآن فہمی میں ان کے کف پا کو نہیں پہنچ سکتے۔

اور پھر یوں کہنا کہ یہ معنی (اولیاء تمہارے مددگار ہیں) مراد لینا قرآن میں ناجائز تصرف اور معصیت ہے۔

تصرف کے معنی ملاحظہ فرمائیں۔

تصرف کے معنی مندرجہ ذیل ہیں۔

دخل۔ دینا۔ قبضہ۔ تحت۔ اختیار۔ صرف۔ خرچ۔ کچھ کا کچھ کر دینا۔ اپنی طرف سے کچھ شامل کرنا یا بنا دینا۔ خرق۔ عادت۔ کرامت۔ استعمال۔ عمل۔ غیر زبان کے لفظ میں کمی بیشی کر کے استعمال کرنا۔ غبن۔ خیانت۔ وغیرہ وغیرہ۔

اب چشتی صاحب تصرف کے ساتھ ناجائز تصرف کی بھی قید لگائی ہے تو پھر یقیناً تصرف کے مندرجہ ذیل معنی ہی چشتی صاحب کی مراد ہے۔

دخل دینا۔ کچھ کا کچھ کر دینا۔ اپنی طرف سے کچھ شامل کرنا۔ غبن اور خیانت وغیرہ وغیرہ۔

ہم بھی بحث میں الجھانا نہیں چاہتے سیدھا سیدھا چشتی کے کہنے کا مطلب ہے کہ وہ لوگ تحریف قرآن کے مرتکب ہو رہے ہیں۔ تو فرمایئے جناب قرآن کو محرف شدہ ماننا کفر ہے تو قرآن میں جان بوجھ کر تحریف کرنا کفر ہے کہ نہیں اور جن علماء نے اس آیت

سے وہی کتبے والے معنی مراد لیے ہیں وہ مسلمان ہی رہے یا......؟ فتویٰ دیجیے اور اپنے ''رضوئی بریلوی'' ہونے کا ثبوت دیجیے۔

آپ ہی اپنی اداؤں پر ذرا غور کریں
ہم عرض کریں گے تو شکایت ہو گی

میں سمجھتا ہوں کہ چشتی صاحب جیسے بزعم خود محقق و عالم کی نظروں سے اعلیٰ حضرت کی کتاب الامن والعلیٰ کیسے چھپی رہ سکتی ہے کہ انہوں نے اسے مطالعہ نہ کیا ہو گا ضرور کیا ہو گا لیکن یہاں تو وہ رائے ونڈیوں کی وکالت کرنے کیلئے ان سے ادھار کھائے بیٹھے تھے۔ اور اگر نہیں مطالعہ سے گزری تو ہم صرف یہی کہہ سکتے ہیں۔

بہت شور سنتے تھے پہلو میں دل کا
جو چیرا تو اک قطرہ خون نہ نکلا

بہر حال مندرجہ بالا معنی و مفہوم کا استدلال کرنے والوں کو گناہ گار یعنی معصیت کا مرتکب تو قرار دے چکے ہیں۔

خدارا چشتی صاحب اہلسنّت میں ایک نئے فتنے کو ہوا نہ دیں اور کھل کر اپنی بد مذہبی کا اعلان فرما دیجئے یا پھر اہلسنّت کے جمہور علماء کی تصانیف کی روشنی میں اپنی اصلاح فرمائیں اور علمی تکبر اور غرور میں اپنی عاقبت خراب نہ کیجئے۔ اسی میں آپ کی دنیا اور آخرت کا فائدہ اور بھلائی ہے۔ ہم اسی موضوع پر مزید بہت سارے حوالے علمائے اہلسنّت کے پیش کر سکتے ہیں محض طوالت سے بچنے کیلئے اسی پر اکتفایا گیا ہے۔ کیونکہ

پھول کی پتی سے کٹ سکتا ہے ہیرے کا جگر
مرد نادان پہ کلام نرم و نازک بے اثر

پیر محمد چشتی اور شیعہ مسلک کا دفاع

قارئین یہ پڑھ کر حیران ہونگے کے ہم نے پچھلے صفحات میں مولوی پیر محمد کے کردار اور عمل سے یہ ثابت کیا ہے کہ دیوبندیوں وہابیوں وغیرہ سے میل ملاپ اس بات کی غمازی کرتا ہے کہ پیر محمد مسلک رضا سے ہٹ کر دیوبندیوں، بدمذہبوں کی تعریف و توصیف اور ان سے ''حقیقی اتحاد'' کا خواہاں نظر آتا ہے۔ تو دوسری طرف شیعہ مسلک کا دلدادہ بھی

ہے۔ خدا ہی بہتر جانتا ہے کہ شیعہ حضرات کا وہ کونسا ''خاص مسئلہ'' ہے جس کی کشش چشتی صاحب کو ایسی ایسی تحریریں لکھنے پر مجبور کرتی ہیں کہ شیعہ حضرات کو خوش کیا جا سکے اور شیعہ حضرات سے داد تحسین وصول کی جائے۔ لیکن ایک بات ہم برملا اعتراف کیے بغیر نہیں رہ سکتے کہ پیر محمد ایسا چالاک اور شاطر آدمی ہے کہ اپنے مضمون کو ایسے الفاظ کے گورکھ دھندے میں پھنساتا ہے کہ قاری جلدی سے ان کے خلاف کوئی فیصلہ نہیں کر سکتا۔ اور پھر اس کی ایک اور بھی چال ہے کہ ایسے مسائل جن میں دوسرے مسلک والوں کو خوش کرنا ہوتا ہے اسے اپنے رسالے کے دو تین شماروں میں قسط دار شائع کرتا ہے اور اس طرح پہلی قسط میں بظاہر وہ اہلسنت کے مسلک پر کاربند نظر آتا ہے اور پھر آہستہ آہستہ بدمذہبی کا دورہ پڑھنا شروع ہو جاتا ہے ہم مذکورہ بالا اپنے دعوی کی تائید میں ابھی اگلے صفحات میں دلائل دیں گے اور قارئین پر خود بخود واضح ہو جائے گا۔

حضرات گرامی ہم نے عنوان میں لکھا ہے کہ ''پیر محمد چشتی اور مسلک شیعہ کا دفاع'' تو ہم آپ حضرات کی توجہ چشتی صاحب کے رسالہ ''آوازِ حق'' کا شمارہ جنوری ۲۰۰۴ء، فروری ۲۰۰۴، مارچ ۲۰۰۴ اور اپریل ۲۰۰۴ کا ایک مضمون ''تقیہ کی شرعی حیثیت'' کی طرف مبذول کروانا چاہتے ہیں۔ آپ ان شماروں کا مندرجہ بالا مضمون پڑھ کر دیکھ لیں تو حالت یہ نظر آئے گی۔

؎ عجب مشکل میں ہے سینے والا جیب و داماں کا
اِدھر ٹانکا اُدھر اُدھڑا اُدھر ٹانکا اِدھر اُدھڑا

آوازحق جنوری ۲۰۰۴ء

''آوازِ حق جنوری ۲۰۰۴ء کا باب الاستفسار اٹھا کر دیکھیں تو وہاں پر ایک سائل نے مولوی صاحب سے سوال کیا ہے کہ تقیہ کے متعلق شیعہ حضرات کا جو عقیدہ ہے اور تقیہ کو دین کا پچھترواں حصہ کہنا اور لادین لمن لا تقیہ لہ ترجمہ۔ جو شخص تقیہ نہیں کرتا اس کا ایمان نہیں وغیرہ'' ایسا عقیدہ رکھنا اور اسے ثواب سمجھنا یہ کفر ہے کہ نہیں وغیرہ وغیرہ اس مفہوم کا سوال سائل نے کیا تو جواب میں پیر محمد نے جو جواب شروع میں دیا ہم اس سے سو فیصدی اتفاق کرتے ہیں۔ لیکن اس جواب کے بعد پیر محمد کو خطرہ محسوس ہوا کہ شیعہ حضرات

کے ساتھ اندر کھاتے کے تعلقات خراب نہ ہو جائیں اور شیعہ کی طرف سے ملنے والا خرچہ بند نہ ہو جائے کیوں نہ اس مضمون کو دو تین قسطوں میں پھیلایا جائے اور اگلی قسطوں میں اس طرح الفاظ کا گورکھ دھندا پھیلایا جائے کہ میرے ان داتا شیعہ حضرات بھی خوش ہو جائیں اور خمینی کے ساتھ دوستی کا بھرم بھی رہ جائے۔ بہرحال پہلے شمارے میں شروع جواب میں جو ارشاد فرمایا اور جس سے ہم بھی متفق ہیں وہ ملاحظہ فرمائیں۔

☆...... ''اس سوال کا جواب یہ ہے کہ اگر دنیا میں کوئی ایسا شخص موجود ہے جو مذکورہ آیت کریمہ سے کسی دنیوی مقصد کے حصول کیخاطر اپنا عقیدہ چھپا کر جھوٹ بولنے کو تقیہ کے طور پر ثواب سمجھتا ہو یا جھوٹ جیسے کبیرہ گناہ کو کسی دنیوی مقصد کی خاطر اختیار کرنے کو دین کا پچھترواں حصہ کا ثواب تصور کرتا ہو تو اسے ہرگز مسلمان نہیں سمجھا جا سکتا چاہے شیعہ ہو یا سنی، مقلد ہو یا اہل حدیث۔''

لیکن اس جواب میں بھی الفاظ سے جو تجاہل عارفانہ ٹپک رہا ہے وہ ملاحظہ فرما سکتے ہیں گویا کہ پیر محمد کو علم ہی نہیں کہ ایسا عقیدہ رکھنے والے لا دین لمن تقیہ لہ کا عقیدہ رکھنے والے اس دنیا میں کوئی ہیں کہ نہیں اسی لیے تو فرما رہے ہیں کہ اگر دنیا میں کوئی ایسا شخص موجود ہے حالانکہ کتب شیعہ میں جابجا یہ قول امام جعفر صادق کی طرف منسوب کیا گیا ہے حوالہ کیلئے ملاحظہ ہو۔

جامع الاخبار

قال الصادق عَلیه السلام لَا دِینَ لِمَنْ لَا تَقِیةَ لَهُ ...... الخ

ترجمہ: امام جعفر صادق رضی اللہ عنہ نے فرمایا جس نے تقیہ نہ کیا اس کا دین ہی نہیں (یعنی وہ بے دین ہے) (جامع الاخبار ص ۱۰۹ فصل رابع وخمسون فی الخوف)
مطبوعہ نجف اشرف

ناظرین آپ اس کے بعد کے شمارے میں ''تقیہ کی شرعی حیثیت'' کے زیرعنوان پیر محمد کی تحقیقات پڑھیں گے تو آپ کو ضرور یقین ہو جائے گا کہ پیر محمد نے کس طرح اہلسنّت اور شیعہ مسلک کو اس متنازعہ مسئلہ پر متحد و متفق ثابت کرنے کی سعی لاحاصل کی ہے اور یقین جانیے اہلسنّت جماعت کے عقائد اور معمولات پر عمل پیرا اور اہلسنّت کے عقائد

سے محبت کرنے والے انسان کیلئے پیر محمد کے جملے کس طرح نشتر کا کام کرتے ہیں۔ اور پیر محمد نے تقیہ جیسے اہم اور سنی و شیعہ میں متنازعہ مسئلہ کو دونوں مکتبہ فکر کے اندر مسلم و متحد ثابت کیا ہے جس سے واضح ہوتا ہے کہ مولوی صاحب خمینی کی دوستی کو کس قدر عزیز رکھتے ہیں (اور علمائے اہلسنّت کی تحقیقات کے خلاف اپنی ہرزہ سرائی فرما رہے ہیں۔ قارئین ہم پیر محمد کے وہ جملے جن کو ہم اہلسنت مسلک کے خلاف یاوہ گوئی اور ہرزہ سرائی سمجھتے ہیں اور ہر دردمند دل رکھنے والے سنی کیلئے تکلیف کا باعث ہیں وہ درج کرتے ہیں اور پھر ہم علمائے متاخرین اہلسنّت کی تحقیق پیش کریں گے جن میں ہم اکثر ان حضرات کو پیش کریں گے جو پیر محمد کے ممدوح ہیں اور تقیہ کے متعلق شیعہ حضرات کا کیا عقیدہ ہے اور اہلسنّت نے اس کا کس طرح رد فرمایا ہے یقین جانیے جب ہم نے اس مسئلہ کی تحقیق کیلئے علمائے اہلسنّت کی کتب کا مطالعہ کیا تو تقریباً نہیں بلکہ سبھی کتابیں جو اہل تشیع کے غلط عقائد و نظریات کے رد میں لکھی گئیں ہیں ان سب میں خصوصی طور پر تقیہ کا رد کیا گیا۔ لیکن پیر محمد نے گھما پھرا کر سنی و شیعہ کا امتیاز ہی اس مسئلہ میں ختم کر دیا بلکہ سنی دشمنی میں اس قدر غلو کیا کہ باقاعدہ سنی علماء کے روزمرہ کے معمولات میں تقیہ کو معمول بہ ہونا ثابت کرنے کیلئے باقاعدہ مثالیں دیں۔
بات لمبی ہو رہی ہے آیئے ذرا ہم آپ کو آوازِ حق کے شماروں فروری ۲۰۰۴، مارچ ۲۰۰۴، اپریل ۲۰۰۴، کی سیر کروائیں اور ان میں اہلسنّت کیلئے نشتر اور شیعہ حضرات کو خوش کرنے کیلئے پیر محمد کی کلابازیاں ملاحظہ کروائیں۔

"آوازِ حق" فروری ۲۰۰۴ء

☆...... "یعنی جو لوگ مسلمانوں کے متعلق نامناسب باتیں مشہور ہونے کو پسند کرتے ہیں ان کیلئے دنیا و آخرت میں دردناک عذاب مقرر ہے۔ مزید براں یہ بھی ہے کہ (لا ایمان لمن لا تقیۃ لہ) کا یہ معنی مشہور کرنا کہ عملی طور پر تقیہ کرنا ہر ایک کیلئے ضروری ہے جس کے بغیر کوئی شخص مومن نہیں ہو سکتا، خوف خدا سے خالی اور اپنے مذہبی مخالف کو معاشرہ میں بدنام کرنے کے علاوہ اور کوئی حقیقت نہیں رکھتا۔" (آواز حق فروری ۲۰۰۴ء ص ۳۰)
اب آپ سے میں یہ گزارش کروں گا کہ جن علمائے اہلسنّت نے شیعہ حضرات

کے اس مخصوص مسئلہ (تقیہ) کا رد کرتے ہوئے باقاعدہ کتابیں تصنیف کی ہیں آپ کے خیال میں ان سب کو دردناک عذاب کی وعید ہے اور ہم انشاء اللہ آگے جا کر حوالہ جات دیں گے اور پھر چشتی صاحب دیکھنا کیسے کیسے پردہ نشینوں کے نام آپ کے فتویٰ کی زد میں آتے ہیں۔ قارئین مذکورہ بالا حوالہ سے آپ شیعہ حضرات کیلئے پیر محمد کے دل میں جو محبت اور ان کے دفاع کا جذبہ موجزن ہے وہ آپ بخوبی دیکھ سکتے ہیں۔
پیر محمد چشتی صاحب کہتے ہیں کہ ہم نے اس سوال کا جواب شروع کرنے سے پہلے شیعہ علماء سے اس کے متعلق پوچھا تو انہوں نے اس قسم کے معنی مراد لینے سے بیزاری کا اظہار کیا اور مذکورہ روایات کو اپنی کتابوں میں موجودگی کی تصدیق کرتے ہوئے انہوں نے یہ بھی کہا کہ ان کی صحت کی صورت میں ہم ان سے صرف اور صرف تقیہ کے نفس جواز اور مجبوری کے مخصوص حالات میں اس کے رخصت فی الاسلام ہونے کے سوا کوئی اور عقیدہ نہیں رکھتے ہیں۔ (بحوالہ آوازِ حق فروری ۲۰۰۴ء ص ۳۰)
شیعہ علماء کے اس تقیہ پر مبنی جواب کے بعد چشتی صاحب علمائے اہلسنّت پر اس طرح برستے ہیں۔
"ان حالات میں ہمیں افسوس ہو رہا ہے کہ ہمارے علمائے کرام اپنے نظریاتی مخالفوں کے مذہبی اعتقادیات کے حوالہ سے جب بھی لب کشائی کرتے ہیں تو عدل و انصاف کا خون کر دیتے ہیں جو اللہ تعالیٰ کے صریح فرمان کی خلاف ورزی ہے آگے آیت کا حوالہ ہے۔
ترجمہ: کسی قوم کی مخالفت تمہیں عدل و انصاف سے پہلوتہی کرنے پر نہ ابھارے۔"
لیکن چشتی پر تو افسوس ہم کو ہو رہا ہے کہ سنی عوام تو چشتی کو آج تک سنی (بریلوی) سمجھتے رہے اور نذرانے اور ہدیے دیتے رہے لیکن بیچارے عوام سنی کیا جانیں کہ چشتی صاحب کو اہل تشیع کے نذرانے اور شیعہ حضرات کے خاص مسئلہ متعہ کی چاشنی کی کشش خوامخواہ ان کی وکالت اور ان لوگوں کو مظلوم ثابت کرنے پر مجبور کر رہی ہے۔ اور اسی "مجبوری خاص" کی وجہ سے ان تمام علمائے اہلسنّت کو عدل و انصاف سے پہلوتہی کرنے والے یعنی ظالم ثابت کرنے پر تلے ہوئے ہیں۔

مصحفی ہم تو یہ سمجھے تھے کہ ہو گا کوئی زخم
تیرے دل میں تو بہت کام رُفو کا نکلا

اور شیعہ حضرات سے مذکورہ مسئلہ پر پوچھ کر اور ان کے بیان تقیہ پر چشتی صاحب اس قدر گرم ہو رہے ہیں ذرا ان سے پوچھنے سے پہلے ان کی کتب کا مطالعہ کرنے کی زحمت گوارہ فرمالیں تو آپ کو یقین ہو جائے گا کہ شیعہ علماء نے آپ کو جواب دینے میں بھی تقیہ سے کام لیا ہے اور اپنے اصل عقیدہ کو چھپایا ہے۔ حالانکہ اب تو ان حضرات کو آپ سے جان و مال اور آبرو کا کوئی خطرہ نہیں تھا۔ جو تقیہ (جھوٹ) پر عمل کرنا پڑا۔

حالانکہ پیر محمد چشتی کے علم میں ہو گا کہ شیعہ حضرات تقیہ کو مخصوص حالات میں ہی جائز نہیں سمجھتے بلکہ وہ تو حضرت علی المرتضیٰ رضی اللہ عنہ نے جو خلفاء ثلاثہ کے فضائل اور تعریفات اور ان کے محامد و محاسن بیان فرمائے ہیں ان کو بھی آپ کے تقیہ پر محمول کرتے ہیں۔ حالانکہ حضرت علی المرتضیٰ رضی اللہ عنہ کو اپنے دورِ خلافت میں وہ کون سے مخصوص حالات درپیش تھے؟

ایک اہم سوال و جواب (آوازِ حق فروری ۲۰۰۴ء ص ۳۰)

مولوی پیر محمد صاحب لکھتے ہیں۔

☆...... ''ہمارے اس جواب سے ہر قاری کے ذہن میں یہ سوال پیدا ہو سکتا ہے کہ جب تقیہ کے جواز اور اس کے رخصت فی الاسلام ہونے کے حوالے سے سنی و شیعہ کا کوئی فرق نہیں ہے تو پھر کیا وجہ ہے کہ شیعہ ہی تقیہ کے ساتھ مشہور ہوئے، اہلسنّت نہیں؟ (اگر آپ کو یہ تکلیف ہے کہ سنی تقیہ کے ساتھ مشہور کیوں نہیں ہوئے تو آپ کی اطلاع کیلئے عرض ہے کہ سنی اور شیعہ میں تقیہ کے جواز اور اس کی صورت میں فرق ہے جو کہ ہم عنقریب عرض کریں گے ویسے آپ جیسے سنی نما شیعہ اپنی کوششیں جاری رکھیں اور سنی و شیعہ کا فرق مٹانے کی کوشش کرتے رہیں جو کہ آپ کا خواب کبھی شرمندہ تعبیر نہیں ہو گا۔ قادری)

خود ہی چشتی صاحب سوال لکھ کر اس کا جواب شیعوں کے دفاع میں دیتے ہوئے لکھتے ہیں۔

☆...... ''کہ تقیہ پر عمل کرنے کی مخصوص مجبوریوں کیساتھ جتنا شیعہ دوچار ہوا ہے۔ اتنا اہلسنّت مجبور نہیں ہوئے۔ خاص کر بنو امیہ و بنو عباسیہ کے شرابی خلفاء کے دور اقتدار میں تو آئمہ اہلبیت نبوت کے ساتھ حسن عقیدت کا اظہار کرنا یا ظالم مقتدرہ کے خلاف آوازِ حق بلند کرنا، موت سے کھیلنے سے مترادف تھا۔ صدیوں تک محراب و منبر کو حضرت علی و اولادِ علی کی بابت سب و دشنام اور تبریٰ و تقبیح کیلئے استعمال کرنے والے ارباب اقتدار اور ان کے حاشیہ برداروں کے ہاتھوں ''اہل حق'' کی بے تحاشا ہلاکتوں، اذیتوں، مال و جائیداد کی ضبطگیوں جیسے ہزاروں مصائب کو اپنی آنکھوں سے دیکھنے کے بعد تقیہ کے نام سے سورۃ آل عمرآن آیت نمبر ۲۸ کی رخصت پر عمل کرنا مدعیان حب علی رضی اللہ عنہ کی مجبوری نہیں تو اور کیا تھا؟ (چشم بد دور) آوازِ حق فروری ۲۰۰۴ء ص ۳۰، ۳۱

حیران تو اس بات پر ہوں کہ پیر محمد چشتی صاحب قارئین ''آوازِ حق'' کو کیا باور کروانا چاہتے ہیں اب ذرا مذکورہ بالا اقتباس بار بار پڑھیے اور اس عبارت میں چھپے ہوئے اس مار آستین کو تلاش کیجئے جو کہ سنیوں میں پیر محمد چشتی کے نام سے متعارف ہے۔ سنی اگر تقیہ کے مسئلہ میں مشہور نہیں ہوئے تو اس کی وجہ یہ ہے کہ سنیوں کو وہ حالات درپیش نہیں آئے جو شیعہ کو آئے۔ کیوں چشتی صاحب جب آپ کے بقول دور اقتدار بنو امیو و بنو عباسیہ کے شرابی خلفاء کا تھا جب حب علی رضی اللہ عنہ کا اظہار کرنا اپنی جانوں کو خطرے میں ڈالنا تھا تو کیا اس وقت سنی اس دنیا میں موجود نہیں تھے یا پھر سنی اولادِ علی اور آئمہ اہل بیت کے محب نہیں اور اپنی محبت کا اظہار نہیں کرتے تھے۔ جو کہ سنی ان مظالم کا نشانہ نہ بنے اور تقیہ (جھوٹ) سے مشہور نہ ہوئے۔ اور پھر آپ کے الفاظ ...... ''ارباب اقتدار اور ان کے حاشیہ برداروں کے ہاتھوں ''اہل حق'' کی ہلاکتوں، اذیتوں، مال و جائداد کی ضبطگیوں ....

میں جو اہل حق کی اصطلاح استعمال کی ہے رضوی مسلک کا خون کرنے کے مترادف ہے کہ شیعہ حضرات بھی اہل حق ہیں ہاں وہ اسی طرح کے ''اہل حق'' ہونگے جس طرح کہ آپ کا رسالہ ''آوازِ حق'' ہے۔

دروغ گو حافظہ نباشد

کہتے ہیں کہ جھوٹے آدمی کا حافظہ نہیں ہوتا، بالکل اسی طرح تقیہ کے دلدادہ چشتی صاحب نے اپنے مذکورہ بالا دلیل کہ سنیوں کو وہ حالات در پیش نہیں آئے جو ان محبان علی (ماشاء اللہ) شیعہ حضرات کو آئے جس کی وجہ سے تقیہ پر عمل کرنا مجبوری اور سورۃ آل عمران پر عمل تھا۔ جب ان حالات کی جھلک دکھانے لگے تو وہ تمام حالات سنیوں کے آئمہ اور بزرگان کے لکھ دیئے۔ مثلاً ملاحظہ فرمائیے۔ آوازِ حق فروری ۲۰۰۴ء ص ۳۱

☆...... ''اپنے ناجائز اقتدار کے خلاف اٹھنے والی آواز کو ختم کرنے کیلئے محمد بن ابی بکر الصدیق رضی اللہ عنہ کو ناحق قتل کر کے گدھے کے چمڑے میں ڈال کر جلانے والے، حسین بن علی رضی اللہ عنھما کو ساتھیوں سمیت دشت کربلا میں قتل کرنے والے، امام ابو حنیفہ'' کو سیاسی رشوت قبول کر کے اپنی حکومت کے مظالم کو ان کے ذریعہ شرعی جواز فراہم کرنے سے انکار کرنے پر زندان میں ڈالنے والے، امام احمد بن حنبل'' کو ناجائز کوڑے مارنے والے اور امام شافعی'' کو محض حب اہل بیت کے شبہ میں گرفتار کر کے ذلت آمیز انداز میں یمن سے بغداد لیجا کر جواب طلبی کرنے والے اور شکار پر کتے چھوڑنے کی طرح علی و اولاد علی کے نام لیواؤں کو نیست و نابود کرنے کیلئے ان پر سرکاری جاسوسوں کے جھتے مسلط کرنے جیسے مظالم کے ارتکاب کرنے والے شرابی خلفاء کے تقریباً چھ سو سالہ دورِ اقتدار میں جتنے مظالم شیعان علی (موجودہ شیعہ) پر ڈھائے گئے اس کے عشر عشیر بھی اگر غیر شیعان علی (سنی) پر ڈھائے جاتے تو وہ بھی تقیہ کی شرعی رخصت پر عمل کرنے میں ایسے ہی مشہور ہوتے جیسے شیعہ مشہور ہو چکے ہیں ....

(''آوازِ حق'' فروری ۲۰۰۴ء ص ۳۱)

مدعی لاکھ پہ بھاری ہے گواہی تیری

قارئین آپ ملاحظہ فرما رہے ہیں کہ چشتی صاحب شیعہ حضرات کے مخصوص مسئلہ تقیہ کے دفاع کرنے میں اس قدر باؤلے ہو چکے ہیں کہ انہیں اتنا بھی پتا نہیں کہ وہ اپنے دعویٰ کہ شیعہ تقیہ کے ساتھ مشہور کیوں ہوا کیونکہ ان کے ساتھ مظالم اس قدر ہوئے اگر سنیوں کے ساتھ ہوئے ہوتے تو یہ بھی تقیہ کرتے اور اس طرح اہلسنت میں بھی تقیہ مشہور

مسئلہ ہوتا۔ لیکن دلیل میں مظالم کی ایک فہرست پیش کی جن میں تمام کے تمام اہلسنت کے بزرگ پیش کر دیئے جن کے ساتھ انتہا درجے کے ظلم ہوئے لیکن پھر بھی انہوں نے تقیہ پر عمل کرنے کی بجائے عزیمت پر عمل کیا۔ اور بہتر شے کو اپنایا۔ ذرا چشتی صاحب عقل و خرد کو حاضر کر کے بتایئے کہ ان بزرگان میں سے کونسی ہستی ہے جو کہ شیعہ عقائد کی حامل ہے۔ بلکہ ان تمام کے اہل تشیع دشمن ہیں۔

مثلاً محمد بن ابی بکر الصدیق، امام ابو حنیفہ، امام احمد بن حنبل امام شافعی رضی اللہ عنھم اجمعین وغیرہ وغیرہ۔

پھر امام حسین بن علی رضی اللہ عنھما کو دشت کربلا میں جو مشکل در پیش تھی اور جو خطرات سامنے تھے کیا ایسے حالات میں امام حسین کا تقیہ نہ کرنا اور اعلائے کلمۃ الحق کی خاطر جان دے دینا پیر محمد چشتی کے نزدیک کیا حکم رکھتا ہے۔ مذکورہ بالا حقائق کو دیکھتے ہوئے پھر بھی کہتا کہ اہلسنت کو ایسے حالات در پیش نہیں آئے اس لیے اہلسنت میں تقیہ کا مسئلہ مشہور نہیں ہے۔ حقائق کو منہ چڑانے والی بات ہے۔ آگے یوں لکھتے ہیں۔

☆...... ''ایسے میں فقہ اہلسنّت میں مستقل عنوان سے تقیہ کے احکام مذکور نہ ہونے کا یہ مطلب سمجھنا کہ اہل سنت کے مذہب میں تقیہ جائز ہی نہیں اسے حماقت سے خالی نہ ہونے کے ساتھ سورۃ نحل آیت نمبر ۱۰۶ء سورۃ آل عمران آیت نمبر ۲۸، کے تحت کل مکاتب فکر مفسرین کرام کی مذکورہ تصریحات سے بھی غفلت و جہالت ہے۔'' (ص ۳۱ فروری ۲۰۰۴ آوازِ حق)

اب یہ تو ہم آگے جا کر حوالہ جات سے ثابت کریں گے کہ شیعہ حضرات میں جو مخصوص مسئلہ تقیہ مشہور ہے وہ جائز ہے کہ نہیں اور کن کن لوگوں نے ان کو نفاق کی علامت بھی قرار دیا ہے۔ اور پھر پوچھیں گے کہ چشتی صاحب تم نے شیعہ سے خرچہ پانی وصول کرنے کی خاطر کیسے کیسے لوگوں کو احمق جاہل اور تصریحات مفسرین سے غافل کہا ہے۔ یہاں پر تو ہم صرف حضراتِ اہلسنت کو پیر محمد چشتی کی اہلسنّت سے غداری اور شیعہ حضرات سے وفاداری کی جھلک دکھانی مقصود ہے اور پیر محمد کی تحریروں میں اہلسنّت کیلئے جو کاٹ دار جملے استعمال کیے گئے ہیں وہ ہر انصاف پسند قاری پر عیاں ہے۔ اتنے پر بس نہیں بلکہ شیعہ حضرات کو خوش کرنے کیلئے نمبر دار علمائے اہلسنّت کا تقیہ پر عمل ہونا مثالوں سے واضح کرنے

کی کوشش کی ہے۔یعنی ابھی چشتی صاحب کی تسلی نہیں ہوئی ۔

بسمل تو ہوئے سینکڑوں ہی سرد تڑپ کر
ٹھنڈا مرے قاتل کا مگر جگر نہیں ہوا

چندایک کاٹ دار جملے ملاحظہ ہوں اور فیصلہ آپ خود کرلیں ۔

۱۔ تقیہ کے عمل میں شیعہ منفرد نہیں ہیں بلکہ شیعہ سنی دونوں کا عمل یکساں ہے۔ (''آوازِ حق'' ص۳۲ فروری ۲۰۰۴ء)

۲۔ تقیہ پر عمل کرنا سب کی ضرورت ہے اور بغیر تقیہ کیے مقاصد کا حصول سب کیلئے ناممکن ہے ایسے میں تقیہ کو ناجائز سمجھ کر اہلسنّت کیلئے شجرہ ممنوعہ اور اہل تشیع کا خاصا مذہبی قرار دینے کو میں اپنی تحقیق کے مطابق نہ صرف بعیداز قیاس سمجھتا ہوں بلکہ خلافِ حقیقت، خلافت انصاف اور مسلمانوں کے معروضی حالات کے برعکس سمجھتا ہوں۔ (ص۳۲ فروری ۲۰۰۴ء)

۳۔ اہلسنّت وجماعت فقہ حنفی کے پابند بریلوی کہلانے والے علماء کرام کے عملی تقیہ کی سینکڑوں مثالوں میں سے۔ مشتی نمونہ از خرواری، مندرجہ ذیل چند مثالوں پر غور کیا جائے۔

اور پھر نمبر دے کر علمائے اہلسنّت کو بدنام کرنے اور شیعہ حضرات کی خوشنودی حاصل کرنے کیلئے جس طرح مسلک اہلسنّت کو بدنام کیا گیا ہے مخالفین اہلسنّت کو اہلسنّت و جماعت پر اعتراض کا موقع فراہم کیا گیا ہے وہ قارئین آوازِ حق فروری ۲۰۰۴ء ص ۳۲،۳۳ مطالعہ فرمائیں۔

۴۔ پیر محمد نے فرضی سوال بنا کر فرضی علماء سے استفسار کر کے مختلف غیر شرعی امور جو کہ جہلا کبھی مزارات کے ساتھ کرتے ہیں ان کا جواب علمائے اہلسنّت کی طرف سے محض اختراعی طور پر یوں لکھا۔

☆...... ''میرے اس سوال کا جواب سب کی طرف سے جو مجھے ملتا رہا، اس کا خلاصہ یہ ہے کہ ایک طرف مزارات اولیاء اللہ کے منکرین ہیں اگر ہم ان منکرات کے خلاف تبلیغ کریں تو ان کے موقف کی تائید ہوتی ہے جو ہمیں گوارہ نہیں ہے جبکہ دوسری طرف ان چیزوں کو شعائر اہلسنّت تصور کرنے والوں کی اکثریت ہے جن کی مخالفت کرنے میں دیوار کے ساتھ لگنے کا خوف ہوتا ہے بس انہی دو

مصیبتوں سے بچنے کے لیے ہمیں گونگا شیطان بننا پڑتا ہے ورنہ اگر مذکورہ باتوں کا خوف نہ ہوتا تو ہم اس کے خلاف نہی عن المنکر کر کے ضرورِ حق تبلیغ انجام دیتے۔ (ص۳۳)

لعنت اللہ علی الکذبین یہ سراسر پیر محمد کے ذہن کی اختراع ہے شیعہ حضرات کا مخصوص مسئلہ تقیہ کو جائز ثابت کرنا جو ہوا اس لیے پیر محمد کو جھوٹ ہی بھولنا پڑے تو کوئی بات نہیں آخر تقیہ کا عملی مظاہرہ بھی تو کرنا ہے حالانکہ قارئین ہم نے بے شمار علمائے حق اہلسنّت کی زیارت کی ہے ان سے گفتگو کا موقع بھی ملتا رہتا ہے اور عوام الناس کے غلط عقائد اور معمولات کے متعلق بھی گفتگو ہوتی رہتی ہے تو وہ بر ملا غلط رسومات وعقائد کی تردید کرتے ہیں اور سر محفل بھی اس کا اظہار کرتے ہیں اور ان موضوعات پر باقاعدہ کتابیں بھی تصنیف کی گئی ہیں۔ ☆

خدارا! تعصب کو چھوڑ کر حقائق شناسی کی طرف آنے کی زحمت فرمائیں تاکہ تقیہ کے نام سے رخصت کے درجہ میں ایک اسلامی حکم سے لاشعوری میں منحرف ہونے کے گناہ سے بچ سکیں۔ (ص۳۴ فروری ۲۰۰۴ء)

(قارئین یہ بات ذہن نشین رہنی چاہیے کہ یہ ساری بحث شیعہ حضرات کے ہاں مروج معمول یہ مخصوص مسئلہ تقیہ کے بارے گفتگو چل رہی ہے) ! انا للہ وانا الیہ راجعون دیکھا آپ نے اب چشتی صاحب نے بھی تقریباً اسی رنگ میں بات کر ہی دی ہے جس طرح شیعہ حضرات کہتے ہیں جو تقیہ نہیں کرتا اس کا دین ہی نہیں'' اور چشتی صاحب نے تقیہ کے ترک وانحراف کو گناہ قرار دے دیا ہے۔ جس طرح کا تقیہ شیعہ میں ہے ہم اس سے اتفاق نہیں کرسکتے۔

ع آگے ہی آگے دیکھیے ہوتا ہے کیا

ماہنامہ آوازِ حق فروری ۲۰۰۴ء کے مضمون ''تقیہ کی شرعی حیثیت سے ہم نے چند فقرے قارئین کی عدالت میں پیش کر دیئے ہیں اب ذرا اپریل کا شمارہ ملاحظہ ہو۔

ہمارے اختلاف اس مضمون سے یہ نہیں کہ مخصوص حالات میں تقیہ کی رخصت نہیں ہے بلکہ ہم تو اختلاف اس سے کررہے ہیں کہ یہ کہنا کہ شیعہ اور سنی میں تقیہ کی بابت کوئی تنازعہ نہیں ہے دونوں فریقین میں اس مسئلہ میں ذرا برابر فرق نہیں ہے حالانکہ اہلسنّت اور اہل تشیع میں یہ مسئلہ متنازعہ ہے اور یہ اہلسنّت میں تقیہ سے عزیمت پر عمل کرنا افضل ہے۔ قادری)

ماہنامہ آوازِ حق اپریل ۲۰۰۴ء

ماہ جنوری، فروری، مارچ میں مسلسل لگاتار تقیہ کو جائز اور بلا امتیاز مسلک شیعہ و سنی دونوں کا معمول بہ ہونا اور ضرورت ہونا قرار دے کر پیر محمد چشتی نے جس طرح دونوں مسالک کو تقیہ کے مسئلہ پر متحد و متفق ثابت کرنے کی کوشش کی ہے۔ لیکن پھر پیر محمد چشتی کو خطرہ لاحق ہو گیا کہ تمام لوگ اس شعر کے مصداق تو نہیں ہوتے۔

تم جھوٹ کہہ رہے ہو ہمیں اعتبار ہے

اگر کسی صاحب مطالعہ نے اسلاف کی کتابوں کا مطالعہ کیا تو پھر میرے سارے کیے کرائے پر پانی پھر جائے گا اور اہل تشیع کی خوشنودی حاصل نہیں ہوگی اور اگر وہ اَن داتا ناراض ہو گئے تو خرچہ پانی بند ہو جائے گا۔ اس لیے مولوی صاحب کو یہ پاپڑ بیلنے پڑے لکھتے ہیں۔

اسلاف کے کلام سے پیدا ہونے والے ایک مغالطہ و اشتباہ کا ازالہ

تقیہ کا شرعی حکم ہونے اور بلا تفریق شیعہ و سنی کی ضرورت اور معمول بہ ہونے کے حوالے سے ہماری اس ''تحقیق'' کے پیش نظر قارئین کے ذہنوں میں بعض اسلاف اہلسنّت کی طرف سے تقیہ کی مذمت اور اسے اہل نفاق کی علامت قرار دیئے جانے کی تصریحات کو دیکھ کر خلجان و تردد یا مغالطہ و اشتباہ کا پیدا ہونا ایک فطری بات ہے۔

(آوازِ حق اپریل ۲۰۰۴ء ص ۶)

مولوی صاحب کو اقرار ہے کہ اسلاف اہلسنّت کی کتابوں میں تقیہ کی مذمت ہے اور اسے اہل نفاق کی علامت قرار دیا گیا ہے لیکن پھر ہمیں بار بار وہی بات دہرانی پڑتی ہے کہ مولوی صاحب کو عمر کے اس حصے میں شیعہ مسلک کے کون سے خاص مسئلہ کی کشش مجبور کر رہی ہے کہ وہ اہلسنّت کے اسلاف کی کتابوں میں موجود تصریحات کے خلاف اپنی تحقیق پیش کر کے اہل تشیع کی تقویت کا باعث بن رہے ہیں۔ اور پھر یہ بھی اقرار ہے کہ اسلاف اہلسنّت میں ایک نہیں دو نہیں بلکہ درجنوں کتابوں میں تقیہ کی مذمت اور مسلمانوں کیلئے شجرہ ممنوعہ و حرام ہونا لکھا ہوا ہے۔ [1] (آوازِ حق اپریل ۲۰۰۴ء ص ۶)

[1] اور یہی حق ہے کہ جس طرح کا شیعہ حضرات میں تقیہ کا مسئلہ معروف ہے وہ اہلسنت کیلئے شجرہ ممنوعہ ہی ہے) قادری۔

؎ الجھا ہے یار کا پاؤں زلف دراز میں
لو آپ اپنے دام میں صیاد آ گیا

مجدد الف ثانی اور رد تقیہ

مولوی صاحب نے خود اپنے رسالے میں مجدد الف ثانی شیخ احمد سرہندی فاروقی علیہ الرحمۃ کے حوالے سے مندرجہ ذیل عبارت درج کی ہے۔

☆...... ''یعنی تقیہ کرنا منافقین کی صفت خاصہ اور مکر و فریب کرنے والوں کی صفت لازمہ ہے۔'' (مکتوبات امام ربانی حصہ نور الخلائق مکتوب نمبر ۳۶ دفتر دوم ص ۸۳ مطبوعہ مکتبہ سعیدیہ لاہور) (بحوالہ آوازِ حق اپریل ۲۰۰۴ء ص ۴)

اب چشتی صاحب کو چاہیے تھا کہ اسلاف کی تحقیق کو بسر وچشم قبول کرتے ہوئے اگر سنیوں کی کسی کتاب میں تقیہ کے جواز کی تصریح ملتی تھی تو اس کا صحیح محل بیان کر کے سنی و شیعہ کے امتیاز کو برقرار رکھتے نہ کہ سنی و شیعہ کو یکساں تقیہ کے جواز کا قائل بتا کر جگ ہنسائی کا سبب بنتے۔ لیکن چشتی صاحب نے اسلاف اہلسنّت کی مخالفت برداشت کر لی لیکن یار لوگوں کا دفاع عزیز رکھا اور اور اُلٹا مجدد الف ثانی اور دیگر اسلاف اہلسنّت کے اقوال رد تقیہ کے بارے میں ان کی تاویلیں کرنی شروع کر دیں۔ (ملاحظہ ہو آوازِ حق اپریل ۲۰۰۴ء ص ۵)

پیر محمد نے شیعہ کا دفاع کرنے کے لیے جو چال چلی تھی کہ مخصوص حالات میں تقیہ کرنا رخصت فی الاسلام ہے۔ جب جان و مال، عزت و آبرو کا خطرہ ہو تو بظاہر تقیہ کر لینا رخصت ہے۔ اور شیعہ بھی اسی طرح اس کے جواز کے قائل ہیں۔ تو اس کا رد کرتے ہوئے ہم نے بھی پچھلے صفحات میں اشارہ دیا تھا کہ یہ شیعہ حضرات تو حضرت علی رضی اللہ عنہ کا اپنے دورِ خلافت میں بھی تقیہ پر عمل بتاتے ہیں اور خلفاء ثلاثہ کی تعریف و توصیف کو ان کے تقیہ پر محمول کرتے ہیں۔ اب مولوی صاحب نے اس بات کا جواب بھی دیا ہے اور جس طرح سنیوں کو شیعہ کے ساتھ اس مسئلہ میں مدغم کرنے کی کوشش کی ہے ملاحظہ فرمائیں۔

☆...... میں اپنی فہم کے مطابق اسلاف اہلسنّت کو تقیہ کی کسی بھی جائز صورت کے خلاف نہیں پاتا نیز یہ کہ اہل تشیع علماء کی طرف سے حضرت مولا علی سمیت دیگر اہلسنّت اطہار و صحابہ کرام کی طرف منسوب تقیہ کے حوالے سے ان کے

ساتھ اہلسنت کے اس اختلاف کو بھی نزاع لفظی کے سوا کچھ اور نہیں سمجھتا کیونکہ تقیہ کی جن شکلوں کو آئمہ اہلسنت ناجائز وحرام سمجھتے ہیں شیعہ علماء بھی انہیں حرام سمجھنے میں ان کے ساتھ متفق ہیں .... نیز یہ کہ تقیہ کی مذکورہ الصدر جائز صورتوں کا خصوصیت مسلک سے قطع نظر سب کی ضرورت ہونے میں بھی کوئی فرق نہیں ہے ۔ یعنی تقیہ پر عمل کیے بغیر کسی شیعہ کی عملی زندگی ممکن ہو سکتی ہے نہ سنی کی، پھر یہ بھی ہے کہ تقیہ کے جواز اور رخصت فی السلام ہونے پر دلالت کرنے والی آیات واحادیث کی تفسیر وتعبیر میں بھی شیعہ سنی کی کوئی تفریق نہیں ہے۔ (آواز حق اپریل ۲۰۰۴ء ص ۷

☆ .... تقیہ کی شرعی حیثیت کے تعین کے بابت فریقین (سنی وشیعہ) میں ذرہ برابر فرق محسوس نہیں ہوتا۔ (آواز حق ص ۷ اپریل ۲۰۰۴ء)

حالانکہ شیعہ حضرات کی روایت لا دین لمن لا تقیۃ لہٗ پیچھے گزر چکی مگر اہلسنّت میں اس کا کوئی وجود ہی نہیں اور دین کا نوے فیصد تقیہ میں ہونا بھی شیعہ مسلک میں موجود ہے لیکن پھر مولوی صاحب شیعہ وسنی میں کوئی فرق محسوس نہیں کر رہے۔

آوازِ حق مئی ۲۰۰۴ء

اگر ایک دفعہ پیر محمد نے شروع جواب میں تقیہ کی مذمت کی تو دوسرے شماروں میں بار بار اس طرح کی عبارتیں درج کیں کہ اہل تشیع کو خوش کیا جائے اور اپنی آسائشوں (بصورت خرچہ پانی جو شیعہ حضرات سے متوقع ہے) کو نقصان نہ پہنچنے پائے اور اس کی تلافی بار بار اس طرح کے جملے لکھ کر گئی۔

☆ ...... تقیہ کے جواز کو شیعہ کا مذہبی خاصہ قرار دے کر اہلسنّت کیلئے ممنوع ٹھہرانے کا کوئی جواز نہیں بنتا۔ کاش اس معکوسی تبلیغ پر نظر ثانی کرنے کی توفیق ہمارے حضرات کو نصیب ہو جائے۔ (آواز حق ص ۲۳، مئی ۲۰۰۴

☆ ...... شیعہ سنی کے مابین غیر متنازعہ ہونے کے باوجود تقیہ کو متنازعہ بنا کر شیعہ کے ساتھ خاص اور اہلسنّت کیلئے شجرہ ممنوعہ مشہور کرنا قابل فہم نہیں ہے۔

(آواز حق ص ۲۳ کالم نمبر ۲ آخری سطریں)

چلو نہ رہے گا بانس نہ بجے گی بانسری اب چشتی صاحب فرما رہے ہیں کہ شیعہ و سنی میں تقیہ کے مسئلہ پر کوئی تنازعہ ہی نہیں ہے اور اسے خوامخواہ متنازعہ بنایا جا رہا ہے۔ یہ تو ہم چشتی صاحب کے ممدوحین کی کتابوں سے اس کا متنازعہ مابین سنی وشیعہ ہونا ثابت کریں گے۔ ایک اور پیرا اسی مفہوم کا ملاحظہ فرمائیں۔

☆...... ایسے میں تقیہ کے غیر متنازعہ حکم شرعی کو خوامخواہ متنازعہ بنانا اور اسے مذہب شیعہ کہہ کر اہلسنّت کیلئے شجرہ ممنوعہ قرار دینا مذہبی عصبیت کی آلودگی سے محفوظ حضرات کیلئے باعث تعجب نہ ہو گا تو اور کیا ہو گا؟ (آوازِ حق ص ۲۵ مئی ۲۰۰۴ء)

یعنی جو حضرات شیعہ کے مخصوص نظریات وعقائد کو جنہیں وہ تقیہ کے ذریعے پروان چڑھا رہے ہیں اور آئمہ اہل بیت کے صحیح عقائد ونظریات کو بھی تقیہ پر محمول کر کے حق و باطل کو گڈ مڈ کرنے کی کوشش کرتے ہیں اُن سے اس تقیہ سے اختلاف کرتے ہیں وہ متعصب ہیں اور چشتی صاحب کیلئے تعجب کا باعث۔

لیکن ہمارے لیے تعجب کا باعث تو چشتی صاحب کی ذات گرامی ہے اگر ان کو شیعہ مسلک میں اس قدر کشش محسوس ہوتی ہے اور ان کا دل خود ساختہ مظلوم اہل تشیع کے دفاع کیلئے اس قدر دھڑک رہا ہے تو کھل کر اہل تشیع میں شامل ہو جائیں اور مسلک اہلسنّت پر رحم کریں اور اس طرح سنی عالم مشہور ہو کر سنیوں کی جڑیں کھوکھلی نہ کریں۔

حدیث پاک میں آتا ہے کہ انسان اپنے دوست کے دین پر ہوتا ہے۔ شاید یہی وجہ ہے کہ چشتی صاحب خمینی سے دوستی کی لاج نبھا رہے ہیں اور خمینی مذہب کا دفاع کا ٹھیکہ لیے ہوئے ہیں۔

اس مذکورہ بالا مفہوم کے حوالہ جات مزید ملاحظہ فرمانے کا شوق ہو تو آواز حق کے شمارے میں دیکھے جا سکتے ہیں۔ صفحہ نمبر ۲۷ پر لکھتے ہیں کہ۔

☆...... جبکہ تقیہ قرآن شریف سے ثابت ہونے کے ساتھ احادیث نبویہ ﷺ سے اس کی تائید اور اجماع امت وقیاس مجتہد سے اس کی عملی تصدیق بھی ہو رہی ہے ایسے میں ہمارے اہلسنّت مبلغین کا اسے اسلامی حکم ہونے سے نکال کر گناہ کے زمرہ میں مشہور کرنا باعث تعجب نہ ہو گا تو اور کیا ہو گا؟

(آواز حق مئی ۲۰۰۴ء ص ۲۷)

کیا سمجھے مولوی صاحب کیا کہنے کی کوشش کر رہے ہیں کہ تقیہ قرآن و حدیث قیاس و اجماع چاروں دلائل شرعیہ سے ثابت ہے گویا جن علمائے اہلسنت نے تقیہ کی مذمت میں (جو شیعہ حضرات سے مخصوص ہے) کتابیں تک تصنیف کی ہیں وہ سب کے سب چاروں دلائل شرعیہ کے مخالف قرار پائیں گے اور دلائل شرعیہ سے ثابت مسئلہ کے منکر۔

کیوں مولوی صاحب کیا وہ مسلمان رہے یا......؟

مولوی پیر محمد چشتی نے صحابہ کرام رضوان اللہ علیہم اجمعین کی زندگی میں بھی تقیہ کو شامل کرنے کی کوشش کی ہے۔ حضرات غور فرمائیں کہ یہ دشمنان صحابہ کی تقویت کا باعث بات نہیں ہے وہ تو پہلے ہی یہ کہتے ہیں کہ خلفاء ثلاثہ بطور تقیہ مسلمان تھے وہ محض حکومت و اقتدار کی خاطر مسلمان بنے ہوئے تھے۔ (نعوذ باللہ من ھذا الخرافات) تین چار شماروں میں قسط وار ''تقیہ کی شرعی حیثیت'' مضمون لکھ کر تلبیس ابلیس کر کے آخر پر جو نتیجہ اخذ کیا ہے وہ چشتی صاحب کے الفاظ میں ملاحظہ فرمائیں۔

تقیہ کو اہل تشیع کا مذہبی خاصہ کہہ کر اہلسنت کیلئے شجرہ ممنوعہ قرار دینا بجائے خود ناجائز ہے، ناانصافی اور شیعہ کی مخالفت میں ایک اسلامی حکم سے انکار کے مترادف ہے۔ اس لیے کہ اس کی جتنی صورتیں جائز ہو سکتی ہیں وہ شیعہ سنی کی تفریق کے بغیر دونوں کے نزدیک متفقہ طور پر ناجائز ہیں اور جواز کی صورتوں میں واجب مستحب اور مباح کے مراتب کا جو فرق ہے اس میں بھی فریقین کے اکابرین کے مابین کوئی اختلاف نہیں ہے...... (آواز حق صفحہ ۲۸ مئی ۲۰۰۴ء)
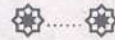
تقیہ کے متعلق فریقین (شیعہ، سنی) کے نظریات و عقائد

عقیدہ اہلسنّت و جماعت

ایسی حالت میں جبکہ جان کا خطرہ ہو۔ جسے حالت اضطراری کہا جاتا ہے۔ بہت سے احکامات (اوامر ونواہی) اس حالت کے قیام تک یا تو موقوف ہو جاتے ہیں۔ یعنی حرام کو اضطراری حالت میں کرنے والے کو حرام کا مرتکب نہیں کہا جائے گا۔ یا اس کے لیے بہت سی صورتوں میں اس امر ممنوع کو کرنا لازم ہو جاتا ہے نہ کرنے کی صورت میں اگر جان دے بیٹھا تو گنہگار ہو گا۔ اسی طرح حلال بھی اضطراری حالت میں یہی حکم رکھتا ہے یعنی اس حالت میں حق کو چھپا کر باطل اور صدق کو چھپا کر کذب کا اظہار جائز ہو جاتا ہے لیکن یہ جواز صرف ظاہری طور پر ہو گا اس کے پیچھے اس مجبور انسان کا دل حق کو حق اور باطل کو باطل ہی سمجھتا ہو اور اسے اس کیفیت پر اطمینان ہو۔ لیکن توحید و رسالت کے انکار پر مجبور آدمی اگر جبر برداشت کرتے ہوئے جان دے دے تو یہ ایک انتہائی عزیمت ہو گی اور وہ شہید ہو گا لیکن اگر اس عزیمت کی بجائے وہ رخصت پر عمل پیرا ہو جائے تو بھی اس لیے جائز ہے لیکن اس مقام پر یہ بھی ذہن نشین رہے کہ یہ حکم رخصت عوام مومنین کے لیے ہے۔ انبیاء کرام اس سے مستثنٰی ہیں۔ انہیں بہر صورت عزیمت پر ہی عمل کرنا ہوتا ہے۔ اگر بھوک و پیاس کی شدت سے مر جانے کا خطرہ ہو اور حلال اشیاء میں سے کوئی بھی چیز نہیں ملتی تو اضطراری حالت میں خنزیر کا گوشت بقدر ضرورت اور شراب پینا بقدر حاجت جائز ہے لہٰذا اس حالت کا نام ہمارے ہاں ''اضطرار'' ہے۔

(بحوالہ عقائد جعفریہ جلد چہارم از مناظر اسلام شیخ الحدیث مولانا محمد علی صاحب علیہ الرحمہ صفحہ نمبر ۸۰)

مولانا محمد علی صاحب اہلسنّت کے مایہ ناز عالم دین تھے اور جامعہ رضویہ فیصل آباد کے فارغ التحصیل ۔ شیعہ مذہب کے خلاف آپ کی تحریریں ایک اتھارٹی کی حیثیت رکھتی ہیں۔

آپ کی اس تحریر سے ثابت ہوا کہ سنیوں میں اس بات کی قطعاً گنجائش نہیں کہ لا دین لمن لا تقیة لهٗ ۔

تقیہ کے متعلق آئمہ اہلسنّت کے مذاہب

امام ابوبکر احمد بن علی رازی حنفی علیہ الرحمہ ۳۷۰ھ

اضطرار کی حالت میں تقیہ کرنے کی اللہ تعالیٰ کی طرف سے رخصت ہے، اور یہ واجب نہیں ہے بلکہ تقیہ کو ترک کرنا افضل ہے ہمارے اصحاب نے کہا ہے کہ جس شخص کو کفر پر مجبور کیا گیا اور اس نے کفر نہیں کیا حتیٰ کہ وہ شہید ہوگیا وہ اس شخص سے افضل ہے جس نے تقیہ کیا، مشرکین نے حضرت خبیب بن عدی رضی اللہ عنہ کو گرفتار کر لیا حتیٰ کہ ان کو شہید کر دیا۔ مسلمانوں کے نزدیک وہ حضرت عمار بن یاسر سے زیادہ افضل تھے جنہوں نے تقیۃً کفر کو ظاہر کیا۔ (احکام القرآن ج ۲ ص ۱۰ مطبوعہ سہیل اکیڈمی لاہور ۱۴۰۰ھ)

علامہ ابو الحیان اندلسیؒ

امام ابو حنیفہؒ کے اصحاب نے یہ کہا ہے کہ تقیہ اللہ کی طرف سے رخصت ہے اور اس کو ترک کرنا افضل ہے کسی شخص کو کفر پر مجبور کیا جائے اور وہ کفر نہ کرے حتیٰ کہ اس کو قتل کر دیا جائے تو وہ اس شخص سے افضل ہے جو جان بچانے کیلئے تقیۃً کفر کو ظاہر کرے۔ اس طرح ہر وہ کام جس میں دین کا اعزاز ہو اس کو بروئے کار لانا خواہ قتل ہونا پڑے رخصت کی بہ نسبت افضل ہے امام احمد بن حنبل رحمتہ اللہ علیہ سے پوچھا گیا اگر آپ کو تلوار پر پیش کیا جائے تو آپ تقیۃً جواب دیں گے؟ فرمایا: نہیں۔ امام احمد نے فرمایا جب عالم تقیہ سے جواب دے اور جاہل جہالت کا اظہار کر رہا ہو تو حق کیسے ظاہر ہوگا اور جو چیز ہم تک تواتر اور تسلسل سے پہنچی ہے وہ یہ ہے کہ صحابہ کرام اور تابعین عظام نے اللہ کی راہ میں اپنی جانوں کو خرچ کر دیا اور انہوں نے اللہ کی راہ میں کبھی کسی ملامت کرنے والے کی پرواہ کی نہ کسی جابر کے ظلم کی۔ (بحوالہ تفسیر تبیان القرآن از علامہ غلام رسول سعیدی ص ۱۱۶)

امام علامہ ابو عبد اللہ محمد بن احمد قرطبی مالکیؒ متوفی ۶۶۸ھ

جب مسلمان کافروں کے درمیان گھر جائے تو اس کیلئے جائز ہے کہ اپنی جان بچانے کیلئے نرمی سے جواب دے درآں حالیکہ اس کا دل تصدیق سے مطمئن ہو اور جب تک قتل کا، اعضاء کاٹنے کا یا سخت ایذا پہنچانے کا خطرہ نہ ہو تقیہ کرنا جائز نہیں ہے اور جس شخص کو کفر پر مجبور کیا جائے تو صحیح مذہب یہ ہے کہ وہ ثابت قدمی سے دین پر جما رہے اور کفریہ کلمہ نہ کہے اگر چہ اس کی رخصت ہے۔

(الجامع لاحکام القرآن ج ۴ ص ۵۷ مطبوعہ انتشارات ناصر خسرو ایران ۱۳۸۷ھ)

علامہ عبد الرحمان بن علی بن محمد جوزی حنبلی متوفی ۵۹۷ھ

تقیہ کرنے کی رخصت ہے یہ عزیمت نہیں ہے امام احمد سے پوچھا گیا کہ آپ کے سر پر تلوار رکھ دی جائے تو کیا آپ تقیہ سے جواب دیں گے فرمایا نہیں آپ نے فرمایا جب عالم تقیہ سے جواب دے اور جاہل جہالت پھیلا رہا ہو تو حق کیسے ظاہر ہوگا۔ (زاد المسیر ج ۱ ص ۳۷۲ مطبوعہ مکتب اسلامی بیروت ۱۴۰۷ھ)

امام فخر الدین محمد بن ضیاء الدین عمر رازی شافعی متوفی ۶۰۶ھ

جب کوئی شخص کافروں میں رہتا ہو اور اس کو اپنی جان اور مال کا خطرہ ہو تو وہ ان سے نرمی کے ساتھ بات کرے اور دشمنی ظاہر نہ کرے بلکہ یہ بھی جائز ہے کہ ان سے اس طرح باتیں کرے جس سے ان کی محبت اور دوستی ظاہر ہو لیکن دل سے محبت نہ رکھے بلکہ دشمن جانے، نیز جس صورت میں جان بچانے کیلئے تقیہ کرنا جائز ہے وہاں بھی حق کا اور ایمان کا ظاہر کرنا افضل ہے۔ (تفسیر کبیر ج ۲ ص ۲۹ مطبوعہ دار الفکر بیروت ۱۳۹۸ھ)

قارئین آپ نے ملاحظہ فرمایا کہ آئمہ اہلسنّت بھی اگر مخصوص حالات میں تقیہ کو رخصت فی الاسلام قرار دیا تو ساتھ ہی ترک تقیہ کو افضل اور بہتر قرار دیا ہے نہ پیر محمد چشتی کی طرح اس کے ترک کو گناہ وغیرہ یا شیعہ حضرات کی طرح دین کا نوے فیصد تقیہ میں مضمر اور پھر اہل تشیع انبیاء کرام علیہم السلام سے بھی تقیہ منسوب کرتے ہیں حالانکہ اہلسنّت اس کا رد فرماتے ہیں۔ اور ایسی صورت میں شیعہ و سنی بلا تفریق مسلک تقیہ دونوں کی ضرورت اور معمول بہ اور اس کے جواز کی تمام صورتوں پر متفق کہنا جہالت، حماقت اور سفاہت نہیں تو اور کیا ہے۔

تقیہ کے متعلق اہل تشیع کا عقیدہ

شیعہ حضرات نے اضطرار کے مقابلے میں لفظ ''تقیہ'' وضع کیا ہے اور اس میں اس قدر وسعت اور ہمہ گیری رکھی کہ ہر مطلب پورا کرنے کیلئے حق کو چھپا کر باطل کا اظہار کرنا صرف ان کے ہاں جائز ہی نہیں بلکہ واجب ہے اور اس کیلئے اضطرار ضروری نہیں بس کوئی مصلحت پیش نظر ہو تقیہ جائز ہے۔

دوسری وسعت اس (تقیہ) میں ان شیعہ لوگوں نے یہ بھی رکھی ہے کہ یہ صرف عوام کے لیے ہی نہیں جیسا کہ اضطرار ہوتا ہے بلکہ عوام و خواص، امتی اور انبیاء کرام حتی کہ آئمہ اہل بیت جو کہ ان کے نزدیک انبیاء سے بھی ممتاز شخصیات ہیں کیلئے جائز اور قابل عمل کہا بلکہ بہترین اعمال میں اسے شمار کیا اور جو آدمی اس کا منکر ہو اسے مرتد اور کافر تک کہنے سے نہیں چوکتے بلکہ منکر تقیہ کہ آئمہ اہل بیت کا عمداً قاتل سمجھتے ہیں اور یہ اس وقت تک قابل عمل رہے گا جب امام مہدی کا ظہور ہو گا۔ یعنی دوسرے الفاظ میں یوں کہا جائے گا کہ امام مہدی کے تشریف لانے تک ہر شیعہ کے لیے تقیہ لازم ہے اور جو اس پر عمل نہ کرے وہ شیعہ نہیں۔ (بحوالہ شیعہ مذہب المعروف عقائد جعفریہ جلد چہارم ص ۸۱)

سنی عقیدہ اور اہل تشیع کا عقیدہ تقیہ کے بارے میں جو ہے وہ ہم نے عقائد جعفریہ کے حوالے سے درج کر دیا ہے آگے مولانا محمد علی صاحب نے سنی عقیدہ کو بھی اہلسنت کی معتبر کتابوں سے واضح کیا ہے اور اہل تشیع کا عقیدہ جو ہم نے درج کیا وہ بھی خود ساختہ نہیں بلکہ باقاعدہ شیعہ کی معتبر کتابوں سے اس عقیدہ کو ثابت کر کے اس کا رد بھی پیش کیا گیا۔ ان تمام دلائل کو اگر درج کروں تو یہ مضمون بہت طویل ہو جائے گا شائقین حضرات عقائد جعفریہ کتاب کا مطالعہ کریں۔

عقائد جعفریہ کتاب پر جن حضرات کی تصدیقیں اور تقریظات ہیں ذرا ان کے اسمائے گرامی بھی ملاحظہ فرمائیں۔

۱۔ پیر محمد چشتی کے ممدوح شاہ احمد نورانی کے سسر شیخ العرب والعجم عمدۃ الاتقیاء میزبان مہمانان مصطفےٰ علیہ التحیۃ والثنا

علامہ محمد فضل الرحمٰن مدظلہ خلف الرشید شیخ الشیوخ

حضرت مولینا ضیاء الدین مدنی رحمۃ اللہ علیہ ساکن مدنیہ شریف زادھا اللہ شرفاً۔

۲۔ پیر طریقت راہبر شریعت افتخار نقشبندیت

قبلہ سید محمد باقر علی شاہ صاحب سجادہ نشین

آستانہ عالیہ حضرت کیلیانوالہ شریف (گوجرانوالہ)

۳۔ محقق ابن محقق، شارح بخاری حضرت علامہ

سید محمود احمد رضوی علیہ الرحمۃ

امیر مرکزی دارالعلوم حزب الاحناف گنج بخش روڈ لاہور۔

۴۔ مفسر قرآن علامۃ الدہر شیخ الحدیث حضرت علامہ

محمد فیض احمد اویسی مدظلہٗ (بہاولپور)

۵۔ شیخ الحدیث والتفسیر، جامع المعقول والمنقول حضرت مولانا

علامہ غلام رسول رضوی فیصل آباد

ایسے جلیل القدر علماء وفضلاء حضرات کی مذکورہ کتاب پر تقریظیں ہیں۔ اس کتاب سے ہم نے اہلسنت کا عقیدہ تقیہ کے بارے کیا ہے درج کیا ہے اور اہل تشیع کا رد بھی۔

پیر محمد چشتی کے ممدوح علامہ محمد اشرف سیالوی کی تحقیق اور رد تقیہ

ناظرین ہم علامہ محمد اشرف سیالوی صاحب کے حوالے سے اہلسنت کا عقیدہ تقیہ کے بارے میں درج کرنے سے پہلے ذرا اس کے پس منظر میں لے جانا چاہتے ہیں۔

حضرات کافی عرصہ قبل شیخ الاسلام والمسلمین علامہ پیر قمر الدین سیالوی علیہ الرحمۃ نے شیعہ عقائد کے رد میں اپنی ایک محققانہ کتاب شائع کی تھی جس کا نام ہے ''مذہب شیعہ'' تو شیعہ حضرات نے علامہ سید قمر الدین سیالوی صاحب کی وفات کے بعد اس کا جواب شائع کیا۔ خواجہ قمر الدین سیالوی صاحب نے اس کتاب میں شیعہ حضرات کے عقیدہ تقیہ کا رد بھی پیش کیا تھا۔ انشاء اللہ العزیز ہم عنقریب خواجہ سیالوی کی تقیہ کے رد میں میں تحریروں کے

اقتباسات پیش کریں اور پھر چشتی صاحب سے پوچھیں گے کیوں جناب شیعہ اور سنی میں تقیہ کے مسئلہ پر اختلاف ہے کہ نہیں۔

بہر حال شیعہ عالم ڈھکو صاحب نے خواجہ صاحب کی کتاب مذہب شیعہ کا جواب دینے کی کوشش کی ہے بعینہٖ پیر محمد کی طرح تقیہ کو جائز اور بعض علمائے اہلسنّت کی عبارات سے مغالطہ دینے کی کوشش کی ہے جس کا رد علامہ اشرف سیالوی دیتے ہوئے لکھتے ہیں۔

☆...... ''ڈھکو صاحب نے کذب اور تقیہ کے متعلق محض لفظی اور تعبیری فرق ثابت کرنے کی کوشش کی ہے۔

ناظرین ڈھکو شیعہ نے بھی پیر محمد چشتی کی طرح کہا تھا کہ سنی اور شیعہ میں تقیہ میں اگر اختلاف ہے تو صرف لفظی نزاع ہے۔ ورنہ اہلسنّت اور شیعہ اس مسئلہ پر متفق ہیں۔

(شیعہ کتاب تنزیہہ الامامیہ ص ۲۱،۲۲) (آواز حق اپریل ۲۰۰۰ء ص ۷)

پیر سید علامہ قمرالدین سیالوی صاحب کے جواب میں بعینہٖ وہی بات شیعہ عالم نے کہی اور وہی پیر محمد کہہ رہا اور محمد اشرف سیالوی صاحب نے اس کا رد کیا ہے۔

آگے علامہ سیالوی لکھتے ہیں وہ تو بحمد اللہ ہم روز روشن کی طرح عیاں کر چکے ہیں کہ شیعہ صاحبان کذب اور غلط بیانی کو صرف دفع مضرت کیلئے استعمال نہیں کرتے بلکہ قاضی القضاہ بننے کا شوق ہو یا وزیر اعظم ہونے کا تو بھی اسی سے کام لیا جاتا ہے اور صرف بھوکے مرنے کی وجہ سے نہیں بلکہ موٹا اور فربہ ہونے کیلئے بھی اس خنزیر کو مباح قرار دیتے ہیں پھر اہل سنت جھوٹ بھی مطلق بولنا جائز نہیں رکھتے خواہ کتنی ہی مجبوری ہو بلکہ تعریض ارتکاب مجاز اور توریہ کے ذریعے جھوٹ سے بچنے کی سعی کی جائے گی اور اس کی بھی صورت نہ رہے تو پھر بھی محض تشدد اور قابل برداشت سزا یا قتل کا اندیشہ ہو تو ہجرت کرنا لازم ہے اور دارالسلام میں اور ظالم بھی مسلمان ہو تو پھر مباح ہے لیکن اس آخری درجہ کو کذب سے تعبیر کریں یا تقیہ سے لفظی فرق ہے نہ یہ کہ علی الاطلاق شیعہ صاحبان اور اہل السنۃ کے درمیان اس مسئلہ میں محض لفظی اور تعبیری اختلاف ہے۔ (تحفہ حسینیہ از محمد اشرف سیالوی ص ۹۴)

ہم ایک دفعہ اس ساری بحث میں ایک خاص نکتہ کی طرف قارئین توجہ مبذول کروانا چاہتے ہیں کہ شیعہ حضرات کے ساتھ تقیہ میں اختلاف کا سب سے بڑا نکتہ ہے جو کہ وہ تقیہ میں دین کا نوے فیصد ہونا اور تقیہ نہ کرنے والے کا دین و ایمان ہی نہ ہونے کا عقیدہ

رکھتے ہیں اور یہ بہت بڑا اختلاف ہے محض کسی مجبوری کیوجہ سے شریعت نے رخصت بھی دی ہے تو اس کے اجر و ثواب اور اس کے ذریعے ترقی درجات اور ترک کی صورت میں مکمل خسران اور نقصان دین و ایمان بلکہ ان کے انعدام کا ڈراوا دینا جس بدنیتی پر دال ہے وہ سب پر عیاں ہے۔

علامہ اشرف سیالوی پیر محمد چشتی کی نظر میں

قارئین ہم ذرا آوازِ حق سے ایک حوالہ نقل کیئے دیتے ہیں کہ پیر محمد کے نزدیک علامہ اشرف سیالوی صاحب کوئی علمی شخصیت ہیں کہ نہیں۔

.... تاہم رفقاء محترم حضرت مولانا عبدالحق جانشین حضرت استاذ استاذ نا یار محمد بندیالوی نور اللہ مرقدہٗ بندیال شریف، ''مولانا اشرف سیالوی''، مولانا غلام محمد بلوچ جیسے زکی الطبع فضلاء وقت کی ہم درسی میں ان کے ہمراہ مخمل میں ٹاٹ کی پیوند بن کر حضرت کے حلقہ درس سے چند سالوں تک جو مستفیض ہوا ہوں .... (آوازِ حق اپریل ۲۰۰۴ء ص ۲۳)

اب سوال یہ ہے کہ جن فضلاء وقت کے ساتھ معیت کو چشتی صاحب مخمل میں ٹاٹ کا پیوند اپنے آپ کو سمجھتے ہیں کیا ان کی اس مخملی تحقیق سے بھی اتفاق کریں گے یا پھر اپنی پھٹی ہوئی جگہ جگہ سے اہل تشیع کی بے جا حمایت اور اہلسنّت کی مخالفت کی ٹاٹ والی تحقیق کو حرز جاں بنائے رکھیں گے اور پھر ہمیں خطرہ ہے کہ چشتی صاحب کل کو شیعہ حضرات کے ایک اور مخصوص مسئلہ متعہ پر بھی تحقیق فرما کر اس کا جواز فراہم کرنے کی کوشش کریں گے اور شیعہ حضرات کی خوشنودی خرچہ پانی کی شکل میں وصول کریں گے اور دنیا کی چند دنوں کی آسائشوں کو آخرت پر ترجیح دیں گے۔

پیر محمد چشتی کے استاد بھائی علامہ غلام رسول سعیدی تقیہ کے بارے کیا کہتے ہیں؟

.... ہر وہ مومن جو کسی ایسی جگہ پر ہو جہاں مخالفین کے غلبہ کی وجہ سے اس کے لیے دین کا اظہار کرنا ممکن نہ ہو اس پر اس جگہ سے ایسی جگہ ہجرت کرنا واجب ہے جہاں وہ دین کا اظہار کر سکے، اور اس کے لیے یہ بالکل جائز نہیں ہے کہ وہ دینی دشمنوں کی

سرزمین میں رہے اور اپنے ضعف کا عذر کر کے اپنے دین کو چھپائے کیونکہ اللہ تعالیٰ کی زمین بہت وسیع ہے ،اگر ہجرت نہ کرنے میں ان کا کوئی عذر شرعی ہو مثلاً وہ لوگ بچے، عورتیں اور نابینا ہوں یا قید میں ہو یا ان سے مخالفین نے یہ کہا ہو کہ اگر تم نے ہجرت کی تو ہم تم کو قتل کر دیں گے یا تمہاری اولاد یا تمہارے والدین کو قتل کر دیں گے خواہ ان کی گردنیں اڑا دیں یا ان کو قید میں رکھ کر بھوکا مار دیں اور اس بات کا ظن غالب ہو کہ وہ اپنی دھمکی کو عملی جامہ پہنائیں گے اس صورت میں ان کیلئے کافروں کی سرزمین میں رہنا جائز ہے اور بقدر ضرورت تقیہ کر کے ان کی موافقت کرنا جائز ہے اور ان پر واجب ہے کہ وہ اس علاقہ سے نکلنے کا حیلہ تلاش کریں اور اپنے دین کی حفاظت کیلئے وہاں سے نکل بھاگیں اور اگر منافقین کسی منفعت کو سلب کرنے کی دھمکی دیں یا ایسی مشقت میں ڈالنے کی دھمکی دیں جس کا برداشت کرنا ممکن ہو مثلاً قید میں ڈال دیں اور قید میں کھانا دیں یا ان کو ماریں لیکن ایسی ضرب نہ ہو جس سے انسان مر جائے تو پھر تقیہ کرنا اور ان کے دین کی موافقت کرنا جائز نہیں ہے اور جس صورت میں تقیہ جائز ہے اس صورت میں بھی ان کی موافقت کی رخصت ہے اور عزیمت یہ ہے کہ وہ اس صورت میں بھی تقیہ نہ کرے اور اپنے دین کا اظہار کرے اور اگر دین کے اظہار کے جرم میں مار ڈالا جائے تو وہ شہید ہے ......

(تفسیر تبیان القرآن از علامہ غلام رسول سعیدیؔ ص ۱۱۲ ج ۲)

قارئین آپ نے ملاحظہ فرمایا کہ اہلسنّت کے مسلک میں تقیہ کے متعلق کیسا پیارا اور واضح عقیدہ ہے اور چشتی صاحب نے کہا کہ سنی و شیعہ میں تقیہ کے مسئلہ پر کوئی اختلاف نہیں ہے۔ اب آیئے سنی عقیدہ کے بعد شیعہ حضرات کے ہاں اس مسئلہ میں کتنی وسعت ہے وہ بھی ملاحظہ فرمائیں۔

اہل تشیع کے ہاں تقیہ میں وسعت

شیعہ علماء کی تقیہ میں بہت مختلف اور مضطرب عبارات ہیں بعض علماء نے کہا کہ ضرورت کے وقت تمام اقوال میں تقیہ کرنا جائز ہے اور بعض اوقات کسی مصلحت کی وجہ سے تقیہ واجب ہو جاتا ہے ایسے کسی فعل میں تقیہ کرنا جائز نہیں جس سے کسی مومن کا قتل ہو یا قتل کئے جانے کا ظن غالب ہو......ابو جعفر طوسی نے کہا ظاہر الروایات میں یہ ہے کہ

جب جان کا خطرہ ہو تو تقیہ کرنا واجب ہے اور بعض علماء نے کہا کہ مال کے خطرہ کے وقت بھی تقیہ کرنا واجب ہے اور عزت کی حفاظت کیلئے مستحسن ہے حتیٰ کہ سنت یہ ہے کہ جب شیعہ اہل سنت کے ساتھ جمع ہوں تو نماز روزہ اور باقی دینی امور اہلسنّت کے مطابق کریں انہوں نے بعض آئمہ اہل بیت سے روایت کیا ہے کہ جس شخص نے کسی سنی کی اقتداء میں تقیۃً نماز پڑھی اس نے گویا نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی اقتداء میں نماز پڑھی اور بعد میں اس نماز کے اعادہ میں ان کے مختلف اقوال ہیں۔ کسی ایک سنی سے مذہب شیعہ کو بچانے کیلئے تقیہ کی فضیلت میں ان کا اختلاف ہے بعض نے کہا ہے جائز ہے بعض نے کہا معمولی سے خوف یا معمولی سے لالچ کی بنا پر تقیۃً کفر کو ظاہر کرنا واجب ہے علماء شیعہ کے نزدیک تقیہ دین کی عظیم اصل ہے حتی کہ انہوں نے انبیاء علیہم السلام کی طرف بھی تقیہ منسوب کیا ہے ان کی تقیہ سے اہم غرض خلفائے راشدین رضی اللہ عنہم اجمعین کی خلافت کو باطل کرنا ہے اللہ ان سے پناہ میں رکھے۔

(تفسیر تبیان القرآن جلد ۲ صفحہ ۱۱۴ از علامہ غلام رسول سعیدی شیخ الحدیث جامعہ نعیمیہ کراچی)

اہلسنّت اور اہل تشیع میں مسئلہ ہذا میں واضح فرق

قارئین آپ ملاحظہ فرما رہے ہیں کہ اہلسنّت اور شیعہ حضرات میں مسئلہ تقیہ میں کس قدر فرق ہے اور علمائے اہلسنّت اس مسئلہ کی تردید بھی کس پرزور طریقے سے فرما رہے کہ لیکن ایک پیر محمد چشتی صاحب ہیں کہ ان کو ان دونوں فریقین میں تقیہ کے باب میں کوئی فرق محسوس نہیں ہو رہا۔ آپ پچھلے صفحات میں پیر محمد کی ہرزہ سرائیاں پڑھ کر آئیں آپ دوبارہ پچھلے صفحات کو کھول کر غور سے پڑھیں اور دیکھیں کہ پیر محمد کس طرح تلبیس ابلیس کا مرتکب ہو رہا ہے اور شیعہ و سنی کے درمیان اہم اور واضح اختلافی مسئلہ کو دونوں میں مسلمہ اور معمول بہ وضرورت قرار دے رہا ہے۔

اہل تشیع کے عقیدہ تقیہ کا مختصر رد

حضرت علی المرتضیٰ رضی اللہ عنہ نے فرمایا! خدا کی قسم اگر میرا دشمنوں سے مقابلہ ہو درآں حالیکہ میں اکیلا ہوں اور ان کی تعداد سے زمین بھری ہو تو مجھے کوئی پرواہ نہیں ہو گی نہ گھبراہٹ ہو گی کیونکہ جس گمراہی میں وہ مبتلاء ہیں اور اس کے مقابلہ میں میں جس ہدایت

پر ہوں اس پر مجھے بصیرت ہے اور مجھے اپنے رب پر یقین ہے اور مجھے اللہ تعالیٰ سے ملاقات اور حسن ثواب کی امید ہے۔'' (نہج البلاغہ)

حضرت علی رضی اللہ عنہ کے اس ارشاد میں دلالت ہے کہ حضرت امیر اکیلے ہوں اور دشمن بہت ہوں تب بھی وہ نہیں ڈرتے تو یہ کیسے متصور ہوسکتا ہے کہ تقیہ نہ کرنا بے دینی ہو۔

نیز اگر تقیہ کرنا واجب ہوتا تو حضرت علی رضی اللہ عنہ ابتداً تقیہ کر لیتے اور حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ سے بیعت کرنے میں چھ ماہ تک کی توقف نہ کرتے اور حضرت حسین رضی اللہ عنہ تقیۃً یزید کی بیعت کر لیتے اور اپنے رفقاء سمیت کربلا میں شہید نہ ہوتے کیا حضرت علی اور حضرت حسین رضی اللہ عنہما کو یہ علم نہیں تھا کہ جان کی حفاظت کے لیے تقیہ کرنا واجب ہے اور کیا یہ تصور کیا جاسکتا ہے کہ امامہ الائمۃ تارک واجب تھے۔

شیعہ قرآن پاک کو خدا کا کلام بھی بطور تقیہ مانتے ہیں۔

قرآن پاک کو شیعہ حضرات خدا کا کلام بھی بطور تقیہ ہی مانتے ہیں۔مگر بانیان مذہب شیعہ اور راز دان مذہب تشیع کا قرآن کریم پر ایمان نہیں ہے۔

(تحفہ حسینیہ از علامہ محمد اشرف سیالوی سابق شیخ الحدیث سیال شریف)

خواجہ قمر الدین سیالوی علیہ الرحمۃ تقیہ کو نفاق کی علامت قرار دیتے ہیں

خواجہ قمر الدین والملۃ پیر سید قمر الدین سیالوی علیہ الرحمۃ نے اپنی کتاب ''مذہب شیعہ'' میں شیعہ حضرات کے مسئلہ تقیہ کو اہل نفاق کی علامت قرار دیا ہے۔

(تفصیل کیلئے ملاحظہ ''مذہب شیعہ'' از قمر الدین سیالوی بحوالہ تحفہ حسینیہ از علامہ اشرف سیالوی)

اب آیئے ذرا آوازِ حق کے حوالہ سے ہم سیال شریف کے آستانے کا مقام پیر محمد چشتی کی زبانی بیان کرتے ہیں۔

☆...... ''میں بھی اعتراف کرتا ہوں کہ حضرت (عطا محمد بندیالوی) کے حلقہ درس کے فیوضات و برکات اور علمی جواہر کے پھولوں سے اپنی جھولی بھرنے کی خاطر سیال شریف سے لے کر بندیال تک کی آج سے نصف صدی قبل کی رہائشی تکلیفوں کو برداشت نہ کیا ہوتا تو لا حاصل ہی رہتا (ص ۲۳ آوازِ حق اپریل ۲۰۰۴ء)

تقیہ نہ کرنے والوں کی تکفیر

تقیہ نہ کرنے والے پر جو بے پناہ فتوی اور ان کی تکفیر اہل تشیع کی ام الکتب یعنی کافی کلینی میں موجود ہے کہ ان کا باب باندھا ہے کہ جس کو دیکھ کر الامان والحفیظ بے ساختہ منہ سے نکل جاتا ہے ....

امام عالی مقام شہید کربلا رضی اللہ عنہ کے ظاہری طرز عمل اور ان کی ظاہر تعلیم کو اہل بیت کے صدق و صفا کا علم سمجھتے ہیں اور اسی پر قناعت کر سکتے ہیں میدان کربلا کا ذرہ ذرہ ہمیں جس صاف باطنی اور غیر خدا کے خوف سے بے ڈھڑک ہو کر صدق بیانی اور صاف گوئی کی طرف بلاتا رہے گا ہم تو بھائی اس کو شیر خدا کا نظریہ یقین کرتے رہیں گے اور جب تک روضہ اطہر کو میدان کربلا میں دیکھتے رہیں گے ہماری آنکھیں تو کسی دوسرے صورت عمل کو دیکھ نہیں سکتیں اپنی اپنی استعداد ہے۔

(رسالہ مذہب شیعہ ص ۳۶ تا ص ۳۹، از خواجہ قمر الدین سیالوی علیہ الرحمۃ)

خواجہ صاحب تقیہ کو لعنت قرار دیتے ہیں

............اس کے متعلق امام عالی مقام کی یہ بددعا کہ ''اللہ تعالیٰ اس کے کسی قول کو دنیا اور آخرت میں سچا نہ کرے'' خطا تو جا نہیں سکتی۔ غالباً یہی ''تقیہ کی لعنت'' ہی ہو سکتی ہے جس سے کوئی شخص ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ کو صدیق نہ کہنے والا خالی نہیں۔

(مذہب شیعہ از حضرت شیخ الاسلام خواجہ قمر الدین سیالوی
بحوالہ تحفہ حسینیہ ص ۳۸۶ از علامہ محمد اشرف سیالوی)

شیعہ حضرات نے انبیاء علیہم السلام کرام کی طرف بھی تقیہ کو منسوب کیا

حضرات پیر محمد چشتی صاحب کو شیعہ اور سنی کے درمیاں اس مسئلہ میں کوئی فرق محسوس نہیں ہو رہا اور اگر کوئی اس مسئلہ میں شیعہ سے اختلاف کرتا ہے تو چشتی صاحب اس کو متعصب اور تقلید جامد کے مرض میں مبتلا قرار دیتے ہیں۔مگر آپ ملاحظہ فرما چکے کہ کیسی کیسی شخصیات تقیہ کے مسئلہ میں شیعہ حضرات سے اختلاف کر رہی ہیں۔ کیا یہ سب متعصب اور تحقیق دشمن تھے۔اور صرف اور صرف چشتی صاحب انصاف پسند اور محقق ہیں۔

(نعوذ باللہ من هذه الخرافات)

شیعہ حضرات نے اس مسئلہ کوثابت کرنے کیلئے تو انبیاء کرام کو بھی تقیہ سے منسوب کرنے کی کوشش کی ہے اب حوالہ جات درج کروں تو یہ باب بہت وسیع ہو جائے گا پہلے بھی مختصر لکھنے کا ارادہ تھا لیکن پھر بھی طویل ہو گیا ہے ہم یہاں صرف ان شیعہ کتابوں کا نام درج کر دیتے ہیں جن میں اس طرح کی جسارت کی گئی ہے ۔ مثلاً

(اصولی کافی جلد دوم صفحہ نمبر ۲۱۷ کتاب الایمان والکفر باب التقیہ مطبوعہ تہران طبع جدید)

(اصول کافی جلد دوم کتاب کفر وایمان باب التقیہ صفحہ ۲۱۸)

(تنزیہہ الامامیہ ازمحمد حسین ڈھکو)

شیعہ حضرات نے قرآن مجید میں بھی پچریں لگا کر ثابت کرنے کی کوشش کی ہے کہ قرآن اصلی میں تقیہ کا لفظ موجود تھا لیکن اہل سنت نے قرآن پاک میں سے وہ لفظ نکال دیا۔ تفصیل کیلئے ملاحظہ ہو۔ (عقائد جعفریہ از علامہ محمد علی رضوی شیخ الحدیث لاہور)

آوازِ حق کی مجلس مشاورت میں شامل سید صابر حسین شاہ بخاری کی تصدیق

حضرات تقیہ کی مکمل تفصیل پڑھنی مقصود ہو تو شیخ الحدیث محقق العصر فاتح رافضیت مولانا محمد علی شیخ الحدیث جامعہ رسولیہ شیرازیہ کی تحقیقی کتاب شیعہ مذہب المعروف عقائد جعفریہ ملاحظہ فرمائیں۔ اس کتاب میں شیعہ عقائد میں تقیہ کے بارے میں اہلسنّت کے عقائد اور اہل تشیع کا عقیدہ واضح دلائل و براہین سے لکھا ہوا ملے گا اور اہل تشیع کے مسئلہ تقیہ کارد بھی روشن دلائل سے کر دیا گیا، پھر آپ اندازہ لگائیں کہ پیر محمد چشتی مسلک اہلسنّت پر عمل پیرا ہے یا شیعہ نوازی میں مصروف عمل۔ آواز حق کی مجلس مشاورت میں شامل سید صابر حسین شاہ بخاری نے ایک کتاب ''قائداعظم کا مسلک'' تحریر کی ہے اس میں قائداعظم محمد علی جناح کے مسلک کو اہلسنّت ثابت کیا ہے وہاں پر اہل تشیع کارد کرتے ہوئے تقیہ کو مختصراً زیر بحث لایا گیا ہے۔ لکھتے ہیں۔

☆...... شیعہ عقیدہ میں کتمان (اپنے مذہب کو چھپانا اور دوسروں پر ظاہر نہ کرنا) اور تقیہ (جھوٹ بول کر اصل حقیقت کو چھپانا اور دوسروں کو دھوکا دینا) کو مباح قرار دیا گیا ہے۔ لیکن قائداعظم ان دونوں (کتمان اور تقیہ) سے کوسوں دور رہے...... زندگی بھر منافقت (کتمان اور تقیہ) کے خلاف سرگرم عمل رہے......

(قائداعظم کا مسلک ص ۳۹۶) (از سید صابر حسین شاہ بخاری)

اس بات سے اندازہ لگائیں سید صابر حسین شاہ صاحب نے بھی تقیہ کو صریح جھوٹ اور دھوکہ قرار دیا اور اس کے ساتھ ساتھ تقیہ کو منافقت قرار دیا ہے دیکھئے اب ایسے ''متعصب'' شخص کو چشتی صاحب مجلس مشاورت میں رکھتے ہیں یا .... یہ شعر پڑھتے ہیں۔

ہم نے سوچا تھا کہ حاکم سے کریں گے فریاد
وہ بھی کم بخت تیرا چاہنے والا نکلا

اسی مسئلہ میں حاشیہ کا اشارہ دے کر نیچے حاشیہ میں اس مسئلہ تقیہ کی تفصیل جاننے کیلئے مولانا محمد علی رضوی صاحب کی کتاب عقائد جعفریہ کا حوالہ دیتے ہیں اس سے معلوم ہوا کہ شاہ صاحب کے نزدیک بھی یہ کتاب معتبر ہے۔ اور ہم نے بھی اس کتاب سے بہت استفادہ کیا ہے۔ قادری

''تقیہ'' سنی وشیعہ کے درمیان امتیاز کی علامت ہے

قارئین پچھلے صفحات میں ہم نے پیر محمد چشتی کے رسالے سے مختلف اقتباسات نقل کر کے ثابت کیا تھا کہ چشتی صاحب کے نزدیک تقیہ کے مسئلہ میں شیعہ وسنی میں کوئی فرق نہیں ہے اس مفہوم کو مختلف مواقع پر تھوڑے بہت الفاظ کی تبدیلی کے ساتھ بار بار دہرایا گیا۔ اس کیلئے پچھلے صفحات کو بغور دیکھ لیا جائے اب آیئے ہم شیعہ کتب سے آپ کو دکھائیں کہ تقیہ ایسا مسئلہ ہے۔ جس کی وجہ سے شیعہ وسنی میں امتیاز کی علامت ہے۔

جامع الاخبار

قال الحسين بن علی (ع) لولا التقية ما عرف ولينا من عدونا

(۱۔ جامع الاخبار ص ۱۰۸/ الفصل الثالث والاربعون فی التقیہ ۔ مطبوعہ نجف اشرف)

(۲۔ آثار حیدری ترجمہ تفسیر امام عسکری ص ۲۸۷/ امامیہ کتب خانہ لاہور)

ترجمہ: ''حضرت امام حسین رضی اللہ عنہ نے فرمایا۔ اگر تقیہ نہ ہوتا تو ہمارے دوستوں اور دشمنوں میں امتیاز نہ ہوسکتا۔''

امام حسین رضی اللہ عنہ کی ذات گرامی پر کس قدر عظیم بہتان لگایا گیا۔ کہ ان کا فرمان یہ ہے کہ ہمارے دوستوں کی نشانی تقیہ کرنا ہے (یعنی صریح جھوٹ بولنا) ہے حالانکہ اگر یہ درست ہوتا تو خود امام مظلوم اور آپ کے ساتھیوں کو میدان کربلا میں شہادت کا جام

نوش کرنے کی کوئی ضرورت نہ پڑتی بس اتنا جھوٹا موٹا اقرار کر لیتے کہ ''یزید کو میں نے خلیفہ مان لیا ہے'' لیکن تاریخ بتلاتی ہے کہ آپ نے اپنی اور رفقاء کی شہادت قبول کر لی لیکن ''تقیہ'' قطعاً نہیں کیا۔

شاید پیر محمد چشتی صاحب امام عالی مقام کو میدان کربلا میں تقیہ نہ کرنے پر گناہ کبیرہ کا مرتکب قرار دیتے ہوں (نعوذ باللہ) جیسا کہ آوازِ حق میں تقیہ کے ناجائز سمجھنے کو گناہ کبیرہ کہہ گئے ہیں۔ (بحوالہ آوازِ حق ص ۲۴ مئی ۲۰۰۴ء)

شیعہ مذہب میں تقیہ کی فضیلت

اب ہم مختصر شیعہ مذہب میں تقیہ کی جو فضیلت بیان کی گئی ہے وہ درج کرتے ہیں جس سے قارئین اندازہ لگائیں کہ سنی مسلک میں ایسے فضائل تقیہ کا نام ونشان نہیں ملتا۔ لیکن پھر بھی چشتی صاحب دونوں (سنی وشیعہ) میں یکساں تقیہ پر عمل اور معمول بہ ضرورت ہونا قرار دے رہے ہیں۔

شیعہ مذہب میں ترک تقیہ ناقابل معافی گناہ ہے

جامع الاخبار

وقال علی بن الحسین یغفرالله للمومنین کل ذنب ویطهر منه فی الاخرة ماخلد ذنبین ترک التقیة وتضیع حتوق الاخوان.

(۱۔ جامع الاخبار ص ۱۰۸ فصل ثالث واربعون فی التقیہ مطبوعہ نجف اشرف)

(۲۔ آثار حیدری ترجمہ تفسیر امام حسن عسکری ص ۲۸۸ مطبوعہ امامیہ کتب خانہ لاہور)

ترجمہ: حضرت امام زین العابدین رضی اللہ عنہ نے فرمایا۔ قیامت کے دن اللہ تعالیٰ مومنوں کے تمام گناہ معاف کر دے گا اور ان سے پاک کر دے گا۔ مگر دو گناہ ہرگز معاف نہیں کرے گا۔

۱۔ تقیہ نہ کرنے کا گناہ۔

۲۔ اپنے بھائیوں کے حقوق ضائع کرنے کا۔

قارئین کرام! اس حدیث سے آپ نے اندازہ لگا لیا ہو گا کہ بروز حشر قتل، زنا،

شراب نوشی اور بڑے بڑے گناہ تو اللہ تعالیٰ معاف کر دے گا لیکن جس نے تقیہ نہ کیا یعنی صریح جھوٹ نہ بولا اس کا یہ گناہ ناقابل معافی ہے گویا باقی گناہ تو اس کے مقابلہ میں گناہ ہی نہیں اور اگر یوں کہہ دیا جائے تو مفہوم یہی ہو گا کہ مذہب شیعہ میں حق وصداقت پر قائم رہنا ایک جرم ہے اور یہ جرم اللہ کے حضور سب سے بڑا جرم وگناہ ہے لہٰذا اس کی ضد تقیہ (صریح جھوٹ) اللہ کے نزدیک تمام نیکیوں سے اعلیٰ اور ارفع نیکی ہے۔ **العیاذ بالله من هذه الخرافات۔**

☆...... تقیہ کا مقام روزہ، نماز وغیرہ سے زیادہ اہم ہے اور خصلت آئمہ ہے۔

ملاحظہ ہو۔ (ہم اختصار کے پیش نظر صرف حوالوں پر اکتفا کر رہے ہیں)

جامع الاخبار ص ۱۰۸ الفصل الثالث والاربعون فی التقیۃ۔

تقیۂ نماز پڑھنے سے پچیس نمازوں کا ثواب ملتا ہے۔

(۱۔ من لایحضر الفقیہ جلد اول ص ۱۲۷ مطبوعہ لکھنو طبع قدیم)

(۲۔ " " " ص ۱۵۰ باب فی الجماعۃ وفضلها مطبوعہ تہران طبع جدید)

☆...... صف اول میں نماز پڑھنا تقیۂ گویا رسول اللہ ﷺ کے پیچھے نماز پڑھنا ہے۔

(۱۔ من لایحضر الفقیہ جلد اول صفحہ ۱۲۷، فی امام الجماعۃ، مطبوعہ لکھنو طبع قدیم)

(۲۔ من لایحضر الفقیہ جلد اول ص ۲۵۰ باب فی الجماعۃ وفضلها مطبوعہ تہران جدیک)

☆...... اگر کسی شیعہ نے کسی سنی کے پیچھے نماز پڑھی تو اس نے گویا آئمہ اہل بیت کے پیچھے نماز پڑھی۔ (جامع الاخبار ص ۱۰۸ فصل الثالث والاربعون فی التقیہ)

☆...... تقیہ کر کے نماز پڑھنے والے پر فرشتے درود وسلام بھیجتے ہیں ایسی نماز کا ثواب سات سو نمازوں کے برابر ہوتا ہے۔ (تفسیر امام حسن عسکری۔ ص ۲۸۸)

☆...... امام قائم کے ظہور تک شیعہ کیلئے جھوٹ بولنا ضروری ہے ورنہ دین امامیہ سے خارج ہو جائیں گے۔ (اعتقادیات صدوق فی بحث التقیہ وترجمہ فارسی ص ۱۳۳ باب سی ونہم در تقیہ مطبوعہ تہران)

☆...... جو تقیہ نہ کرے وہ بے دین ہے تقیہ کے وسعت زمین وآسمان سے زیادہ ہے۔

(جامع الاخبار ص ۱۰۹ مطبوعہ نجف اشرف)

☆...... تقیہ کو چھوڑنے والا ایسا ہے جیسے نماز کو چھوڑنے والا۔

(اعتقادیات صدوق ترجمہ فارسی ص ۱۲۱ باب سی ونہم اعتقادیات درتقیہ)

☆...... تقیہ آئمہ کے آنکھوں کی ٹھنڈک ہے۔(جامع الاخبار ص ۱۰۹ مطبوعہ نجف اشرف)

☆...... تقیہ کی بدولت دونوں آنکھوں کے درمیان نور ہو گا وہاں سے روشنی حاصل کی جائے گی۔ (اصول کافی جلد دوم ص ۲۲۲۔۲۲۴ کتاب الایمان والکفر باب الکتمان مطبوعہ تہران طبع جدید)

☆...... تمام اعمال سے تقیہ افضل ہے۔شیعوں کے اعمال کی جان ہے۔

(تفسیر الوامع التنزیل پارہ ۱۴ ص ۴۸۶)

☆...... تقیہ سے بڑھ کر امام جعفر صادق کو کوئی عمل محبوب نہیں۔

(تفسیر لوامع التنزیل پارہ چودہ ص ۴۸۶ مطبوعہ لاہور)

قارئین کرام دیکھا آپ نے شیعہ حضرات کے ہاتھ تقیہ کے ہاں تقیہ کیسا فضیلت والا ہے اور یہاں تک لکھا آپ نے پڑھ لیا کہ جو تقیہ نہ کرے وہ بے دین ہے نماز روزہ سے بھی افضل ہے تقیہ نہ کرنے والے کی بخشش نہیں ہو گی وغیرہ وغیرہ حالانکہ اہلسنت میں اگر تقیہ مخصوص حالات میں مباح ہے تو اس میں بھی کئی ایک پابندیاں ہیں لیکن پھر بھی آئمہ اہلسنّت کے نزدیک ترک تقیہ افضل ہے اور عزیمت پر عمل کرتے ہوئے جان دے دے تو شہادت ہے لیکن شیعہ حضرات کے نزدیک ترک تقیہ ناقابل معافی گناہ۔ حوالہ پیچھے گزر چکا اور پیر محمد چشتی صاحب آنکھیں کھول کر اور آخرت کو یاد کر کے بتائیں اب بھی آپ کو اہلسنّت اور اہل تشیع میں تقیہ کے باب میں کوئی فرق اور وجہ اختلاف نظر نہیں آتا یا تجاھل عارفانہ سے کام لے رہے ہیں اب بھی اگر نہ سمجھو تو تم کو خدا سمجھے۔

قارئین! اہلسنّت کو اگر ایسے حالات درپیش آجائیں کہ تقیہ کیے بغیر جان چلی جانے کا خطرہ ظن غالب سے معلوم ہو تو پھر بھی تقیہ کی بجائے توریہ سے کام لیا جائے گا تاکہ تقیہ سے بچا جا سکے اگر پھر بھی تقیہ کرنا پڑے تو تمام علمائے اہلسنّت نے ترک تقیہ کو افضل کہا ہے۔اب ہم تقیہ اور توریہ میں مختصراً فرق عرض کرتے ہیں۔

تقیہ اور توریہ میں فرق

تقیہ جو اہل تشیع کے ہاں مروج[1] ہے وہ سراسر جھوٹ اور خلافِ شریعت ہے اور توریہ اس کے برعکس ہے وہ یہ کہ کوئی شخص ایسا لفظ کہے جس کے ایک سے زائد معنی ہوں اسے بولنے والا اس انداز سے بولے کہ سننے والا اپنے علم کے مطابق اس کا جو معنی سمجھے اور بولنے والے نے وہ معنی مراد نہ لیا ہو اور یہ بالکل جائز ہے جس میں کذب کا کوئی احتمال نہیں چنانچہ حضرت ابراہیم علیہ السلام کا حضرت سارہ کے متعلق ھذہ اختی کہنا بھی از قبیل توریہ تھا کیونکہ سننے والے نے اس سے یہ سمجھا کہ آپ اس عورت کو اپنی سگی بہن بتا رہے ہیں حالانکہ اخت کا اطلاق رضاعی بہن، دینی بہن پر بھی ہوتا ہے تو سیدنا ابراہیم علیہ السلام نے مصلحتاً ایسا لفظ استعمال فرمایا جو حقیقت بھی تھا۔ تقیہ تب بنتا جب حضرت سارہ رضی اللہ عنہا کا کسی طور پر بھی آپ آپ کی بہن ثابت ہونا ناممکن ہوتا۔

پیر محمد چشتی کے ممدوح شاہ احمد نورانی کے سسر اور اعلیٰ حضرت امام احمد رضا کے خلیفہ شیخ العرب والعجم ضیاء الدین مدنی کے خلف الرشید مولانا فضل الرحمٰن مدنی کا چشتی صاحب کے منہ پر زوردار طمانچہ

مولانا فضل الرحمٰن مدنی خلف الرشید مولانا ضیاء الدین مدنی علیہ الرحمۃ نے تقیہ کے بارے میں شیعہ حضرات کا رد کرتے ہوئے اسے بالکل بے اصل قرار دیا ہے اور حوالہ جات سے تقیہ کی تردید کی ہے تفصیل درج نہیں کی جا رہی صرف آخر پر جو آپ نے نتیجہ اخذ کیا وہ الفاظ درج کیے دیتا ہوں۔

☆...... ''تقیہ'' کا ہتھیار ان کی اپنی (شیعہ کی) ایجاد ہے ائمہ اہل بیت سے اس کے جواز کو ثابت کرنا ان کی توہین کے مترادف ہے اور قرآن و سنت کی تعلیمات کے علاوہ آئمہ اہل بیت کی ہدایات کی سراسر منافی ہے فاعتبروا یا اولی الابصار) (بحوالہ شیعہ مذہب المعروف عقائد جعفریہ جلد ۴ ص ۲۲۰)

---

[1] ہم بار بار قارئین کی توجہ اس طرف مبذول کروا رہے ہیں کہ یہ ساری بحث شیعہ حضرات میں مروج تقیہ کے باب میں ہے۔

اس وقت ہمارے سامنے آوازحق کا ماہ فروری ۲۰۰۵ء کا شمارہ ہے اور اس شمارے کے چھپنے سے پہلے پہلے ہماری طرف سے چشتی صاحب کو ان کے سابقہ شماروں میں مسلک اہلسنّت و جماعت بریلوی کے خلاف چند ایک عبارات کی نشاندہی پر مشتمل استفتاء بھی پہنچ چکا تھا۔اب چونکہ ان عبارات میں سیدھا سیدھا مسلک اعلی حضرت کا خلاف تھا اور اہلسنّت کے مسلک کو نقصان ہو رہا تھا اس پر ہماری گرفت حق تھی۔تو چشتی صاحب کو چند ایک علماء نے بھی ان عبارات سے رجوع وتردید کیلئے کہا۔

مُلاں آں باشد کہ چپ نہ شود

کے مصداق چشتی صاحب نے سیدھا سیدھا اقرار کرنا اپنے علمی تکبر کے خلاف سمجھا اور ہتک سمجھی اور ہماری اس پرخلوص کوشش (یعنی چشتی صاحب کے گمراہ کن عبارات کی نشاندہی کر کے انہیں رجوع الی الحق کی طرف مائل کرنا اور اہلسنّت کو ایک نئے فتنے سے محفوظ کرنا) کو ایک خوامخواہ کی سازش اور انہیں خوامخواہ بدنام کرنے سے تعبیر کیا اور اپنے آئندہ شمارے میں غیر محسوس طریقے سے اپنی ان سابقہ عبارتوں سے گلوخلاصی کرانے کیلئے چند ایک عبارات لکھیں جو ان کے خیال میں کل کلاں کو انہیں سابقہ تحریروں کی پوزیشن واضح کرنے میں مددگار ثابت ہوسکتی ہیں۔لیکن ان کا یہ حربہ اہل علم پر کسی طرح اثر انداز نہیں ہو سکتا کیونکہ اہل علم جانتے ہیں کہ سو دفعہ بھی اقرار کریں اگر ایک دفعہ انکار کر دیں تو ۱۰۰ دفعہ کے اقرار پر ایک دفعہ کا انکار سب پر پانی پھیر دیتا ہے اسی رسالے میں اس طرح کی چالاکیوں پر تبصرے کا حق ہم فی الحال محفوظ رکھتے ہیں لیکن ان میں سے ایک دو باتیں ہم اسی وقت کر دینا چاہتے ہیں کہ ہوسکتا ہے ہم ان کی نشاندہی کر دیں تو چشتی صاحب کو معلوم ہو جائے کہ اس طرح کی قلابازیوں سے پچھلی عبارتوں کا گند صاف نہیں ہوسکتا تو خلوص نیت سے ان سے رجُوع فرمالیں اور ان سے جو غلطی ہوئی ہے اسے صاف طور پر اقرار کر لیں اور آئندہ اس طرح کی تحریروں سے اجتناب کرنے کا وعدہ اہلسنّت سے کرلیں۔

ہم نے اپنے پہلے صفحات میں ایک اعتراض یہ کیا تھا کہ موصوف اپنی تحریروں میں جابجا کل مکاتب فکر اہل اسلام کہہ کر تمام بدمذہبوں کو اہل اسلام میں شامل کرتے ہیں حالانکہ ان میں سے اکثر ایسے مکتبہ ہائے فکر ہیں جن پر فتاوی کفر ہیں۔اس شمارے میں انہوں نے اس الزام کو غلط ثابت کرنے کیلئے اور ان علماء کو دھوکا دینے کیلئے جنہوں نے ان کے پرانے

رسالے مطالعہ نہیں فرمائے اس دفعہ اپنے رسالے میں کل مکاتب فکر اہل اسلام لکھ کر آگے یعنی حنفی، شافعی، مالکی اور حنبلی کی تشریح کر دی ہے تا کہ کہہ سکوں کہ جی میری مراد تو حنفی، شافعی، مالکی اور حنبلی مکاتب فکر تھی جیسا کہ میرے فروری ۲۰۰۵ء کے شمارے میں تصریح موجود ہے۔لیکن چشتی صاحب کا یہ حربہ کارگر ثابت نہیں ہوگا کیونکہ آپ نے صرف کل مکاتب فکر اہل اسلام کو مبہم نہیں رہنے دیا تھا بلکہ ہم نے تو اپنے استفتاء میں حوالہ نقل کیا تھا کہ آپ نے وہاں بھی کل مکاتب فکر اہل اسلام کہہ کر اس کی بھی تشریح کی تھی کہ آپ کی مراد کل مکاتب فکر اہل اسلام سے کیا ہے۔حوالہ ملاحظہ فرمائیں۔

......شیعہ، سنی ، اہل تقلید و اہل حدیث الغرض کل مکاتب فکر اہل اسلام

آوازحق اپریل ۲۰۰۲ ص ۳۶

اس طرح کے مزید حوالے بھی ہم ضرورت پڑی تو بطور شاہد پیش کر سکتے ہیں اور ضرورت پڑی تو پیش بھی کریں گے کہ ہم نے اس حوالہ کو پیش کر کے جو الزام چشتی صاحب پر لگایا تھا وہ بالکل صحیح تھا۔اب اگر وہ اس طرح کی عبارتواں سے توبہ و رجوع کیلئے اپنے آنے والے شماروں میں ''کل مکاتب فکر اہل اسلام یعنی حنفی، شافعی، مالکی اور حنبلی جیسی عبارتیں لکھ رہے ہیں اور سمجھتے ہیں کہ یہ عبارتیں میری پچھلی عبارتوں کا کفارہ بن جائے گی تو یہ ان کی طفلانہ حرکت ہے یا پھر تجاہل عارفانہ کیونکہ جس طرح کی غلطی ہوتی ہے توبہ بھی ویسی ہی ہونی چاہیے۔ پہلے جو پچھلی غلطی ہوئی ہے اس سے توبہ کریں اور پھر آئندہ ایسی باتیں لکھنے سے گریز کریں تو بات بنے گی۔آیئے اس کا ثبوت اور مسلم ہونا ہم آوازحق رسالے میں آپ کے ہاتھ سے لکھے گئے مضمون سے دے دیتے ہیں۔

''جیسے شریعت کی زبان میں اعتقادی وعملی بے اعتدالیوں سے توبہ کرنا ضروری ہے اور ظاہری گناہوں سے اعلانیہ اور پوشیدہ گناہوں سے غیر اعلانیہ توبہ لازم ہے''

(آوازحق دسمبر ۲۰۰۴ء ص ۱۲)

اس سلسلے میں ایک حدیث شریف بھی نقل کیے دیتے ہیں۔

اذا عملت سیئہ فاحدث عندھا توبة السر با السر والعلانية با العلانية

☆...... جب تو گناہ کرے تو فوراً توبہ کر، پوشیدہ کی پوشیدہ اور ظاہر کی ظاہر۔

(المعجم الکبیر۔ بحوالہ فتاوی رضویہ جلد ۱۵ ص ۴۴۶)

شیعہ حضرات جو کہ خلفائے ثلاثہ کو گالیاں بکتے ہیں ام المومنین حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا پر تہمت لگاتے ہیں۔ حضرت علی کا مرتبہ انبیا علیہم السلام سے بھی بڑھاتے ہیں ان پر فتوی کفر ہر صاحب علم کے علم میں ہے۔ دیوبندی حضرات پر فتاوی حسام الحرمین الصوارم الہندیہ میں فتوی کفر موجود ہے اور اہلحدیث حضرات یعنی غیر مقلد حضرات کے متعلق ایک فتوی اعلی حضرت رحمۃ اللہ علیہ کا نقل کیا جاتا ہے اعلی حضرت رحمۃ اللہ علیہ سے غیر مقلدین اور ان کے پیشواؤں کے متعلق سوال ہوا کہ ان کے متعلق کیا حکم شرعی ہے۔ جواب میں آپ نے فرمایا جس کا خلاصہ تحریر کیا جاتا ہے۔ ''بلاشبہ گروہ مذکور اور اس کے پیشوائے مسطور پر بوجوہ کثیر قطعاً یقیناً کفر لازم اور حسب تصریحات جماہیر فقہاء کرام اصحاب فتاوی اکابر واعلام ان پر حکم کفر ثابت و قائم ان کے عقیدت مندوں مکیدوں مذہبی رسالوں میں بکثرت کلمات کفریہ ہیں جنکی تفصیل کو ذخیرہ درکار۔ فتاوی رضویہ شریف جلد نمبر ۱۵ رضا فاؤنڈیشن لاہور۔

مفتی اعظم ہند مولانا محمد مصطفےٰ رضا خاں بریلوی علیہ الرحمۃ فرماتے ہیں کہ ''وہابی اپنے عقائد خبیثہ کے سبب اسلام سے خارج ہیں (فتاوی مصطفویہ ج ۲ ص ۶۹)

قارئین اہل حدیث غیر مقلدین کے بارے پیر محمد چشتی صاحب اس قدر زم گوشہ رکھتے ہیں کہ موصوف ان کے خلاف کوئی آرٹیکل اپنے رسالے میں شائع کرنے سے بھی گریز کرتے ہیں، جنوری ۲۰۰۵ء کا آواز حق اٹھا کر دیکھئے کسی نے خط لکھا کہ حضرت میں نے رفع یدین کے مسئلہ پر ایک مضمون لکھ کر آپ کو ارسال کیا تھا۔ لیکن آپ نے ابھی تک اسے اپنے رسالے میں شائع نہیں کیا تو اس کا جواب قارئین کے خطوط والے صفحے پر دیتے ہوئے لکھا کہ ادارہ کی مجبوری ہے کہ کسی کی دل آزاری کے سبب بننے والے مضامین کو قطعاً شائع نہیں کیا جاتا .... ہم کسی کافر و مشرک کے دل کو آزار دینے والے مضمون کو بھی شائع کرنا جائز نہیں سمجھتے چہ جائیکہ رفع یدین کرنے والے اہل حدیث حضرات کو ان القاب سے یاد کریں جو آپ کے بھیجے ہوئے مضمون میں ثبت ہیں۔ (آواز حق جنوری ۲۰۰۵ء ص ۴۰)

پیر محمد چشتی کی نصیحتیں ۔ یعنی دوسروں کو نصیحت ۔ خود میاں فضیحت

اس شمارہ کے صفحہ نمبر ۱۷ پر اپنے شاگرد کو اہلسنّت و جماعت کو نقصان پہنچانے والے اہلسنّت سے الگ ہو کر فرقوں میں بٹ جانے والے لوگوں کی وجہ سے صحیح اہلسنّت بریلوی کو جو جو نقصانات ہو رہے ہیں ان کی تفصیل بتا رہے ہیں اور پھر اپنے متعلقین کو صحیح اہلسنّت و جماعت بریلوی کی پہچان کیلئے ایک کلیہ دے رہے ہیں کہ اگر کسی کو اس پر فتن دور میں پرکھنا ہو کہ صحیح اہلسنّت و جماعت بریلوی ہے کہ نہیں تو مندرجہ ذیل باتوں کو ذہن نشین کرلو۔ ہم انہی کے الفاظ نقل کرتے ہیں۔

''چونکہ اصلی و نقلی کی پہچان اپنی اپنی علامات و آثار سے ہوتی ہے لہٰذا ان حضرات (یعنی اصلی اہلسنّت) کی پہچان علامات یہ ہیں کہ اہلسنّت و جماعت کے عقائد و اعمال جن کی تطہیر اعلیٰ حضرت امام احمد رضا خاں نور اللہ مرقدہٗ نے کی ہے کہ خود پابند ہونے کے ساتھ دوسروں کو بھی ان کی تعلیم دیں۔ دنیا کی خاطر دین و مذہب کو نہ بیچیں، مداھنت فی الدین نہ کریں کسی بھی نام سے اہل باطل یا اہل دنیا فساق کی تعریف نہ کریں .... جس میں یہ صفات نہ پائی جاتی ہوں پوری دنیا مل کر اسے اہلسنّت کہے پھر بھی صحیح معنی میں بھی اہلسنّت نہیں ہو سکتا .... (آواز حق فروری ۲۰۰۵ء صفحہ نمبر ۲۰)

اب دیکھئے قارئین چشتی صاحب اس عبارت سے اپنے پکے اور سچے بریلوی رضوی ہونے کا کیسا ڈرامہ کر رہا ہے حالانکہ اس سے پہلے موصوف کے ہم نشین علماء اور لاہور میں ان کی میزبانی کا شرف حاصل کرنے والے اس بات کے گواہ ہیں کہ چشتی صاحب مسلک اہلسنّت کو مسلک رضا کہنے سے چڑ جایا کرتے تھے اور اعلیٰ حضرت علیہ الرحمۃ کو مجدد ماننے سے بھی انکاری تھے۔ ان باتوں کے گواہ موجود ہیں کہ حضرت فرمایا کرتے تھے کہ یہ مسلک رضا کیا ہے؟ تو حضرت عرض ہے کہ یہی مسلک رضا ہے جسے اب آپ مان رہے ہیں کہ اصلی اہلسنّت و جماعت کی پہچان یہ ہے کہ وہ عقائد وہ اعمال کے حامل ہوں جن کی تطہیر اعلیٰ حضرت علیہ الرحمۃ نے کی ہے اور وہ خود بھی انہی عقائد اعمال کے پابند ہوں اور دوسروں کو بھی اس کی تعلیم دیں۔ تو جناب اب بتایئے کچھ ہوش آیا کہ مسلک رضا کیا ہے۔ یہی مسلک رضا ہے جس سے کل تک آپ کو چڑ تھی کیونکہ آپ کو پوچھنے والا کوئی نہیں تھا اب ہم نے علمائے اہلسنّت کو آپ کے ان غدارانہ نظریات سے آگاہ کیا ہے تو جھٹ سے آپ

بھی مسلک رضا کے مبلغ بن گئے ہیں اب آیئے دوسرے پوائنٹ کی طرف آپ نے کہا کہ اصل اہلسنّت وہ ہیں جو کہ ''کسی بھی نام سے اہل باطل یا اہل دنیا فساق کی تعریف نہ کریں۔(ص ۲۰ آواز حق ۲۰۰۵ء فروری)

اب آپ بتایئے کہ آپ اس اصول سے کدھر چھپیں گے کیونکہ آپ نے خود مان لیا کہ اہل باطل یا اہل دنیا فساق کی کسی بھی نام سے تعریف کرنے والا اصلی اہلسنّت نہیں ہے ہم اس سے اتفاق کرتے ہیں اور اسی لیے ہم نے اپنے اس کتابچے میں یہ ثابت کرنے کی کوشش کی ہے کہ آپ اصلی اہلسنّت و جماعت بریلوی نہیں ہیں بلکہ بد مذہبوں کے آلہ کار بن کر ان کو تقویت دے رہے ہیں۔ اب آپ بتایئے کہ آپ نے اہل باطل کی تعریفیں کی ہیں تو آپ کیسے اصلی اہلسنّت ہوئے حوالہ جات ملاحظہ ہو دارالعلوم دیوبند کر مرکز علمی قرار دیا ہے۔(ملاحظہ آواز حق جنوری ۲۰۰۲ء ص ۲۴)

دارالعلوم دیوبند کیسے مرکز علمی ہوسکتا ہے جہاں نبی کریم رؤف رحیم ﷺ کے علم پر اعتراض کیے جاتے ہوں آنحضرت ﷺ کے علم کو شیطان کے علم سے کم ثابت کرنے کی کوشش کی جائے۔ آپ علیہ الصلوٰۃ والسلام کے علم کو چوپایوں کے علم کے ساتھ تشبیہ دی جاتی ہو۔ یہاں یہ درس پڑھایا جاتا ہو کہ نبی کریم ﷺ کو دیوار پیچھے کا علم نہیں۔ آنحضرت ﷺ کو علم غیب حاصل نہیں ہے وغیرہ وغیرہ وہ دارالعلوم خود کیسے مرکز علمی ہوسکتا ہے۔ آپ نے اہل باطل کے دارالعلوم کو مرکز علمی قرار دے کر ان کی تعریف کی۔ اہل باطل حضرات کو مرحوم جیسے عرف میں اچھے لفظوں میں مستعمل لفظ سے یاد کیا۔ اب آپ اس کو متوفی کے معنی میں بولنے کا بہانہ نہیں کر سکتے کیونکہ حدیث شریف ہے۔

حدثوا الناس بما یعرفون کنز العمال

ترجمہ لوگوں سے وہی بیان کرو جو ان کیلئے معروف ہیں۔

مودودی مرحوم

مولانا کوثر نیازی مرحوم

مفتی شفیع مرحوم

مودودی مرحوم

مولوی محمود الحسن مرحوم

فتاوی دارالعلوم دیوبند کے محترم مفتیان کرام

ایک تقریر میں رائے ونڈی تبلیغی کیلئے بزرگ کے لفظ استعمال کیے ہیں (ریکارڈ تقریر بزبان چترالی)

اب بتایئے جناب آپ اپنے اصول کے مطابق جعلی سنی ہوئے کہ نہ؟

دیوبندی فرقے کے سرخیل

مفتی محمود کی بد مذہبی کسی سے ڈھکی چھپی نہیں ہے اور وہ دارالعلوم دیوبند کے فاضل تھے۔ اور دیوبندی علماء جن پر فتوی کفر ہے یہ اُن کو اپنا پیشوا و مقتداء مانتے تھے۔ آپ نے اس کی بھی تعریف کی۔ (ملاحظہ آواز حق اگست ۲۰۰۳ء ص ۱۲)

اب آپ کے دوسرے نقطہ کی طرف آتے ہیں کہ ''اہل دنیا فساق کی تعریف نہ کریں'' وہ اصلی اہلسنّت ہے۔

آپ نے اپنے رسالے میں پاکستان کے سابق صدر ذوالفقار بھٹو کی تعریف کی اور اسے شہید تک لکھا اور بیدار مغز اور مخلص قیادت کے اعزاز سے نوازا تو حضرت وہ کیا فاسق کی تعریف میں نہیں آئے گا یا آپ ذوالفقار بھٹو کو فاسق نہیں سمجھتے۔

(حوالہ کیلئے ملاحظہ ہو مئی ۲۰۰۳ء آواز حق صفحہ ۱۹)

اب آپ بتایئے آپ اصلی اہلسنّت کیسے ہوئے؟ اور ہمارا مدعا آپ کے قائم کردہ اصول کے مطابق ثابت ہوگیا کہ آپ اصلی اہلسنّت و جماعت بریلوی نہیں ہیں بلکہ بریلویت رضویت کا لبادہ اوڑھ کر بد مذہبوں کو تقویت دے رہے ہیں۔ اب ساری دنیا بھی مل کر آپ کو اہلسنّت کہے تو آپ انہی غلط عبارات، عقائد و نظریات اور اعمال و افعال کی وجہ سے اصلی اہلسنّت و جماعت (بریلوی) نہیں ہو سکتے۔

علمائے اہلسنّت کی توہین

ناظرین آپ نے ملاحظہ فرمایا کہ چشتی صاحب نے دیوبندیوں، مودودیوں، رائے ونڈیوں اور اہل تشیع کا کیسا حق نمک ادا کیا اور ان تمام بد مذہبوں کی مختلف طریقوں سے تعریفیں کیں اور اہلسنّت و جماعت کی بدنامی کا سبب بنا۔ ایک طرف آپ نے اس کا یہ طرزِ عمل دیکھا تو دوسری طرف علمائے اہلسنّت کے بارے بھی چشتی صاحب کے تاثرات ملاحظہ فرمائیں کہ چشتی صاحب کس فرقے کے آدمی معلوم ہوتے ہیں۔ سنی بریلوی علماء کو اُجرتی اور عباد البطون کہنا تو اس کا روزمرہ کا معمول ہے۔

پنجاب کے علمائے اہلسنّت کی توہین

چشتی صاحب نے جامعہ نعمانیہ میں چترالی لوگوں کے اجتماع میں چترالی زبان میں تقریر کی جس میں چشتی صاحب نے صلح کلیت کو فروغ دینے کے لیے ایڑی چوٹی کا زور لگایا ہے۔ اور چونکہ اس اجتماع میں دیوبندی وہابی اور بریلوی تمام چترالی حضرات موجود تھے تو یہ کیسے ہوسکتا تھا کہ چشتی صاحب تقریر کریں اور اس میں سے سنی بریلوی لہجہ جھلکے اور وہ چترالی جو مکتبہ دیوبند سے تعلق رکھتے ہیں وہ ناراض ہو جائیں چشتی صاحب اپنے مسلک کو بدنام کرنا تو گوارہ کریں گے لیکن اپنے یار لوگوں کی ناراضگی گوارہ نہیں کرتے۔

اس تقریر ''دلپذیر'' میں سے چیدہ چیدہ پوائنٹ کی نشاندہی کر کے فیصلہ قارئین کے ذمے چھوڑتا ہوں۔

چشتی صاحب اس تقریر میں فرماتے ہیں کہ پنجاب کی آب و ہوا میں فرقہ واریت بہت ہے اور علماء حضرات ان مسائل کو بیان کرنے پر زیادہ زور دیتے ہیں جن کا نہ قبر میں پوچھا جائے گا نہ حشر میں اور لوگوں کو ایک دوسرے سے متنفر کرتے ہیں۔ اور اس وباء میں زیادہ تر پنجاب کے علماء غرق ہیں۔ اور داتا صاحب کے مزار پر لوگ جا کر سجدہ کرتے ہیں ان کو یہ علماء منع نہیں کرتے حالانکہ ان کو منع کرنا ان کا فرض ہے اللہ نے ان علماء کو اندھا کر دیا ہے۔ اور حدیث کی رو سے یہ گونگے شیطان ہیں۔ اللہ تعالیٰ اعمال سے راضی ہوتا ہے تقریر سے نہیں کہ آپ کیسے کیسے نکات بیان کریں گے اور لوگوں کو کیسے شبہات میں ڈالیں

گے یہ نقطے بیان کرنا شیطانی حرکت ہے۔ چشتی صاحب کی تقریر کروانے والوں نے عظمت مصطفیٰ الصلوٰۃ والسلام کانفرنس کے نام سے جلسہ کا انعقاد کیا تھا لیکن چشتی صاحب نے ایسے جلسے کرنا جس میں یہ فضائل مصطفیٰ ﷺ بیان کرنا اور دیوبندیوں وہابیوں کی تردید کرنا کو شیطانی حرکت قرار دیا ہے ہم سنیوں سے گزارش کریں گے۔ عظمت مصطفیٰ کانفرنسز کا انعقاد کرنا اور دیوبندیوں کی تردید کرنا اور بریلوی اور دیوبندی کا فرق بتایا کیا یہ شیطانی حرکتیں ہیں اور چشتی صاحب فرماتے ہیں ان چیزوں کا قبر میں سوال نہیں ہوگا۔ جن کاموں میں ہم لگے ہوئے ہیں اور لوگوں کو متنفر کر رہے ہیں اسی تقریر میں یہ کہنا کہ داتا صاحب کے مزار پر شرک ہو رہا ہے اور علماء پنجاب ان کو منع نہیں کرتے حالانکہ علماء ان غلط حرکات کا جو کہ بعض جہلا کی طرف سے مزارات کے ساتھ وہ کرتے ہیں ان کی تردید وہ ضرور کرتے ہیں۔ چشتی صاحب کو وہ تو نظر نہیں آیا لیکن دیوبندیوں رائے ونڈیوں کی تعریف میں کہا کہ یہ رائے ونڈ کے بزرگ ان کو تبلیغ نہ کریں تو ان کی تبلیغ بے فائدہ ہے۔ پھر ان کو بزرگ کے لفظ سے یاد کرنا چہ معنی؟

اعلیٰ حضرت کیلئے مجدد کا لفظ لکھنے بولنے سے گریز

ہم قارئین کی اطلاح کیلئے ایک اور بات اپنے مطالعے کی روشنی میں عرض کر دیتے ہیں کہ جمہور علمائے اہلسنّت نے اور نہ صرف علمائے برصغیر بلکہ عرب وعجم کے علماء نے اعلیٰ حضرت عظیم البرکت مجدد دین وملت الشاہ امام احمد رضا خاں علیہ الرحمتہ کو مجدد تسلیم کیا ہے اور آج تک لکھتے آئے ہیں اپنی اپنی تقریروں میں بیان کرتے آئے ہیں۔ لیکن یہاں تک ہم نے چشتی صاحب کی تحریروں کو پڑھا ہے ہم نے کہیں ایک جگہ پر بھی اعلیٰ حضرت کیلئے مجدد کا لفظ نہیں دیکھا بلکہ چشتی صاحب کا بیان ہے کہ میں اعلیٰ حضرت کو مجدد نہیں کہتا۔ قارئین ہم کوئی فتویٰ نہیں لگا رہے کہ اعلیٰ حضرت کو مجدد ماننا فرض ہے یا کوئی اعلیٰ حضرت کو مجدد نہ مانے تو وہ کافر ہو جاتا ہے لیکن یہ بات عرض کرنے کا ہمارا مقصد صرف اتنا ہے کہ چشتی صاحب جمہو علمائے اہلسنّت کی طرف سے اعلیٰ حضرت کو دیئے گئے اس اعزاز کو ماننے نہیں ہے یہ کس بات کی غمازی ہے۔ اس سے پتہ چلتا ہے کہ دال میں کچھ کالا ہے جو آپ

اعلیٰ حضرت کو مجدد نہیں مانتے اور بریلوی رضوی نسبت رکھنے والے علماء سے آپ کو اختلاف ہوگا۔ کیونکہ وہ تو مجدد لکھتے بولتے ہیں۔

اثر ابنِ عباس اور چشتی صاحب کا اسے قرآن کے مطابق ہونا تصور کرنا

چشتی صاحب کو تحریروں میں سے ایک اور عبارت ہم قارئین کی خدمت میں پیش کرتے ہیں۔ ہم اس عبارت پر کچھ تفصیلاً لکھنا نہیں چاہتے۔ اور پیچھے کتاب میں ہم نے اس عبارت کو پیش نہیں کیا لیکن ہم اب اس کو بھی درج کر رہی دیتے ہیں جس سے چشتی صاحب کے آئندہ کے عزائم کا پتہ لگتا ہے۔ عبارت یہ ہے۔

تاہم میں خود اثر ابن عباس کے فی الجملہ مضمون کو باوصف شذوذ وتشابہ اور غیر متلقی بالقبول و ناقابل فہم ہونے ، قابل توجہ اور مطابق قرآن ہونے کو ممکن تصور کرتا ہوں................ اگر اللہ تعالیٰ کی توفیق شامل حال رہی تو اس مقام کا پورا پورا حق کسی مستقل تحریر میں ادا کروں گا۔ (آازحق جولائی ۲۰۰۲ء ص ۲۸، ۲۹)

قارئین دیکھیں اب چشتی صاحب اس اثر ابن عباس کو کب قرآن کے مطابق ثابت کرتے ہیں۔ اب چشتی صاحب یہ بھی تسلیم کرتے ہیں کہ یہ اثر شاذ اور غیر متلقی بالقبول اور ناقابل فہم ہے لیکن پھر بھی اسے قرآن کے مطابق ہونے کو صحیح تصور کرتے ہیں لیکن علمائے اہلسنت میں سے سب نے اس اثر کو رد کر دیا ہے کہ یہ قرآن کی نص قطعی کے مقابلے میں آتا ہے لیکن چشتی صاحب اس کو قرآن کے مطابق ہونے کو ممکن تصور کر رہے ہیں۔ اب یہ تو حضرت کی وہ تحریر سامنے آنے سے پہلے ہم کوئی تبصرہ نہیں کرنا چاہتے اور انتظار میں ہیں کہ موصوف دیکھیں اس اثر کو قرآن کے مطابق کرتے کرتے کیا گل کھلاتے ہیں۔

آئندہ صفحات میں ہم پیر محمد چشتی صاحب کی وہ عبارات جن کا رد آپ پچھلے صفحات میں پڑھ چکے ہیں۔ ان عبارات پر جمہور علمائے اہلسنّت کے فتاوی ہائے مبارکہ پیش کرتے ہیں۔ جن میں آپ واضح طور پر دیکھیں گے کہ تقریباً تمام علمائے اہلسنت نے ان عبارات کے پیش نظر ان عبارات کے قائل ومحرر کو گمراہ ، بد مذہب، گمراہ گر، نئے فرقے کا موجد قرار دیا ہے۔ اور ان عبارات پر عقیدہ رکھنا خلاف اہلسنّت و جماعت بریلوی قرار دیا ہے۔ ہم عوام الناس کی سہولت کیلئے پہلے مفتیان کرام کی عبارت کو کمپوز کر کے لکھیں گے تا کہ پڑھنے میں آسانی رہے۔ پھر آخر پر ان فتاوی جات کی فوٹو یعنی عکس بھی شائع کر دیں گے تا کہ کوئی کوئی شک وشبہ کی گنجائش باقی نہ رہے۔

لاؤ تو قتل نامہ ذرا ہم بھی دیکھ لیں
کس کس کی مہر ہے سرِ محضر لگی ہوئی

بقیۃ السلف، صادق الہجہ، پاسبان مسلک رضا خلیفہ محدث اعظم پاکستان

حضرت علامہ مولانا مفتی ابوداؤد محمد صادق مدظلہ العالی گوجرانوالہ

الجواب

بصورت مسؤلہ ایسا بدمذہب نواز صلحکلی شخص ہرگز اہلسنت و جماعت حنفی بریلوی شخص نہیں ہے لہٰذا ایسے شخص سے تمام اہل سنت و جماعت کو خبردار رہنا چاہیے اور ایسے شخص کو اہلسنت و جماعت میں گھسنے نہیں دینا چاہیے۔ تاکہ اس کے صلحکلی و بدمذہبی کے جراثیم سے کوئی صحیح العقیدہ سنی متاثر نہ ہو۔

واللہ ورسولہٗ اعلم

ابوداؤد محمد صادق

زینت المساجد گوجرانوالہ

الجواب صحیح

محمد عبدالحکیم شرف قادری لاہور

۱۷۔ ذوالحجہ ۱۴۲۵ھ

۞......۞
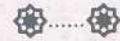
اہلسنّت و جماعت حنفی بریلوی کی مایہ ناز دینی درسگاہ مرکزی دارالعوم

جامعہ نظامیہ رضویہ لاہور کا فتوی

مذکورہ عقیدے کا حامل گمراہ بدمذہب نئے فرقے کا موجد اور گمراہ گر ہے اہل اسلام پر لازم کہ اس بدعقیدہ سے بچیں اور اپنے ایمان کو محفوظ کریں آئمہ وفقہاء کرام و جمہور اہل اسلام کے نزدیک ضروریات دین کا منکر کافر قرار پاتا ہے اور دیوبندی خارجی و رافضی لوگوں کے عقائد واضح کہ ضروریات دین کے منکر ہیں اور آئمہ نے فرمایا من شک فی عذابہ و کفرہ فقد کفر یعنی کافر کے عذاب و کفر میں شک کرے وہ کافر ہے تو یہ مذکورہ عقائد کا حامل نئے فرقے کا موجد گمراہ اور گمراہ گر ہے نبی کریم ﷺ نے فرمایا ایاکم

وایاھم لایضلونکم ولایفتنونکم، یعنی ان سے الگ رہو اور انہیں اپنے سے دور رکھو کہیں وہ تمہیں گمراہ نہ کر دیں کہیں وہ تمہیں فتنے میں نہ ڈال دیں اور دوسری روایت ہے۔

وان لقیتموھم فلا تسلموھم، یعنی اگر ان سے ملاقات ہوجائے تو سلام نہ کرو، لہٰذا اِس سے ہر قسم کا بائیکاٹ کریں اور سادہ لوح مسلمانوں کو اِس کے مکر و فریب سے بچائیں۔

مفتی محمد تنویر القادری — واللہ تعالیٰ اعلم بالصواب

۱۰۔۱۔۰۵

مہر دارالافتاء

جامعہ نظامیہ رضویہ

اندرون لوہاری گیٹ لاہور پاکستان

الجواب صحیح

محمد سرفراز نعیمی

مہر ناظم جامعہ نعیمیہ گڑھی شاہو

علامہ اقبال روڈ لاہور

۞......۞
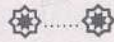
مرکزی دارالعلوم جامعہ نعیمیہ گڑھی شاہو لاہور

بسم اللہ الرحمن الرحیم

الجواب بعون الملک الوھاب برصحت سوال جوابِ مسئلہ کی دوصورتیں بنتی ہیں۔

۱۔ اگر شخص مذکور غالی شیعوں اور وہ دیوبندی وہابی مولوی جن کی عبارات کفریہ پر علمائے اسلام خصوصاً علمائے حرمین طیبین نے کفر کا فتوی دیا ہے ان کی عبارات کفریہ پر مطلع ہونے کے باوجود ان کو اھل اسلام کہتا ہے ان کو ''مرحوم'' کے لقب سے یاد کرتا ہے تو قائل دائرہ اسلام سے خارج ہے کیونکہ کافر کے کفر میں شک کرنا بھی کفر ہے من شک فی کفرہ فقد کفر. وکذا فی الکتب الفقہ) اس قائل پر اعلانیہ توبہ و تجدید ایمان کرنا لازم ہے تجدید نکاح بھی کرے

اگر صاحب زوجہ ہو"

۲۔ اگر مذکورہ قائل دیوبندی وہابی کفریہ عقائد سے جاہل ہونے پر اور تفضیلی شیعہ گروہ کو اہلِ اسلام و مرحوم کہتا ہے تو گمراہ ۔ ضال مضل ہے یعنی خود گمراہ اور گمراہ کرنے والا ہے۔ ایسے شخص سے مسلمان اجتناب کریں کیونکہ ایسے صلح کلی زیادہ خطرناک ہوتے ہیں اس بندے کا مسلک اعلیٰ حضرت علیہ الرحمۃ سے کوئی تعلق نہیں۔ تعلق کا دعویٰ محض دھوکہ وفریب اور اغراض دنیاوی کا حصول ہے جب تک مذکورہ شخص اپنے اقوال و افعال قبیحہ سے اعلانیہ توبہ نہیں کر لیتا اس سے تمام مسلمان بائیکاٹ رکھیں قرآن مجید میں ہے انا ینسنک الشیطان فلا تقعد بعد الزکریٰ مع القوم الظالمین (انعام ۶۸) "اگر شیطان تمہیں بھلا دیں تو یاد آنے کے بعد ظالموں کے ساتھ نہ بیٹھو"

واللہ تعالیٰ اعلم بالصواب

مہر دارالافتاء — نائب مفتی — محمد عمران غفرلہ

جامعہ نعیمیہ لاہور — دارالافتاء جامعہ نعیمیہ گڑھی لاہور — ۰۵-۲-۱۳

۞......۞

سابق صوبائی وزیر اوقاف استاذ العلماء محقق اہلسنّت حضرت علامہ مفتی ڈاکٹر غلام سرور قادری (خلفیہ مجاز مفتی اعظم ہند بریلی شریف)

بانی و ناظم اعلیٰ: جامعہ رضویہ (ٹرسٹ) ماڈل ٹاؤن لاہور

الجواب منه الهداية والصواب

بسم الله الرحمن الرحيم

نحمده ونصلى على رسوله الكريم

اس شخص کا یہ کہنا کہ اللہ کا سچا دین کسی ایک فرقہ میں منحصر نہیں اس حدیث مصطفیٰ ﷺ کے خلاف ہے کہ یہ ستفترق امتی فی ثلاث و سبعین فرقه کلهم فی النار الا واحدة قالوا وما هی یا رسول الله ؟ قال ما انا علیه واصحابی "عنقریب میری امت تہتر فرقوں میں بٹ جائے گی سب کے سب فرقے (۷۲) دوزخ میں جائیں

گے مگر ایک فرقہ جنت میں جائے گا (ملاحظہ ہو المستدرک للحاکم ۴/۴۳۰ تاریخ بغداد للخطیب ۱۳/۳۰۹۔ تفسیر ابن کثیر ۴/۲۹۱۔ مسند الربیع بن حبیب ۱/۱۳ شرف اصحاب الحدیث للخطیب البغدادی ۴۰۔ تہذیب تاریخ دمشق لابن عساکر ۴/۱۸۱ صحیح ترمذی ۲/۸۸۔۸۹۔ سنن ابی داؤد ۲/۲۷۵) اس حدیث میں تہتر فرقوں میں سے ایک فرقہ کے جنت میں جانے کا ذکر ہے لہٰذا یہ کہنا کہ اللہ کا سچا دین کسی ایک فرقہ میں منحصر نہیں فرمانِ مصطفیٰ ﷺ کے خلاف ہونے کی وجہ سے غلط ٹھہرا۔

اور یہ کہ فرقہ جو کہ ناجیہ (جنتی) ہے یہ فرقہ اہلسنّت و جماعت ہے چنانچہ اس حدیث کو امام الفقہاء والمحدثین امام ابو اللیث نصر بن محمد ثمر قندی علیہ الرحمۃ متوفی ۳۹۳ھ اپنی مشہور کتاب تنبیہ الغافلین میں نقل کرتے ہیں اس میں ہے کہ

واحدة فی الجنة قالوا یا رسول الله ماهذه الواحدة ؟ قال اهل السنة والجماعة (تنبیہ الغافلین ص ۱۰۱)

سب فرقے (۷۲) دوزخ میں جائیں گے اور ایک جنت میں جائے گا صحابہ نے عرض کی یا رسول اللہ ﷺ ایک کونسا ہے؟ فرمایا اہلسنّت و جماعت ۔ نیز اسی حدیث کو امام المتکلمین امام ابو الفتح محمد بن عبدالکریم شہرستانی متوفی ۵۴۸ھ نے اپنی کتاب الملل و النحل میں نقل کرتے ہوئے حدیث کے الفاظ یوں لکھے ہیں کہ حضور ﷺ نے فرمایا فرقہ ناجیہ (جنتی) اہلسنّت و جماعت ہے قیل : وما اهل السنة والجماعة ؟ قال ماانا علیه الیوم واصحابی" کہ صحابہ نے پوچھا اہلسنّت و جماعت کون ہوں گے فرمایا جو اس راستہ پر ہونگے جس پر آج میں اور میرے صحابہ ہیں معلوم ہوا کہ حق صرف اہلسنّت و جماعت میں منحصر ہے (الملل والنحل ۱۳) شخص مذکور کی مذکورہ باتیں پڑھ کر معلوم ہوتا ہے کہ وہ صحیح العقیدہ نہیں ہے یا غلط فہمیوں کا شکار ہے۔ تقیہ کا مسئلہ بہت تفصیل طلب ہے جس کی یہاں گنجائش نہیں ہے تقیہ کا معنی بچانا ہے یعنی انسان کو اگر جان و مال اور عزت و آبرو کے ضائع ہونے کا خطرہ ہو تو اس صورت میں اپنے آپ کو بچانے کیلئے جابر و ظالم کی کہی ہوئی بات خواہ وہ کفر کی حد تک ہو کہہ دینا اور دل سے اپنے ایمان و اعتقاد پر رہنا جائز ہے اور اس کی اجازت ہے لیکن شیعہ حضرات کے ہاں جو تقیہ ہے وہ اہلسنّت کے موقف سے مختلف ہے کہ

وہ اپنے عقیدے میں حضرت علی و امام حسن وحسین و ائمہ اہل بیت اطہار کو خلفاء ثلاثہ سیدنا ابو بکر صدیق وعمر عثمان رضی اللہ عنھم کے مقابلہ میں تقیہ کا مرتکب سمجھتے ہیں اس لحاظ سے ان کا تقیہ کا مطلب اہلسنّت سے بہت مختلف ہے۔

مہر دارالافتاء — فقط

۱-۲-۲۰۰۵ — ڈاکٹر مفتی غلام سرور قادری

جامعہ رضویہ ماڈل ٹاؤن لاہور

❁......❁
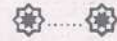
مرکزی دارالعلوم حزب الاحناف لاہور کا فتوی

بسم اللہ الرحمن الرحیم

الجواب اللھم اجعل لی النور والصواب

مذکورہ عقائد کے حامل شخص کا اہلسنّت سے کوئی تعلق نہیں ہے اس کے عقائد گمراہانہ ہیں اگر یہ اپنے آپ کو اہلسنّت کہلاتا ہے تو جھوٹ کہتا ہے یہ در پردہ گستاخ اور دیوبندی عقائد رکھنے والا شخص ہے اس سے بچنا بہت ضروری ہے اور اس کی صحبت ایمان کیلئے زہر قاتل ہے۔ **فلا تقعد بعدالذکر مع القوم الظالمین ۔**

مہر — واللہ تعالیٰ اعلم بالصواب

دارالافتاء — کتبہ: غلامہ حسن قادری حزب الاحناف لاہور

❁......❁

استاذ العلماء فاضل نوجوان حضرت علامہ مولانا مفتی ڈاکٹر محمد اشرف آصف جلالی فاضل بغداد یونیورسٹی (عراق)

الجواب: استفتا میں جس شخص کے نظریات کا ذکر اس کی عبارات کی روشنی میں کیا گیا ہے بر تقدیر صدق سائل و اسلوب۔ ایسا شخص گمراہ ہے اہلسنّت کو ایسے شخص سے اجتناب کرنا لازم ہے۔

واللہ تعالیٰ اعلم بالصواب

مہر: محمد اشرف آصف جلالی

پرنسپل جامعہ جلالیہ رضویہ

مظہر الاسلام داروغہ والا لاہور

❁......❁

مرکزی دارالعلوم جامورسولیہ شیرازیہ (رجسٹرڈ) بلال گنج لاہور کا فتوی

الجواب

استفتاء کے مطابق مذکورہ عقائد کا حامل شخص ہرگز ہرگز صحیح العقیدہ اہلسنّت و جماعت نہیں ہے۔ جس شخص کو صحابہ کرام و ازواج رسول ﷺ کے دشمن اچھے لگیں جس کو انبیاء علیھم السلام کو گالیاں دینے والے لوگ اچھے لگیں وہ شخص امت میں اور زیادہ فتنہ وفساد کو ہوا دے رہا ہے ایسے باطل عقائد رکھنے والے شخص سے ہر سنی کو بچنا چاہیے۔

اللہ تعالیٰ اپنے نیک بندوں کا احترام عطا فرمائے آمین۔

رضائے مصطفیٰ نقشبندی

مہر: ناظم اعلیٰ جامعہ رسولیہ شیرازیہ لاہور

۸/ذوالحج ۱۴۲۵ھ

❁......❁

استاذ الاساتذہ محقق العصر، حضرت علامہ مولانا محمد عبدالحکیم شرف قادری

سابق شیخ الحدیث جامعہ نظامیہ رضویہ لاہور

الجواب

بسم اللہ الرحمن الرحیم

جو شخص تمام فرقوں کو اہل حق کہتا ہے وہ اس حدیث کی مخالفت کرتا ہے جس میں اس امت کے تہتر فرقوں میں بٹ جانے کی خبر دی گئی ہے اور مذہب اہلسنّت بریلوی کے بھی مخالف ہے اسے چاہیے کہ یا تو بریلوی کہلوانا چھوڑ دے یا ایسی باتوں سے گریز کرے۔

واللہ اعلم بالصواب

والسلام

دستخط محمد عبدالحکیم شرف قادری

۹ ذوالحجہ ۱۴۲۵ھ

صمصام المناظرین حضرت علامہ مولانا محمد حسن علی رضوی میلسی ضلع وہاڑی خلیفہ مجاز محدث اعظم پاکستان و آستانہ عالیہ بریلی شریف

الجواب

"اللہ کا سچا دین ایک فرقہ میں منحصر نہیں نام کے عالم مذکور کا یہ قول غلط ہے باطل ہے حدیث صریح کے خلاف ہے تمام فرقہ ہائے باطلہ کا اہل اسلام ہونا احادیث کثیرہ کے خلاف ہے اتحادی صلح کلی نظریہ باطل ہے۔

تقیہ شیعہ ہی کا شعار اور معمول ہے۔ کسی بدعقیدہ کو رحمۃ اللہ علیہ یا مرحوم لکھنا غلط ہے۔

عصر حاضر میں کتاب مستطاب حسام الحرمین شریفین اور الصوارم الہندیہ پر عمل ضروری اور لازمی ہے اہل حق صرف اور صرف اہلسنّت حنفی بریلوی ہیں اہل توہین و اہل تنقیص کو اہل حق کہنا باطل و مردود اور بجائے خود اہلسنّت سے خروج ہے۔

الفقیر محمد حسن علی رضوی غفرلہٗ
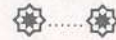
یادگار محدث اعظم پاکستان مولانا محمد سردار احمد علیہ الرحمہ کے مرکزی دارالعلوم جامعہ رضویہ مظہر الاسلام جھنگ بازار فیصل آباد کا فتوی

تصدیق کی جاتی ہے کہ زید کے نظریات اہلسنّت و جماعت کے سراسر خلاف ہیں اور اس کی تحریرات ونظریات اہلسنّت و جماعت کیلئے سند نہیں ہے۔

فقیر ابو الصالح محمد بخش رضوی

مہر: دالافتاء جامعہ رضویہ مظہر اسلام فیصل آباد

۲۶ ذیقعد ۱۴۲۵ھ

۸ جنوری ۲۰۰۵

جانشین شیر اہلسنّت استاذ العلماء حضرت علامہ مولانا محمد ذوالفقار علی رضوی سانگلہ ہل

الجواب

ھو الموافق للصواب منه الهداية و الرشاد

مستفتی نے جس شخص کے متعلق استفتاء میں پوچھا ہے امر واقعی اگر ایسے ہی ہے جیسا کہ مذکورۃ الصدر میں درج ہے پھر واقعی مذکورہ عقیدے کا حامل گمراہ بدمذہب نئے فرقے کا موجد اور گمراہ گر ہے اہلسنّت پر لازم ہے کہ اس بد مذہب سے بچیں اور عوام اہلسنّت کو بچائیں۔

فقط

والسلام الراقم

الفقیر الی مولیٰ علی

مہر: محمد ذوالفقار علی رضوی خادم دارالافتاء

ناظم اعلیٰ۔ جامعہ نقشبندیہ رضویہ رجسٹرڈ سانگلہ ہل ضلع شیخوپورہ

فاضل جلیل مناظر اہلسنّت حضرت علامہ مولانا محمد صدیق نقشبندی

مہتمم: جامعہ صدیقیہ مجددیہ (رجسٹرڈ) سانگلہ ہل ضلع شیخوپورہ

بسم اللہ الرحمن الرحیم

پیش کردہ حوالہ جات سے ظاہر ہوتا ہے کہ یہ شخص مذکورہ اہلسنّت و جماعت بریلوی نہیں ہے باقی سب کچھ ہے جو اس نے لکھا ہے۔

دارالافتاء   مہر: محمد صدیق غفرلہ

۲۸-۱-۲۰۰۵   جامعہ صدیقیہ مجددیہ سانگلہ ہل ضلع شیخوپورہ

❀......❀
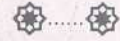
استاذ العلماء حضرت علامہ مولانا مفتی ڈاکٹر محمود احمد ساقی صاحب

ومنہ التوفیق

شخص مذکورہ شیطانی فکر کا حامل اور اہلسنّت و جماعت کا دشمن ہے۔ مسلمانوں کو اس کے شر سے بچنا لازم ہے اگر اپنے ان خیالات فاسدہ کا التزام کرے تو کافر ہے۔

حضور سیدنا اعلیٰ حضرت فاضل بریلوی علیہ الرحمۃ والرضوان کے فتاوی شریف کی روشنی میں مرتد فاسق ہے جو کہ تمام سواد اعظم کو گمراہ سمجھتا ہے۔ علماء اہلسنّت پر اس کا رد لازم ہے اور عوام اہلسنّت کو ایسے ذیابٌ فی ثیاب کے شر سے بچنا واجب ہے۔

ھذا ما عندی واللہ اعلم بالصواب

مہر: محمود احمد ساقی

مہتمم جامعہ اسلامیہ پاک ٹاؤن لاہور

❀......❀

استاذ العلماء خلیفہ مجاز مفتی اختر رضا خاں بریلی شریف وخلیفہ مجاز حضرت علامہ سبحان رضا خاں بریلی شریف حضرت علامہ مولانا مفتی محمد جمیل رضوی مفتی جامعہ انوار مدینہ سانگلہ ہل ضلع شیخوپورہ

الجواب وھو الموفق للصواب

بسم اللہ الرحمن الرحیم

۱۔ فرمان رسالت ﷺ برحق ہے، الاملۃ واحدۃ یہ استثناء متصل ہے جو ماقبل کے فرق باطلہ و عاطلہ ہونے پر دال وشاہد ہے اگر حق و صداقت ایک میں منحصر نہ ہوتی تو سید عالم ﷺ قطعاً الاملۃ واحدۃ نہ فرماتے اس فرمان عالی وقار کے باوجود جو شخص یہ کہے کہ حق ایک میں منحصر نہیں فرمان رسول کا منکر و اجماع کا

مخالف ہے ایسے شخص کا اہلسنّت سے کوئی تعلق نہیں ایسے شخص کے ایسے زعم فاسد سے بچاؤ ضروری ہے اہلسنّت و جماعت ہی جنت جانے والے ہیں جو اہلسنّت کے مخالف و معاند ہیں سب جہنمی و اکلاب نار ہیں جو دیوبندیوں و وہابیوں و شیعوں کے ان کے عقائد باطلہ کی تصریح کے باوجود صحیح خیال کرے گمراہ اور گمراہ کرنے والا ہے اللہ کا سچا دین صرف اہلسنّت میں محصور و منحصر ہے جو شخص دیابنہ و وھابیہ وشیعہ وغیرہ کو اہل حق کہے گویا کہ اس نے ان کے گستاخانہ عقائد کی تائید وتوثیق کی اس کا حکم وہی ہے جو بد مذہبوں کا ہے۔

۲۔ امام اہلسنّت اعلیٰ حضرت رحمۃ اللہ علیہ نے دیابنہ وہابیہ کے اکابر کی گستاخانہ کفریہ عبارات کی وجہ سے ان کی تکفیر فرمائی جو ان کے کفری عقائد کے باوجود انہیں اہل اسلام و اہل حق کہے وہ خود کافر و کافر گر ہے من شک فی کفرہ وعذابہ فقد کفر کا مصداق ہے جو شخص امام اہلسنّت کے فتاوی تکفیر کو نہیں مانتا تنگ نظر و خود غرض ہے ایسے شخص کے علم و فضل کا کوئی اعتبار نہیں امام اہلسنّت رحمۃ اللہ علیہ کے فتاوی صحیح و برحق ہے مذکورہ عالم تجاہل عارفانہ کرتا ہے۔

۳۔ تقیہ کے مسئلہ میں شیعہ و اہلسنّت کا اتفاق کہنا یہ بھی مذکورہ عالم کی جہالت و حماقت ہے عرف میں تقیہ زبان و قلب کی مخالفت کا نام ہے اہلسنّت قطعاً اس کے قائل نہیں اگر اہلسنّت و جماعت و شیعہ کو تقیہ پر متفق کہا جائے تو فساد و عناد سے خالی نہیں یہ مذکور عالم شیعہ کا ایجنٹ و نمائندہ معلوم ہوتا ہے اس کے مکر و دجل سے بچنا ضروری ہے۔   محمد جمیل احمد رضوی

۲۹ ذیقعدہ ۱۴۲۵ھ   جامعہ انوار مدینہ

بمطابق ۱۱ جنوری ۲۰۰۵ء بروز منگل سانگلہ ہل ضلع شیخوپورہ

الجیب مصیب

الفقیر الی مولیٰ علی

محمد ذوالفقار علی رضوی

خویدم العلماء الحق بریلوی

❀......❀

اساتذ العلماء حضرت علامہ مولانا مفتی محمد ولایت اقبال نقشبندی ساہیوال

الجواب بعون الوھاب

نحمده ونصلی علی رسوله الکریم . اما بعد

بسم الله الرحمن الرحیم

فقیر کی رائے میں مذکورہ بالا تحریرات وعبارات کا قائل مؤید اور ان بیان کردہ نظریات وعقائد کا حامل شخص از خود گمراہ ۔ بے دین ضال ۔ مضل ۔ اور موجب فتنہ وفساد و مستوجب عذاب نار ہے ایسے شخص سے نیکی اور بھلائی کی کوئی توقع رکھنا قطعاً عبث وفضول ہے موجودہ دور میں اھل حق اور صراط مستقیم پر چلنے والے صرف اور صرف اہلسنّت و جماعت ہیں ۔ دیگر تمام رافضی ۔ خارجی گستاخ دیوبندی مرزائی اور چکڑالوی وغیرہ گمراہ بے دین ۔ بد مذہب اور جہنم کا ایندھن ہیں ان میں سے بعض کفار اور بعض منافقین کے زمرے میں آتے ہیں انجام اور مآل کے اعتبار سے تمام متحد ہیں ۔ الکفر ملة واحده ۔ کفر ملت واحدہ ہے اہلسنّت و جماعت کے بارے میں قرآن پاک کی آیہ کریمہ یوم تبیض وجوہ وتسود وجوہ کے ماتحت تفسیر مظہری میں حضرت سیدنا عبداللہ ابن عمر رضی اللہ عنھما کے حوالے سے یوں مرقوم ہے ''عن ابن عمر عن النبی ﷺ قال تبیض وجوہ اھل السنة وتسود وجوہ اھل البدعة اھل تشیع کے چہرے دنیا میں کالے ہو چکے ہیں لباس بھی سیاہ یہ ساری علامات اہل بدعت اور بے دین لوگوں کی ہیں جس طرح سیاہی اور سفیدی برابر نہیں اسی طرح چہروں کی کیفیات کب برابر ہو سکتی ہیں قرآن نے کھرے اور کھوٹے کی پہچان بیان کر دی ہے اور اب جو شخص اس تمیز و پہچان کی نفی کرے اور سب کو ایک جانے وہ گمراہ ۔ بے دین اور دینی علوم وفنون سے قطعی نابلد ہو گا ایسے شخص کا کوئی قول حجت ہے نہ دلیل چنانچہ صحیح بخاری میں ہے ''وکان ابن عمر یراھم شرار خلق الله انھم انطلقوا الی آیات نزلت فی الکفار مجعلوھا علی المومنین (بخاری شریف باب قتل خوارج) یعنی سیدنا عبداللہ ابن عمر رضی اللہ عنہ ایسے لوگوں کو ساری خدائی سے بدتر جانتے تھے کیونکہ یہ لوگ کافروں والی آیات مبارکہ کو مومنین پر چسپاں کرتے ہیں العیاذ باللہ اسی طرح اھل تشیع کے عقائد و نظریات نہایت شنیع وقبیح ہیں مثلاً شیعہ حضرات کا عقیدہ ہے کہ حضرات انبیاء علیھم السلام کی

ذات اقدس میں اصول کفر موجود ہوتے ہیں حوالہ (اصول کافی باب فی اصول کفر وارکانہ بروایت ابو بصر)

مہر: فقیر پُر تقصیر مفتی محمد ولایت اقبال نقشبندی

صدر مدرس جامعہ حنفیہ مدینہ مسجد ساہیوال

۰۴_۱۲_۳۰
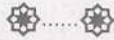
استاذ العلماء شیخ الحدیث حضرت علامہ مولانا رضاء المصطفیٰ ظریف القادری گوجرانوالہ (خلیفہ مجاز حضور مفتی اعظم ہند شاہ مصطفیٰ رضا خاں رحمۃ اللہ علیہ بریلی شریف)

بسم الله الرحمن الرحیم

الجواب بعون العلام الوھاب ط

محررہ مذکورہ نظریات بلا شبہ باطل وغلط ہیں۔

والسلام

مہر: مفتی محمد رضاء المصطفیٰ ظریف القادری

دارالافتاء: جامعہ حنفیہ رضویہ سراج العلوم

۱۹۔ اسلام آباد گوجرانوالا

۲۴_۱۱_۱۴۲۵ھ
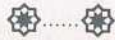
فاضل نوجوان، مجاہد اہلسنّت حضرت علامہ مولانا محمد کاشف اقبال مدنی شاہ کوٹ فاضل جامعہ رضویہ مظہر اسلام فیصل آباد

الجواب بعون الوھاب

صورت مسؤلہ میں مذکورہ شخص کھلا گمراہ ہے حق مذہب صرف اور صرف اہلسنّت و

جماعت ہے سید عالم ﷺ نے اہلسنت و جماعت کو ناجی قرار دیا ہے (احیاء العلوم) حضرات صحابہ کرام علیہم الرضوان کا بھی اس پر اتفاق ہے۔ مذکور شخص کا یہ کہنا کہ حق کسی ایک فرقہ میں منحصر نہیں ہے احادیث صحیحہ کے خلاف اور باطل و مردود ہے اس شخص کے نظریات اہلسنت کے خلاف ہیں وہابیہ دیوبندیہ شیعہ کو اہل حق میں شمار کرنا خود اہلسنت سے خروج ہے اس پر پوری امت کا اجماع ہے کہ حضور سید عالم ﷺ کے گستاخ کافر و مرتد ہیں کذا فی الشفا اور جو حضرت ابو بکر صدیق حضرت عمر فاروق رضی اللہ عنہما کی توہین و تنقیص کرے اور ام المومنین حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا پر تہمت لگائے وہ بھی کافر ہیں۔ کذا فی درمختار۔ تو وہابیہ دیوبندیہ اور شیعہ اہل تنقیص ہوئے ان کو اہل حق کہنا قرآن و حدیث کا انکار ہے۔

مذکورہ شخص کا اہلسنت سے کوئی تعلق نہیں ہے وہ اپنا نیا مذہب رکھتا ہے عوام اہلسنت کو ایسے بد مذہب اور اس کی تحریروں سے اجتناب کرنا چاہیے ایسے شخص کی تحریر اہلسنت پر حجت نہیں ہے۔

کتبہ: محمد کاشف اقبال مدنی
جامعہ غوثیہ رضویہ مصباح القرآن
شاہ کوٹ ضلع شیخوپورہ
۲۵ ذوالقعدہ شریف ۱۴۲۵ھ
- بروز جمعۃ المبارک

دار العلوم جامعہ غوثیہ حنفیہ غوثیہ شیرا کوٹ لاہور کا فتویٰ

بسم اللہ الرحمن الرحیم

الجواب بعون الوهاب

مذکورہ بالا سطور کی روشنی میں یہی مترشح ہوتا ہے کہ ان عبارات کا معتقد اہلسنت و جماعت مسلک بریلوی سے نہیں ایسے شخص کے پیچھے نماز پڑھنے میں بھی احتیاط ضروری ہے۔ شق اول کے بارے میں حدیث ترمذی و ابوداؤد واضح ہے کہ بہتر فرقے ناری اور ایک جماعت جنتی ہے اس کا خلاف سمجھنا جہالت اور گمراہی کے سوا کچھ نہیں۔ شق دوم میں جن عبارات سے صریح کفر ظاہر ہے ان کا تو ایمان سے کوئی تعلق نہیں۔

تقیہ کے بارے میں اُن لوگوں کا مسلک اہلسنت سے مختلف ہے اتحادی صورت نہیں۔ متحد کہنا جہالت پر مبنی ہے بہر صورت ایسے نظریات کے معتقد شخص سے بچنا از حد ضروری ہے اور اس سے قوم کو بچانا بھی ضروری ہے۔

مہر دار الافتاء

واللہ اعلم بالصواب
حافظ عبدالرشید سیالوی
خادم دار الافتاء
جامعہ حنفیہ غوثیہ شرا کوٹ لاہور

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

الجواب بعون الوھاب

مذکورہ بالا سطور کی روشنی میں یہی مترشح ہوتا ہے کہ ان عبارات کا معتقد اہلسنت وجماعت مسلک بریلوی سے نہیں ایسے شخص کے پیچھے نماز پڑھنے میں احتیاط کرنا ضروری ہے — شق اول کے بارے میں حدیث ترمذی و ابو داؤد واضح ہے کہ بہتر فرقے ناری اور ایک جماعت جنتی ہے اس کا خلاف سمجھنا جہالت اور گمراہی ہے سوال کی

شق دوم میں جن کی عبارات سے صریح کفر ظاہر ہے ان کا تو ایمان سے کوئی تعلق نہیں

تقیہ کے بارے میں ان لوگوں کا مسلک اہلسنت سے مختلف ہے اتحاد کی صورت نہیں

متحد کرنا جہالت پر مبنی ہے بہر صورت ایسے نظریات کے معتقد شخص سے بچنا از حد ضروری ہے اور اسلام سے قوم کو بچانا بھی ضروری ہے

واللہ اعلم بالصواب —

[illegible]
خادم [illegible]
جامعہ [illegible]